یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار ہذا

قیمت اخبار و رسالہ قانونی معہ محصولڈاک .... سعہ ر

قیمت صرف اخبار " " " .... ـے ر

" " طلباء اور کم استطاعت اصحاب کے بشرط تصدیق ... ـے ر

قیمت صرف رسالہ قانونی " " .... للعہ ر

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔ اور چندہ ختم ہونے پر باضابطہ اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔ نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاویگا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

وکیل

THE. VAKIL. AMRITSAR.

نمبر ۴ | امرتسر۔ مورخہ ۲۶۔ اپریل ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۶ اپریل ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

ایک بد لگام اور بد دیانت اخبار

وکیل مطبوعہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء کے صیغہ مراسلات مین کسی کارسپانڈنٹ کا مضمون بعنوان "اعلیحضرت وایسرائے بہادر اور سر مجلس انجمن قحط کلکتہ پر ایک فلسفی کی رائے" چھپا تھا جسپر لاہور کے انگریزی اخبار پنجاب پیٹریاٹ کو اس قدر مرچین لگیں کہ اس نے کمال بددیانتی سے اُس مراسلت کا جابجا سے غلط ترجمہ انگریزی مین کر کے اور اس پر حاشیہ چڑہا کر گورنمنٹ کو اخبار وکیل کے خلاف برانگیختہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر یہ بددیانت اخبار مضمون نگار کی مراسلت کا لفظی ترجمہ کر کے دیانتداری سے اسپر جرح و قدح اور واقعات پر بحث کرتا تو ہمکو کوئی شکایت نہ ہوتی بلکہ ہم اوسے شکریہ کا مستحق سمجھتے۔ مگر اس نے تو اپنی بددیانتی کو ترجمہ کی جزوی غلطیون ہی پر محدود نہین کیا۔ بلکہ اس سے بڑہکر یہ بددیانتی کی ہے کہ اپنی طرف سے الفاظ بڑہا کر لون مرچین لگا دی ہیں۔ ہمارا ہمیشہ سے یہ شیوہ رہا ہے کہ کسی بد اصول اخبار کی خودغرضانہ مخالفت کو قابل توجہ نہیں سمجھا کرتے۔ اور نہ ایسے ابن دراہم و دنانیر اخبار کو اپنا مخاطب بنانے مین خوش ہوتے ہین۔ مگر جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک ایسا پرچہ اخبار جو واقعات کی تلبیس کر کے پبلک اور گورنمنٹ کو دہوکہ دینا فن اخبار نویسی مین جائز ہی نہین بلکہ ان کمینہ خصلتون کو اپنا شعار بنا بیٹھا ہو۔ تو اسکو متنبہ کرنے اور اوسکی بددیانتی کو طشت از بام کرنے سے ہم پبلک اور گورنمنٹ کی ایسی خدمت بجا لاوینگے جیسے کہ وہ شخص بجا لاتا ہے جو کسی زہریلے سانپ کو جس سے صدہا بندگان خدا کی جانین معرض خطر مین رہتی ہون ہلاک کر کے سرکار سے مستوجب انعام اور عامہ خلایق کی نگاہ مین قابل تحسین و آفرین متصور ہوتا ہے۔ ہمارے اخبار کے ناظرین جو انگریزی زبان سے واقفیت رکھتے ہین وہ تو مراسلت زیر بحث کی اصل عبارت کو بددیانت انگریزی اخبار کے ترجمہ سے مقابلہ کر کے اسکے تصرف کا اندازہ کرینگے جو شرارتاً دہوکہ دینے کی غرض سے اس قابل نفرت۔ کمینہ اخبار نے کیا ہے۔ مگر اُن اصحاب کی واقفیت کے واسطے جو زبان انگریزی سے ناآشنا ہین ہم بطور نمونہ ایک موقعہ سے اصل عبارت کا اس انگریزی ترجمہ کے ترجمہ سے مقابلہ کر کے دکھلاتے ہین۔ جس سے بددیانتی کے الزام کی تصدیق کماحقہ ہو جاویگی۔ اصل مراسلت مین عبارت حسب ذیل ہے:۔

"لیکن ممالک غیر مین ہلچل مچگئی۔ تا اینکہ روس والے غلہ و چندہ غریب ہندوستان پر ترس کہا کر مہیا کرنے لگے۔"

اس عبارت کا ترجمہ اس طرح پر کیا گیا ہے۔

"لیکن خدا روسیون کا بہلا کرے۔ انہون نے گرمجوشی سے ہندوستان کے لوگون کے ساتھہ ہمدردی کی۔ اور روپیہ جمع کرنا شروع کر دیا۔"

ہمارے ناظرین بخوبی اندازہ کر سکتے ہین کہ اصل مضمون مین "خدا روسیون کا بہلا کرے" نہین ہے۔ یہ بے ایمان مترجم کے ذہن پرمحن سے نکلا ہے۔ اگر یہ بددیانتی نہین تو اور کن الفاظ سے اسکو تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ایسے کینہ اور بد اصل مترجم کی بے ایمانی کا ثبوت اسکی اسی خباثت سے کافی طور پر مل سکتا ہے۔ اس بددیانت اخبار نے ۵ اپریل ۱۸۹۷ء کے پرچہ مین پوری دو کالم اپنے نامہ اعمال کیطرح سیاہ کئے ہین۔ اگر ہم انکا اسی طرح پر ترجمہ کر کے اسپر جرح قدح کرین تو اندیشہ ہے کہ ہمارا اخبار اسی فضول جہگڑے سے پُر ہو جائیگا اسلیئے ہم فقط اسی پر اکتفا کرتے ہین کہ اس غلط ترجمہ کے ساتھہ جو حاشیہ چڑہایا گیا ہے۔ اور اس مین بار بار بغیر پیش کرنے کسی ثبوت اور دلیل کے اسبات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ "واقعات بے بنیاد اور غلط ہین" اسکا جواب اسی بددیانت اخبار کے اسی ایک پرچہ کی مختلف مقامات کو لیکر اور واقعات جو اسکے کالمون مین مندرج ہین انپر نکتہ چینی کر کے دیدین اور ثابت کر دین کہ واقعات کو عمداً بددیانتی سے چہپانا ہندوستان کی اخباری دنیا مین اسی بددیانت اخبار پر ختم ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس کے کالم کے تحت مین پہلا نوٹ اس بددیانت اخبار نے اس طرح پر لکہا ہے۔

"مجلس اعلےٰ قوانین اور پنجاب | ہماری ذرا سی بھی خوشی نہین ہے کہ ہم اس ہر دلعزیز رئیس کے برخلاف کچھہ بھی کہین جو وائسرائیگل کونسل مین اس صوبہ کیطرف سے نیابتاً کام کرتے ہین جب ہم یہ کہتے ہین کہ پنجاب کیطرف سے جہانتک کہ پنجاب کی اغراض کونسل کے کمرہ مین نیابتاً معمولی لیاقت کے ساتھہ پیش کرنے

سے متعلق ہیں انکا عدم وجود برابر ہے۔ بجٹ پر مباحثہ کرنا ایک بہاری معاملہ ہو اور قریبًا کل سرکاری اور غیر سرکاری ممبر اس مباحثہ مین حصہ لیتے ہین۔ امسال مباحثہ معمول سے زیادہ دلچسپی رکہتا تہا کیونکہ ہر ایک صوبہ کے اہم معاملات اوس سے تعلق رکہتے تہے جسحالت مین کہ بنگال۔ اضلاع شمال مغربی۔ بمبئی اور مدراس کے نایب اپنی اپنی ضروریات پر تقریرین کرتے تہے۔ پنجاب کا کلیتًا کوئی "**ما باپ**" نہ تہا۔ یہ سوال کیسا موزون ہے کہ ایسے لوگون کو لیجسلیٹو کونسل مین بہیجنے کا فایدہ ہی کیا ہے جو لب کہولین اور اُن سوالات پر جو کونسل کے روبرو پیش ہون رائے زنی کرنے کی لیاقت ہی نہ رکہتے ہون۔ اور ہوشیاری سے اپنی رائے ظاہر ہی نہ کر سکتے ہون۔ اس مین شک نہین کہ کونسل کے لئے انتخاب منتخب شدہ ممبر کے واسطے موجب اعزاز ہو۔ مگر کیا یہ اصولًا درست ہے بلکہ کیا پولیٹکل طور پر عقلمندی کا کام ہو کہ ایک ایسے شخص کو منتخب کر دیا جاوے جو مشکل سے سمجہ سکتا ہو کہ کونسل مین ہو کیا رہا ہے۔ چہ جائیکہ ایسا شخص کونسل مین عملی کارروائی کر سکے۔ ہم یقین کرتے ہین کہ پنجاب کے آنریبل ممبر کی میعاد دو ماہ کے بعد ختم ہو جانے والی ہے اور گورنمنٹ کو اوکا جانشین مقرر کرنا پڑیگا۔ ہمین امید ہو کہ سرکار لوگون کے شکریہ کی مستحق ہوگی۔ اگر کسی ایسے شخص کی تقرری کی سفارش کرے جو ان اہم فرائض اور ذمہ داریون کے ادا کرنے کے لیئے موزون اور لایق ہو جو اعلٰے قانونی کونسل کے کونسلر کے عہدہ کے ساتھ وابستہ ہین "

جو لوگ آنریبل نواب امیر الدین خان صاحب بہادر والئی لوہارو کی لیاقت خداداد سے واقف نہین ہونگے وہ تو اس دہوتی پرشاد کے متذکرہ بالا نوٹ کو پڑہکر یہی خیال کر لینگے کہ پنجاب کی طرف سے کوئی کہتری۔ کرار۔ بنیا ممبر ہوگا جسکا نقشہ اس نوٹ مین کہینچا گیا ہے۔ مگر وہ لوگ جو نواب صاحب موصوف کی اُن کارروائیون سے واقف ہین جو انہون نے بدوران تعلق کونسل کی ہین۔ وہ تو یہی کہین گے کہ دیسی ممبران مین جو آجتک اس عہدہ جلیلہ کے واسطے منتخب ہوئے ہین نواب صاحب موصوف نمبر اول ہی ہین۔ کیا یہ دہوتی پرشاد بددیانت پرچہ نواب صاحب موصوف اور بیدی صاحب کی لیاقت کا مقابلہ کرکے کہہ سکتا ہے۔ کہ نواب صاحب سے انکو کیا نسبت ہو۔ ہان اس نمکحرام بکوڑہ اخبار کی آنکہون مین نواب صاحب بہادر کی خداداد لیاقت اور قابلیت تو سوئی کی طرح چبہتی ہو۔ کیونکہ حضور ممدوح بفضلہ مسلمان ہین۔ اور یہہ نمک حرام اخبار خاک بر سرش جو مسلمانون کے ٹکڑے کہا کر اتنا بڑا ہوا ہے۔ مسلمانون کا دشمن ہو۔ اس نے جو کچھ لکہا ہے بے ایمانی۔ بددیانتی۔ تعصب۔ بغض۔ حسد اور کمینہ پن سے انکی ذات بابرکات پر حملہ کیا ہے۔ اسکو ثبوت مین ہم اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نوٹ کا ترجمہ لکہتے ہین۔ اور کاذب پر لعنت کرتے ہین وہو ہذا

" آنریبل نواب صاحب لوہارو پنجاب کے نن آفیشل ممبر امپیریل لیجسلیٹو کونسل بجٹ کے وقت کلکتہ مین تشریف رکہنے سے معذور تہے۔ مالیر کوٹلہ مین گاؤکشی کے مقدمہ کے متعلق ہندو مسلمانون مین نزاع ہو گئی تہی جسکے دور کرنیکے لئے وہ ۴ مارچ ۱۸۹۷ء کو کلکتہ سے مالیر کوٹلہ چلے آئے تہے۔ اور وہین سے انہون نے بجٹ پر اپنی (مائینوٹ) رائے لکہکر محکمہ قوانین کو روانہ کر دی تہی جسکی نقل ہم چہاپتے ہین **نواب ممدوح کی رائے ایسی ہی جیسی کہ پنجاب کے خلف صدیق کی ہونی چاہئے تہی** "

اب ناظرین خود ہی انصاف کر لین کہ ان دونو واقعات کا مقابلہ کرنے سے اس پاپی پرشاد اخبار کے نوٹ کی کیا وقعت ہو سکتی ہو۔ کیا اسی ایمانداری کے اعتبار پر یہ بددیانت اخبار گورنمنٹ سے امید رکہتا ہے کہ وہ اسکے کہنے سے وکیل کے دفتر کو اوڑا دینے کے لئے توپخانہ بہیجدیگی۔

نوٹ زیر بحث مین جب ہم نے پڑہا کہ " پنجاب کا کلیتًا کوئی **ما باپ** نہ تہا" بخدا مارے ہنسی کے دوہرے ہو ہو گئے۔ چونکہ "**ما باپ**" کا ضمیر نواب صاحب کی طرف راجع ہو۔ اس تجنیس مشترکہ سے تو وہ بہی محظوظ ہونگے۔ نوٹ کا راقم ان "**ما باپ**" کی ممبری کونسل سے ناراض ہے نواب صاحب اپنا فکر جلدی کر لین دو ماہ بعد یہ لو دم بے وال کونسل مین انکی جگہہ اپنے کسی اور "**ما باپ**" کو داخل کرا دیگا۔ آجکل سرکار مین انکی بڑی پوچھ ہو جو کہین گے کرا لین گے اور کیون نہ ہو ہین بہی تو کچوری۔ بیر۔ پاپڑ۔

یہی کور باطن ایک دوسرے اڈیٹوریل نوٹ کی سرخی " اسکے کیا معنی ہین" دیکر لکہتا ہے۔

" ہم اقبال کرتے ہین کہ آجکل لاہور مین چند فتنہ پرداز چہرہ مقدم جو کوششین مسلمانون کو ہندؤن کے برخلاف اکسانے مین کر رہے ہین وہ ہماری سمجہ مین نہین آسکتین۔ وہ لوگ بہی جو واقف ہین کہ فتنہ پرداز لوگ کس حد تک اپنا نجس کام کرنے مین ساعی ہوتے ہین لاہور مین چند اشخاص کی کارروائیون کو جو خیال کرتے ہین کہ انکو لاہور کے اسلامی فرقہ کی سرگروہی کے دعوے کے واسطے اچہا موقعہ ہاتہ لگا ہے حیران اور دنگ ہین۔

کوششین جنکا ہمنے تذکرہ کیا ہے بعض اخبارات مین متوفی لیکہرام کو گالیان دینے سے شروع ہوئین۔ اور اسکے قتل کی نسبت افواہین جنکا اعادہ کسی معزز اخبار مین نہین کیا جا سکتا مشتہر کی گئین۔ اسکے ساتھ ہی یہ کوشش کی گئی کہ ہندؤن پر یہہ الزام لگائے جاوین کہ ہندو مسلمانون اور انکے دین کی توہین کرتے ہین۔ یہ کوشش اس طرح پر عمل مین آئی کہ چند اشخاص صاحب ڈپٹی کمشنر اور صاحب کمشنر اور بعض دیگر حکام کے پاس گئے کہ انکی طبیعت مین ہندؤن کیطرف سے زہر گہولدین۔ انکو اس چال مین کہانتک کامیابی حاصل ہوئی اسکی بابت ہم کچہہ بہی کہنے کا موقعہ نہین دیکہتے۔ پہر مجمع پر مجمع ہونے لگے جنمین مسلمین کی ایک تعداد کثیر نے قسمین کہائین کہ ہندؤن اور ہندؤن کی تمام اشیا سے قطع تعلق کرینگے۔ خلاف معمول سنین گذشتہ گذشتہ ہولی کے تہوار کی تقریب پر مسلمانون نے ایک بہی سوانگ نہین نکالا۔ چہابڑی والے جو مٹہائی اور پکائی ہوئی کہانے کی چیزین بیچا کرتے ہین اور جن مین زیادہ تر اہل ہنود تہے شہر کی گلی کوچون مین انکا ایسا استقبال کیا گیا کہ عمر بہر نہین بہولین گے۔ غرض کہ کل شہر مین مشہور ہو گیا کہ مسلمان ہندؤن سے لین دین نہین کرین گے۔ گوجر جو دودہ بیچتے ہین انپر زور ڈالا گیا کہ ہندؤن کے ہاتہہ دودہ نہ فروخت کرین۔ مگر ہمین معلوم ہوا ہے کہ انہون نے انکار کر دیا۔ ہم ان لوگون سے یہ پوچہے بغیر نہین رہ سکتے کہ انکا مطلب کیا ہو اور اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ کیا وہ یہ خیال کرتے ہین کہ ہندؤن کو تکلیف دیکر اور مشکلات پیدا کرکے ہندوستان سے باہر نکالدینگے۔ اگر یہی مطلب ہے تو انکی امید کبہی پوری نہین ہوگی۔ ہندو ہندوستان سے ہرگز نہین نکلسکتے۔ اگر وہ مسلمانون کو ممنون کرنیکی غرض سے نکل جانیکی طرف رغبت بہی کرین۔

یہ سچ ہے کہ ہندؤن سے قطع تعلق کرنے مین مسلمان کسی قانونی جرم کے مرتکب نہین ہوئے۔ مگر انکا فعل فی الحقیقت آئین یگانگت کے خلاف ہے جو مابین ہمسایگان و رعایائے سرکار ہونا چاہیئے "

اب ہم ناظرین سے پوچہتے ہین کہ واقعات جو اس بے ایمان اور بد اصل متعصب اخبار نے لکہی ہین کیا کوئی ایماندار ہندو بہی انہین صحیح بتلا سکتا ہے یہہ پاجی اخبار اس امر کے جتلانے کی کوشش کرتا ہے کہ مسلمانان پنجاب نے یا کم سے کم مسلمانان لاہور نے ہندؤن کے برخلاف لیکہرام کے قتل سے پہلے باہم سازش کر رکہی تہی کہ ہندؤن کو اس ملک سے نکال دین گے۔ اور ان سازشی کوششون کو لیکہرام کے قتل کے واقعہ سے شروع کر دیا۔ اب اگر یہہ بیہودہ اور پاجی پنے کا خیال نہین ہو تو اور کیا ہے۔ یہ بکوڑہ امل یا پاپڑ پرشاد اخبار اپنی بنیا چال سے مخالف کو خود ہی تو مارتا جاتا ہے اور خود ہی حلق پہاڑ پہاڑ کر چلا رہا ہے کہ ہائے مار ڈالا مسلمانون نے۔ لوٹ لیا مسلمانون نے۔ کیا گورنمنٹ اور پبلک ویدانتک جہنڈے کو اڑا کر ہندوستان سے مسلمانون کو نکالدینے کے اعلان کو اس قدر جلد بہول جاوے گی کہ یہ ملعون اور کاذب اخبار اس بگڑی ہوئی راگنی کو یاد کرکے اس طرز و طریقہ سے اسی خیال کو مسلمانون سے چسپان کرتا ہے۔ منہہ سے بات نکلی ہوئی اور کمان سے تیر نکلا ہوا واپس نہین آسکتا۔ ان نمکحرام باغیون اور فتنہ پردازون مین جب اس قدر جرات ہی نہین ہے کہ اپنے قول اور اپنے فعل پر قایم رہین تو پہر ملک مین بدامنی اور فساد پہیلانے کی غرض سے جوش مین آکر گورنمنٹ کے برخلاف بغاوت کرنیکی دہمکیان ہی کیون دیا کرتے ہین۔ کہ بعد مین جب لالہ اور مہاشا کو ہوش آتی ہے تو بیندا مارک ٹائیم کرنے لگتا ہے اور دہوتی کو غلیظ کرنے لگتے ہین۔ اور جب کچھ بات نہین بن سکتی تو اس قسم کی بزدلانہ کارروائی سوجہتی ہے جیسی کہ اس پنجاب ٹریبیٹر سے سرزد ہوئی گورنمنٹ اور ساری دنیا اس بات کو مان چکی ہو کہ جب کبہی ہندؤن اور مسلمانون مین نا اتفاقی اور جہگڑا

ہوا ہے ہندؤن نے مسلمانون سے لین دین بند کر دیا۔ ہڑتال کر دی۔ اور طرح طرح سے اِن کو تکلیفین دینا شروع کر دیا۔ لیکھرام کے قتل پر جب عام طور پر اس دفعہ بہی کل صوبہ مین ہندؤن نے کہلم کہلا اسی قسم کی تجاویز ہزارون آدمیون کے مجمع کر کے شروع کر دی تو لاہور کے مسلمانون نے جہان اس شورش کا قوی اثر پڑتا تہا اس خیال سے کہ اس قحط سالی مین وہ اور انکے بچے ان ہڑتالون سے فاقہ نہ مرین اپنی دوکانین کہولنے کا انتظام کر لیا۔ ہندؤن کے ہاتہون مین مسلمانون کو تنگ کرنے کا یہی بہت قوی ذریعہ تہا کیونکہ بقالون کی دوکانین کل ہندوستان مین مسلمانون ہی کے سر پر چل رہی ہین۔ پرچون کی دوکانون سے کوئی ہندو سودا نہین خریدتا مسلمان ہی ہین کہ ان دوکانون سے اپنی ضروریات کی چیزین روزمرہ خریدتے ہین۔ اگر مسلمان اپنی دوکانین کہول لینگے تو پہر ہندؤن کا کاروبار یک لخت بند ہو جاوے گا۔ اس خیال نے ہندؤن کو آخر کار اس بات پر مجبور کیا کہ مسلمانون سے صلح صفائی کر لین کیونکہ اس مین انکا فایدہ ہے چنانچہ اسی غرض سے لاہور مین پبلک کانفرنس کمیٹی قایم ہوئی ہے کہ مسلمان اپنی دوکانین بند کر لین۔ ہم بہت خوش ہین کہ ہندؤن کو آخر کار ہوش آ گیا کہ مسلمانون کو حد سے زیادہ ستانے سے وہ انکو مجبور کرتے ہین کہ وہ روپیہ پیدا کرنیکے لئے اور آئے دن کی ہڑتالون اور دیگر تکالیف سے بچنے کے لئے تجارت کیطرف متوجہ ہو جائین۔

؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ مگر چونکہ یہہ کارروائی خودغرضی پر محمول ہے اور دل سے ہندو مسلمانون سے صفائی کرتے ہوئے نہین معلوم ہوتے۔ اس لئے ہمین اندیشہ ہے کہ اس کارروائی کا نتیجہ ہمیشہ کی صلح اور آشتی پر نہین ہوگا۔ ہم دل سے آرزومند ہین کہ ہندو مسلمانون مین ہمیشہ کیلئے صلح ہو جاوے۔ مگر بہت سے ملک کے بدخواہ اخبارات یہ نہین ہونے دیتے۔ اودہر تو موچیون اور درزیون کی جماعتین ہندو سکولون اور کالجون مین کہولتے چلے جاتے ہین کہ غریب پیشہ کار مسلمانون سے انکی روزی چہین کر ہندؤن کو دیدی جاوے۔ ادہر مسلمانون کو تجارت کرنے سے روکا جاتا ہے۔

اگر ہندو مسلمانون کے ساتھ دل سے صلح کرنے پر آمادہ ہین تو ہم انکو ایک بہت آسان تدبیر بتلا دیتے ہین۔ اور وہ یہ ہے کہ ٹکنی کل تعلیم کے سکول جنکو چندہ سے کہولنے کی تجویز ہو رہی ہے اُس مین مسلمانون کو بہی داخل کر لین اور ان سے بہی چندہ لینا شروع کر دین یہ ایک ایسی تجویز ہے جس سے ہندؤن کی نیک نیتی کا ثبوت بہت آسانی سے ملجاویگا۔

ہم قیاس کرتے ہین کہ ہم نے کافی طور پر پنجاب ٹریبیون کی بددیانتی کا ثبوت دیدیا ہے۔ اب آخر مین ہم فقط اس قدر کہدینا چاہتے ہین کہ جو اخبار واقعات کو الٹ پلٹ کر کے کسی سازشی کارروائی کے ممد و معاون بننے مین جہوٹ لکہتا ہے وہ ملک ہی کے ساتھ نمکحرامی کے جرم کا مرتکب نہین ہوتا بلکہ وہ گورنمنٹ کا بہی بدخواہ ہے۔ ملک مین بدامنی پہیلانے والا ہے۔ اور اسی لئے باغی اور فتنہ پرداز شریر اخبار کے لقب سے پکارا جانا چاہیئے۔ اخبار کا یہ کام نہین ہے کہ کسی قوم یا فرقہ کی خوشامد کرے۔ اسکا کام یہ ہے کہ نیک نیتی سے غلط اور بے ایمانی کی کارروائیون کو ظاہر کر کے ان کے انسداد کا حامی ہو تا کہ ایسی کارروائیون سے ملک کے انتظام پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔ اگر گورنمنٹ یا حکام کی طرف سے غلط کاری کا ثبوت ملے تو اسکا فرض ہے کہ بلاخوف اسپر نکتہ چینی کرے۔ اگر اخبار سے یہ خدمتین ادا نہین ہو سکتین تو وہ کبہی ملک کی خدمت کرنیکا دعوٰے نہین کر سکتا۔

اب ناظرین خود ہی اندازہ کر سکتے ہین اور گورنمنٹ بہی کہ باغی اخبار کون ہے وکیل یا پنجاب ٹریبیون ٭

پارلیمنٹ مین مسٹر ہربرٹ رابرٹس ممبر نے ۲۲ مارچ کو سکرٹری آف سٹیٹ سے سوال کیا کہ ہر سال خزانہ ہند سے عیسائیون کے گرجون اور پادریون پر کس قدر رقم خرچ کیجاتی ہے اور ان گرجون کا خرچ جو انگریزی جماعت کے فائدہ کے لئے قایم ہین کیلئے ہندوستان کے خراجگذارون سے لیا جاتا ہے۔ اور قحط کے باعث آجکل خزانہ ہند پر جو بوجہ پڑ رہا ہے اوسے مدنظر رکہکر کیا یہ مناسب ہوگا کہ زر مذکور ملک کے عام اخراجات پر صرف کیا جاوے؟۔

نواب وزیر ہند نے جواب دیا کہ سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین گرجون وغیرہ کے لئے خزانہ ہند سے ۱۶۳ لاکہہ روپیہ خرچ کئے گئے جن مین سے زیادہ حصہ گورہ فوج کے پادریون وغیرہ پر صرف ہوا گورنمنٹ ہند کی دو سو برس سے یہہ رائے ہے کہ گورہ فوج اور یورپین سول عہدہ دارون کے لئے مناسب حدود تک مذہبی عبادت وغیرہ کا انتظام کرنا اونکے فرائض مین داخل ہے۔ ان دونون جماعتون نے گورنمنٹ ہند کی ملازمت اس توقع اور یقین پر منظور کی ہے کہ ایسا انتظام کیا جاویگا۔ تیسرے سوال کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ موجودہ انتظام مین کوئی تبدیلی کرنیکا مطلقاً ارادہ نہین۔ اس مسئلہ پر ہمارا ہمعصر پیسہ اخبار کئی دفعہ معقول بحث کر چکا ہے۔ انہی دلائل اور واقعات کو دوہرانیکی ضرورت نہین۔ مگر کیا کم از کم دیسی سپاہیون کو گورنمنٹ سے ایسی توقع یا یقین رکہنے مین کوئی امر مانع ہے جو گورہ فوج کیطرح ہندوستان مین ہون یا باہر۔ باقی کل دنیا سے علیحدہ رہنے کی وجہ سے گورون کے برابر ہی مذہبی تلقین و ہدایت کے محتاج ہین۔ ٭

ناظرین کو غالباً یہ تو یاد ہوگا کہ تنازعہ وینی زویلا پر انگلستان اور امریکہ دونون سلطنتین بہت کچھ جوش وخروش دکہانیکے بعد آخر دہیمی پڑ گئی تہین اور اس قضیہ کا تصفیہ ثالثی پر چہوڑا جا کر عام تنازعات کے لئے بہی دونون ملکون نے ایک عہدنامہ ثالثی تجویز کیا تہا۔ اس عہدنامہ کو صوبجات متحدہ امریکہ کی آبادی کا اکثر حصہ نہایت خفگی اور بے اعتباری کی نظر سے دیکہہ رہا ہے۔ اور چونکہ پریسیڈنٹ کلیولینڈ نے جو ۱ر مارچ کو مستعفی ہوا ہے انگلستان کے ساتہہ مصالحت کر لی تہی اوسکو بہی امریکن لوگ سخت سست سنا رہے ہین۔ چنانچہ پچہلے دنون امریکہ مین جو ایک عام اشتہار شایع کیا گیا تہا اوسکے چند اقتباسات پڑہنے سے جو لنڈن ٹائمز سے لئے گئے ہین ناظرین کو امریکن قوم کی برافروختگی اور ناراضگی کا کچہہ شمہ معلوم ہو جائے گا۔ یہہ اشتہار ۲۸- فروری کو شایع ہوا تہا۔ مشتہرین نے اپنا نام "کمیٹی اولاد و جانشینان بغاوت امریکہ" ظاہر کیا ہے۔ اور امریکہ کے بہادران۔ محب وطن شہریون اور انجمنون کو اوس مین مخاطب کیا گیا ہے۔ اشتہار کے چند فقرے حسب ذیل ہین:۔

"قزاقی۔ بے ایمانی اور غداری ہماری (امریکن) گورنمنٹ مین زور دن پر ہے۔ اور اسکے روکنے کے لئے یا ان جرایم کے مجرمون کو سزا دینے کے لئے کوئی انتظام نہین کیا گیا۔ پس اسکا علاج تمہارے ہاتھ مین ہے۔ اور تم سے التجا ہے کہ بوجوہات ذیل ان بدعادتون کا دفعیہ کرو۔ انگلستان کے جور و ظلم اور حرص و طمع کی بدولت ہماری جمہوری ریاست توپون کی گرج اور ہتہیارون کی جہنکار کے طوفان بلا خیز مین پیدا ہوئی اور ہمارے بزرگون کے خون سے اوسے اصطباغ دیا گیا۔ انگلستان جمہوری ریاستون کو برباد کرنے کا ارادہ رکہنے والی شاہی گورنمنٹ کا سرگروہ بنا ہوا ہے۔ اور اوسکا مدعا کل دنیا کا پولیٹکل (ملکی) اور فنانشل (مالی) مالک بننے کا ہے۔ انگلستان ہمارا جانی دشمن ہے۔ ہمارا دوست بننے کے لئے جو وہ درخواستین کرتا ہے۔ وہ محض دہوکہ ہین۔ اور اوسکے معاہدے مکر و فریب کے جال ہین۔ وہ ہمکو باغی رعایا سمجہتا ہے جو اوسکے پنجہ سے آزاد ہو گئے ہین۔ وہ ہمکو سزا دینے کا ارادہ کبہی ترک نہین کریگا اور وہ جبتک کہ خود برباد نہ ہو جائے ہمکو نیست و نابود کرنیکی کوششون سے کبہی باز نہین آئے گا اور وہ اس وقت تک برباد نہین ہوگا جبتک کہ اوسکا مدعا قریب الحصول نہ ہو جائے۔ کیونکہ اس وقت دنیا کی کل قومین اوس سے قطع تعلق کرینگی اور اس سے اوسکی طاقت ریت کے تودہ کیطرح پراگندہ ہو جائیگی"

مسٹر کلیولینڈ پر اشتہار مذکور مین اس طرح سے اظہار خفگی کیا گیا ہے:۔

کلیولینڈ پریسیڈنٹ منتخب ہونیسے پہلے ایک قانونی کوٹہی کا اعلےٰ شریک تہا جو ایک انگریزی کمپنی کی مختار کار تہی۔ اور اب وہ انگلستان کا وکیل ہے۔ کلیولینڈ نے وینی زویلا کی جمہوری ریاست کو انگلستان کے ساتہہ یکطرفہ معاہدہ کرنے پر مجبور کرنے سے جس کی وجہ سے انگلستان ریاست مذکور کی معادن طلا پر قابض ہو جانیکے قابل ہو گیا ہے۔ اصول مانرو کو نظرانداز کرنیکے لئے انگلستان کے ساتہہ سازش کی ہے۔ کلیولینڈ نے انگلستان کے ساتہہ معاہدہ ثالثی کر کے ہماری سلطنت کو

سے متعلق ہیں انکا عدم وجود برابر ہے۔ بجٹ پر مباحثہ کرنا ایک بھاری معاملہ ہو اور قریبًا کل سرکاری اور غیر سرکاری ممبر اس مباحثہ مین حصہ لیتے ہین۔ امسال مباحثہ معمول سے زیادہ دلچسپی رکھتا تھا کیونکہ ہر ایک صوبہ کے اہم معاملات اوس سے تعلق رکھتے تھے جسحالت مین کہ بنگال۔ اضلاع شمال مغربی۔ بمبئی اور مدراس کے نایب اپنی اپنی ضروریات پر تقریرین کرتے تھے۔ پنجاب کا کلیتًا کوئی ”**ما باپ**“ نہ تہا۔ یہ سوال کیسا موزون ہے کہ ایسے لوگون کو لیجسلیٹو کونسل مین بہیجنے کا فایدہ ہی کیا ہے جو لب نہ کہولین اور اُن سوالات پر جو کونسل کے روبرو پیش ہون رائے زنی کرنے کی لیاقت ہی نہ رکہتے ہون۔ اور ہوشیاری سے اپنی رائے ظاہر ہی نہ کر سکتے ہون۔ اس مین شک نہین کہ کونسل کے لئے انتخاب منتخب شدہ ممبر کے واسطے موجب اعزاز ہو۔ مگر کیا یہ اصولًا درست ہے بلکہ کیا پولیٹیکل طور پر عقلمندی کا کام ہو کہ ایک ایسے شخص کو منتخب کر دیا جاوے جو مشکل سے سمجھ سکتا ہو کہ کونسل مین ہو کیا رہا ہے۔ چہ جائیکہ ایسا شخص کونسل مین عملی کارروائی کر سکے۔ ہم یقین کرتے ہین کہ پنجاب کے آنریبل ممبر کی میعاد دو ماہ کے بعد ختم ہو جانے والی ہے اور گورنمنٹ کو انکا جانشین مقرر کرنا پڑیگا۔ ہمین امید ہو کہ سرکار لوگون کے شکریہ کی مستحق ہوگی۔ اگر کسی ایسے شخص کی تقرری کی سفارش کرے جو ان اہم فرایض اور ذمہ داریون کے ادا کرنے کے لیے موزون اور لایق ہو جو اعلے قانونی کونسل کے عہدہ کے ساتھ وابستہ ہین۔“

جو لوگ آنریبل نواب امیر الدین خان صاحب بہادر والی لوہارو کی لیاقت خداداد سے واقف نہین ہونگے وہ تو اس دہوتی پرشاد کے متذکرہ بالا نوٹ کو پڑہکر یہی خیال کر لینگے کہ پنجاب کی طرف سے کوئی کہتری۔ کراڑ۔ بنیا ممبر ہوگا جسکا نقشہ اس نوٹ مین کہینچا گیا ہے۔ مگر وہ لوگ جو نواب صاحب موصوف کی اُن کارروائیون سے واقف ہین جو انہون نے بدوران تعلق کونسل کی ہین۔ وہ تو یہی کہین گے کہ دیسی ممبران مین جو آجتک اس عہدہ جلیلہ کے واسطے منتخب ہوئے ہین نواب صاحب موصوف نمبر اول ہی ہین۔ کیا یہ دہوتی پرشاد بددیانت پرچہ نواب صاحب موصوف اور بیدی صاحب کی لیاقت کا مقابلہ کرکے کہہ سکتا ہے۔ کہ نواب صاحب سے انکو کیا نسبت ہو۔ ہان اس نمکحرام بکورہ اخبار کی آنکہون مین نواب صاحب بہادر کی خداداد لیاقت اور قابلیت تو سوئی کی طرح چبہتی ہو۔ کیونکہ حضور ممدوح بفضلہ مسلمان ہین۔ اور یہہ نمک حرام اخبار خاک بر سرش جو مسلمانون کے ٹکڑے کہا کر اتنا بڑا ہوا ہے مسلمانون کا دشمن ہو۔ اس نے جو کچہہ لکہا ہے بے ایمانی۔ بددیانتی۔ تعصب۔ بغض۔ حسد اور کمینہ پن سے انکی ذات بابرکات پر حملہ کیا ہے۔ اسکے ثبوت مین ہم اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نوٹ کا ترجمہ لکہتے ہین۔ اور کاذب پر لعنت کرتے ہین وہو ہذا

”آنریبل نواب صاحب لوہارو پنجاب کے نن آفیشل ممبر امپیریل لیجسلیٹو کونسل بجٹ کے وقت کلکتہ مین تشریف رکہنے سے معذور تھے۔ مالیر کوٹلہ مین گاؤکشی کے مقدمہ کے متعلق ہندو مسلمانون مین نزاع ہو گئی تھی جسکے دور کرنیکے لئے وہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء کو کلکتہ سے مالیر کوٹلہ چلے آئے تھے۔ اور وہین سے انہون نے بجٹ پر اپنی (مائینوٹ) رائے لکہکر محکمہ قوانین کو روانہ کر دی تہی جسکی نقل ہم چہاپتے ہین **نواب ممدوح کی رائے ایسی ہی جیسی کہ پنجاب کے خلف صدیق کی ہونی چاہئے تہی۔**“

اب ناظرین خود ہی انصاف کر لین کہ ان دونو واقعات کا مقابلہ کرنے سے اس پاڑ پرشاد اخبار کے نوٹ کی کیا وقعت ہو سکتی ہو۔ کیا اسی ایمانداری کے اعتبار پر یہ بددیانت اخبار گورنمنٹ سے امید رکہتا ہے کہ وہ اسکے کہنے سے وکیل کے دفتر کو اوڑا دینے کے لئے توپخانہ بہیجدیگی۔

نوٹ زیر بحث مین جب ہم نے پڑہا کہ ”پنجاب کا کلیتًا کوئی **ما باپ** نہ تہا“ بخدا مارے ہنسی کے دوہری ہو ہو گئے۔ چونکہ ”**ما باپ**“ کا ضمیر نواب صاحب کی طرف راجع ہو۔ اس تجنیس مشترکہ سے تو وہ بھی محظوظ ہونگے۔ نوٹ کا راقم ان ”**ما باپ**“ کی ممبری کونسل سے ناراض ہے نواب صاحب اپنا فکر جلدی کر لین دو ماہ بعد یہ لودم بے دال کونسل مین انکی جگہہ اپنے کسی اور ”**ما باپ**“ کو داخل کرا دیگا۔ آجکل سرکار مین انکی بڑی پوچھہ ہو جو کہین گے کرا لین گے اور کیون نہ ہو ہین بہی تو تغچوری۔ بیرہ پاڑہ۔

یہی کور باطن ایک دوسرے اڈیٹوریل نوٹ کی سرخی ”اسکے کیا معنی ہین“ دیکر لکہتا ہے۔

”ہم اقبال کرتے ہین کہ آجکل لاہور مین چند فتنہ پرداز چہپر مقدم جو کوششین مسلمانون کو ہندون کے برخلاف اکسانے مین کر رہے ہین وہ ہماری سمجہہ مین نہین آسکتین۔ وہ لوگ بہی جو واقف ہین کہ فتنہ پرداز لوگ کس حد تک اپنا نجس کام کرنے مین ساعی ہوتے ہین لاہور مین چند اشخاص کی کارروائیون کو جو خیال کرتے ہین کہ انکو لاہور کے اسلامی فرقہ کی سرگردہی کے دعوے کے واسطے اچہا موقعہ ہاتہ لگا ہے حیران اور دنگ ہین۔

کوششین جنکا ہمنے تذکرہ کیا ہے بعض اخبارات مین متوفی لیکہرام کو گالیان دینے سے شروع ہوئین۔ اور اسکے قتل کی نسبت افواہین جنکا اعادہ کسی معزز اخبار مین نہین کیا جا سکتا مشتہر کی گئین۔ اسکے ساتھ ہی یہ کوشش کی گئی کہ ہندون پر یہہ الزام لگائے جاوین کہ ہندو مسلمانون اور انکے دین کی توہین کرتے ہین۔ یہ کوشش اس طرح پر عمل مین آئی کہ چند اشخاص صاحب ڈپٹی کمشنر اور صاحب کمشنر اور بعض دیگر حکام کے پاس گئے کہ انکی طبیعت مین ہندون کیطرف سے زہر گہولدین۔ انکو اس چال مین کہانتک کامیابی حاصل ہوئی اسکی بابت ہم کچہہ بہی کہنے کا موقعہ نہین دیکہتے۔ پہر مجمع پر مجمع ہونے لگے جنمین مسلمین کی ایک تعداد کثیر نے قسمین کہائین کہ ہندون اور ہندون کی تمام اشیاء سے قطع تعلق کرینگے۔ خلاف معمول سنین گذشتہ گذشتہ ہولی کے تہوار کی تقریب پر مسلمانون نے ایک بہی سوانگ نہین نکالا۔ چہابڑی والے جو مٹہائی اور پکائی ہوئی کہانے کی چیزین بیچا کرتے ہین اور جن مین زیادہ تر اہل ہنود تہے شہر کی گلی کوچون مین انکا ایسا استقبال کیا گیا کہ عمر بہر نہین بہولین گے۔ غرض کہ کل شہر مین مشہور ہو گیا کہ مسلمان ہندوان سے لین دین نہین کرین گے۔ گوجر جو دودہ بیچتے ہین انپر زور ڈالا گیا کہ ہندون کے ہاتہہ دودہ نہ فروخت کرین۔ مگر ہمین معلوم ہوا ہے کہ انہون نے انکار کر دیا۔ ہم ان لوگون سے یہ پوچہے بغیر نہین رہ سکتے کہ انکا مطلب کیا ہو اور اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ کیا وہ یہ خیال کرتے ہین کہ ہندون کو تکلیف دیکر اور مشکلات پیدا کرکے ہندوستان سے باہر نکال دینگے۔ اگر یہی مطلب ہے تو انکی امید کبہی پوری نہین ہوگی۔ ہندو ہندوستان سے ہرگز نہین نکلسکتے۔ اگر وہ مسلمانون کو ممنون کرنیکی غرض سے نکل جانیکی طرف رغبت بہی کرین۔

یہ سچ ہے کہ ہندون سے قطع تعلق کرنے مین مسلمان کسی قانونی جرم کے مرتکب نہین ہوئے۔ مگر انکا فعل فی الحقیقت آئین یگانگت کے خلاف ہے جو مابین ہمسایگان و رعایائے سرکار ہونا چاہئیے۔“

اب ہم ناظرین سے پوچہتے ہین کہ واقعات جو اس بے ایمان اور بد اصل متعصب اخبار نے لکہے ہین کیا کوئی ایماندار ہندو بہی انہین صحیح بتلا سکتا ہے یہہ پاجی اخبار اس امر کے جتلانے کی کوشش کرتا ہے کہ مسلمانان پنجاب نے یا کم سے کم مسلمانان لاہور نے ہندون کے برخلاف لیکہرام کے قتل سے پہلے باہم سازش کر رکہی تہی کہ ہندون کو اس ملک سے نکال دین گے۔ اور ان سازشی کوششون کو لیکہرام کے قتل کے واقعہ سے شروع کر دیا۔ اب اگر یہہ بیہودہ اور پاجی پنے کا خیال نہین ہو تو اور کیا ہے۔ یہ بکورہ اہل یا پاڑ پرشاد اخبار اپنی بنیا چال سے مخالف کو خود ہی تو مارتا جاتا ہے اور خود ہی حلق پہاڑ پہاڑ کر چلا رہا ہے کہ ہائے مار ڈالا مسلمانون نے۔ لوٹ لیا مسلمانون نے۔ کیا گورنمنٹ اور پبلک ویدانتک جہنڈے کو اُڑا کر ہندوستان سے مسلمانون کو نکالدینے کے اعلان کو اس قدر جلد بہول جاوے گی کہ یہ ملعون اور کاذب اخبار اس بگڑی ہوئی راگنی کو یاد کرکے اس طرز و طریقہ سے اسی خیال کو مسلمانون سے چسپان کرتا ہے۔ منہہ سے بات نکلی ہوئی اور کمان سے تیر نکلا ہوا واپس نہین آسکتا۔ ان نمکحرام باغیون اور فتنہ پردازون مین جب اس قدر جرات ہی نہین ہے کہ اپنے قول اور اپنے فعل پر قایم رہین تو پہر ملک مین بدامنی اور فساد پہیلانے کی غرض سے جوش مین آکر گورنمنٹ کے برخلاف بغاوت کرنیکی دہمکیان ہی کیون دیا کرتے ہین۔ کہ بعد مین جب لالہ اور مہاشا کو ہوش آتی ہے تو پنڈا مارک ٹایم کرنے لگتا ہے اور دہوتی کو غلیظ کرنے لگتے ہین۔ اور جب کچہہ بات نہین بن سکتی تو اس قسم کی بزدلانہ کارروائی سوجہتی ہے جیسی کہ اس پنجاب ٹریٹر سے سرزد ہوئی گورنمنٹ اور ساری دنیا اس بات کو مان چکی ہو کہ جب کبہی ہندون اور مسلمانون مین نااتفاقی اور جہگڑا

ہوا ہے ہندؤن نے مسلمانون سے لین دین بند کر دیا - ہڑتال کر دی - اور طرح طرح سے اِن کو تکلیفین دینا شروع کر دیا - لیکھرام کے قتل پر جب عام طور پر اس دفعہ بہی کل صوبہ مین ہندؤن نے کہلم کہلا اسی قسم کی تجاویز ہزارون آدمیون کے مجمع کر کے شروع کر دی تو لاہور کے مسلمانون نے جہان اس شورش کا قوی اثر پڑتا تہا اس خیال سے کہ اس قحط سالی مین وہ اور انکے بچے ان ہڑتالون سے فاقہ نہ مرین اپنی دوکانین کہولنے کا انتظام کر لیا - ہندؤن کے ہاتہون مین مسلمانون کو تنگ کرنیکے کا یہی بہت قوی ذریعہ تہا کیونکہ بقالون کی دوکانین کل ہندوستان مین مسلمانون ہی کے سر پر چل رہی ہین - پرچون کی دوکانون سے کوئی ہندو سودا نہین خرید کرتا - مسلمان ہی ہین کہ ان دوکانون سے اپنی ضروریات کی چیزین روزمرہ خریدتے ہین - اگر مسلمان اپنی دوکانین کہول لینگے تو پہر ہندؤن کا کاروبار یک لخت بند ہو جاوے گا - اس خیال نے ہندؤن کو آخر کار اس بات پر مجبور کیا کہ مسلمانون سے صلح صفائی کر لین کیونکہ اس مین انکا فائدہ ہے چنانچہ اسی غرض سے لاہور مین پبلک کانفیڈنس کمیٹی قائم ہوئی ہے کہ مسلمان اپنی دوکانین بند کر لین - ہم بہت خوش ہین کہ ہندؤن کو آخر کار ہوش آگیا کہ مسلمانون کو حد سے زیادہ ستانے سے وہ انکو مجبور کرتے ہین کہ وہ روپیہ پیدا کرنیکے لئے اور آئے دن کی ہڑتالون اور دیگر تکالیف سے بچنے کے لئے تجارت کیطرف متوجہ ہو جائین - عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؛ مگر چونکہ یہ کارروائی خود غرضی پر محمول ہے اور دل سے ہندو مسلمانون سے صفائی کرتے ہوئے نہین معلوم ہوتے - اس لئے ہمین اندیشہ ہے کہ اس کارروائی کا نتیجہ ہمیشہ کی صلح اور آشتی پر نہین ہوگا - ہم دل سے آرزومند ہین کہ ہندو مسلمانون مین ہمیشہ کیلئے صلح ہو جاوے - مگر بہت سے ملک کے بدخواہ اخبارات یہ نہین ہونے دیتے - ادہر تو موچیون اور درزیون کی جماعتین ہندو سکولون اور کالجون مین کہولتے چلے جاتے ہین کہ غریب ذات کا مسلمانون سے انکی روزی چہین کر ہندؤن کو دیدی جاوے - ادہر مسلمانون کو تجارت کرنے سے روکا جاتا ہے - اگر ہندو مسلمانون کے ساتہ دل سے صلح کرنے پر آمادہ ہین تو ہم انکو ایک بہت آسان تدبیر بتلا دیتے ہین - اور وہ یہ ہے کہ انکی کل تعلیم کے سکول جنکو چندہ سے کہولنے کی تجویز ہو رہی ہے اُس مین مسلمانون کو بہی داخل کر لین اور ان سے بہی چندہ لینا شروع کر دین یہ ایک ایسی تجویز ہے جس سے ہندؤن کی نیک نیتی کا ثبوت بہت آسانی سے ملجاویگا -

ہم قیاس کرتے ہین کہ ہم نے کافی طور پر پنجاب ٹریبیٹر کی بددیانتی کا ثبوت دیدیا ہے - اب آخر مین ہم فقط اس قدر کہدینا چاہتے ہین کہ جو اخبار واقعات کو الٹ پلٹ کر کے کسی سازشی کارروائی کے ممد و معاون بننے مین جہوٹ لکہتا ہے وہ ملک ہی کے ساتہ نمکحرامی کے جرم کا مرتکب نہین ہوتا بلکہ وہ گورنمنٹ کا بہی بدخواہ ہے - ملک مین بدامنی پہیلانے والا ہے - اور اسی لئے باغی اور فتنہ پرداز شریر اخبار کے لقب سے پکارا جانا چاہئیے - اخبار کا یہ کام نہین ہے کہ کسی قوم یا فرقہ کی خوشامد کرے - اسکا کام یہ ہے کہ نیک نیتی سے غلط اور بے ایمانی کی کارروائیون کو ظاہر کر کے ان کے انسداد کا حامی ہو تاکہ ایسی کارروائیون سے ملک کے انتظام پر کوئی برا اثر نہ پڑے - اگر گورنمنٹ یا حکام کی طرف سے غلط کاری کا ثبوت ملے تو اسکا فرض ہے کہ بلاخوف اسپر نکتہ چینی کرے - اگر اخبار سے یہ خدمتین ادا نہین ہو سکتین تو وہ کبہی ملک کی خدمت کرنیکا دعوٰی نہین کر سکتا -

اب ناظرین خود ہی اندازہ کر سکتے ہین اور گورنمنٹ بہی کہ باغی اخبار کون ہے وکیل یا پنجاب ٹریبیٹر ؟

پارلیمنٹ مین مسٹر ہربرٹ رابرٹس ممبر نے ۲۲ مارچ کو سکرٹری آف سٹیٹ سے سوال کیا کہ ہر سال خزانہ ہند سے عیسائیون کے گرجون اور پادریون پر کس قدر رقم خرچ کیجاتی ہے اور ان گرجون کا خرچ جو انگریزی جماعت کے فائدہ کے لئے قائم ہین کسلئے ہندوستان کے خراجگزارون سے لیا جاتا ہے - اور قحط کے باعث آجکل خزانہ ہند پر جو بوجہ پڑ رہا ہے اوسے مدنظر رکہکر کیا یہ مناسب ہوگا کہ زر مذکور ملک کے عام اخراجات پر صرف کیا جاوے ؟

نواب وزیر ہند نے جواب دیا کہ سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین گرجون وغیرہ کے لئے خزانہ ہند سے ۲۳ لاکہہ روپیہ خرچ کئے گئے - جن مین سے زیادہ حصہ گورہ فوج کے پادریون وغیرہ پر صرف ہوا گورنمنٹ ہند کی دو سو برس سے یہ رائے ہے کہ گورہ فوج اور یورپین سول عہدہ دارون کے لئے مناسب حدود تک مذہبی عبادت وغیرہ کا انتظام کرنا اونکے فرائض مین داخل ہے - ان دونون جماعتون نے گورنمنٹ ہند کی ملازمت اس توقع اور یقین پر منظور کی ہے کہ ایسا انتظام کیا جاویگا - تیسرے سوال کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ موجودہ انتظام مین کوئی تبدیلی کرنیکا مطلقاً ارادہ نہین - اس مسئلہ پر ہمارا ہمعصر پیسہ اخبار کئی دفعہ معقول بحث کر چکا ہے - اونہی دلایل اور واقعات کو دوہرانیکی ضرورت نہین - مگر کیا کم از کم دیسی سپاہیون کو گورنمنٹ سے ایسی توقع یا یقین رکہنے مین کوئی امر مانع ہے جو گورہ فوج کیطرح ہندوستان مین ہون یا باہر - باقی کل دنیا سے علیحدہ رہنے کی وجہ سے گورون کے برابر ہی مذہبی تلقین و ہدایت کے محتاج ہین - ✣

ناظرین کو غالباً یہ تو یاد ہوگا کہ تنازعہ وینی زویلا پر انگلستان اور امریکہ دونون سلطنتین بہت کچہ جوش و خروش دکہانیکے بعد آخر دہیمی پڑ گئی تہین اور اس قضیہ کا تصفیہ ثالثی پر چہوڑا جا کر عام تنازعات کے لئے بہی دونون ملکون نے ایک عہدنامہ ثالثی تجویز کیا تہا - اس عہدنامہ کو صوبجات متحدہ امریکہ کی آبادی کا اکثر حصہ نہایت خفگی اور بے اعتباری کی نظر سے دیکہہ رہا ہے - اور چونکہ پریسیڈنٹ کلیولینڈ نے جو ۴ مارچ کو مستعفی ہوا ہے انگلستان کے ساتہ مصالحت کر لی تہی اوسکو بہی امریکن لوگ سخت سست سنا رہے ہین - چنانچہ پچہلے دنون امریکہ مین جو ایک عام اشتہار شایع کیا گیا تہا اوسکے چند اقتباسات پڑہنے سے جو لنڈن ٹائمز سے لئے گئے ہین ناظرین کو امریکن قوم کی برافروختگی اور ناراضگی کا کچہہ شمہ معلوم ہو جائے گا - یہہ اشتہار ۲۸ - فروری کو شایع ہوا تہا - مشتہرین نے اپنا نام "کمیٹی اولاد و جانشینان بغاوت امریکہ" ظاہر کیا ہے - اور امریکہ کے بہادران - محب وطن شہریون و انجمنونکو اوس مین مخاطب کیا گیا ہے - اشتہار کے چند فقرے حسب ذیل ہین :-

“قزاقی - بے ایمانی اور غداری ہماری (امریکن) گورنمنٹ مین زورون پر ہے - اور اسکے روکنے کے لئے یا ان جرائم کے مجرمون کو سزا دینے کے لئے کوئی انتظام نہین کیا گیا - پس اسکا علاج تمہارے ہاتہ مین ہے - اور تم سے التجا ہے کہ بوجوہات ذیل ان بدعادتون کا دفعیہ کرو - انگلستان کے جور و ظلم اور حرص و طمع کی بدولت ہماری جمہوری ریاست توپون کی گرج اور ہتہیارون کی جہنکار کے طوفان بلاخیز مین پیدا ہوئی اور ہمارے بزرگون کے خون سے اوسی اصطباغ دیا گیا - انگلستان جمہوری ریاستون کو برباد کرنے کا ارادہ رکہنے والی شاہی گورنمنٹ کا سرگروہ بنا ہوا ہے - اور اوسکا مدعا کل دنیا کا پولیٹکل (ملکی) اور فنانشل (مالی) مالک بننے کا ہے - انگلستان ہمارا جانی دشمن ہے - ہمارا دوست بننے کے لئے جو وہ درخواستین کرتا ہے - وہ محض دہوکہ ہین - اور اوسکے معاہدے مکر و فریب کے جال ہین - وہ ہمکو باغی رعایا سمجہتا ہے جو اوسکے پنجہ سے آزاد ہو گئی ہین - وہ ہمکو سزا دینے کا ارادہ کبہی ترک نہین کریگا اور وہ جبتک کہ خود برباد نہ ہو جائے ہمکو نیست و نابود کرنیکی کوششون سے کبہی باز نہین آئے گا اور وہ اس وقت تک برباد نہین ہوگا جبتک کہ اوسکا مدعا قریب الحصول نہ ہو جائے - کیونکہ اس وقت دنیا کی کل قومین اوس سے قطع تعلق کرینگی اور اس سے اوسکی طاقت ریت کے تودہ کیطرح پراگندہ ہو جائیگی”

مسٹر کلیولینڈ پر اشتہار مذکور مین اس طرح سے اظہار خفگی کیا گیا ہے :-

کلیولینڈ پریسیڈنٹ منتخب ہونیسے پہلے ایک قانونی کوٹھی کا اعلے شریک تہا جو ایک انگریزی کمپنی کی مختار کار تہی - اور اب وہ انگلستان کا وکیل ہے - کلیولینڈ نے وینی زویلا کی جمہوری ریاست کو انگلستان کے ساتہ یکطرفہ معاہدہ کرنے پر مجبور کرنے سے جس کی وجہ سے انگلستان ریاست مذکور کی معادن طلا پر قابض ہو جانیکے قابل ہو گیا ہے - اصول مانرو کو نظر انداز کرنیکے لئے انگلستان کے ساتہ سازش کی ہے - کلیولینڈ نے انگلستان کے ساتہ معاہدہ ثالثی کر کے ہماری سلطنت کو

انگلستان کی زیر محافظت اور اوسکی اغراض کے تابع کر دیا ہے۔ ہمارے شہر (واشنگٹن) مین بچہ بچہ جانتا ہے کہ پریسیڈنٹ نے انگلستان و ہسپانیہ سے سازش کر کے اور دیگر بے ایمانیون سے اپنے عہد پریسیڈنٹی مین سوا کروڑ ڈالر کما لئے ہین۔ اب اس غدار کی یہ سزا ہے کہ ہر بدھ کے دن اوسکی تصویر یا کاغذی بت جسپر اوسکا نام لکھا ہو جلایا جانا شروع کیا جاوے۔ اور جبتک تمام محب ملک امریکن اس کام مین حصہ نہ لے چکین۔ یہ کارروائی ہر بدھ کو شہر بشہر اور قریہ بقریہ ہوتی رہے اور جلانے کے وقت کل حاضرین باواز بلند پکارین۔ ہم غدارون کو اس طرح سے سزا دیتے اور اونکا نام صفحہ ہستی سے ہمیشہ کے لئے معدوم کرتے ہین گے

عہدنامہ ثالثی صوبجات متحدہ کے پارلیمنٹ نے ابھی منظور نہین کیا۔ ✣

زنجبار کا انگریزی اخبار تعجب ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستان کے قحط زدون کے لئے تمام ممالک مین جنکو ہندوستان سے کچھہ تعلق ہے کم بیش چندے کئے گئے ہین۔ مگر زنجبار مین جہان ہندوستانی بکثرت موجود ہین اسکے لئے کوئی تحریک نہین ہوئی۔ بیشک زنجبار کے باشندگان علی الخصوص ہندوستانیون کا اپنے بھائیون کی امداد سے غافل رہنا بادی النظر مین تعجب خیز امر ہے۔ مگر زنجبار گزٹ کا متعجب ہونا بھی کچھہ کم تعجب انگیز نہین ہے۔ پچھلی سلطنت گردی اور انگریزی گولہ باری مین زنجبار کی رعایا جس قدر برباد اور تباہ حال ہو گئی ہے۔ وہ اوس سے پوشیدہ نہین۔ ہزارون بیگناہ قتل ہوئے۔ لاکھون کا مال و اسباب جل گیا یا لوٹ لیا گیا۔ اور چارون طرف اس قدر بربادی چھا گئی کہ زنجباری یا وہان کے ہندوستانی اور کئی برسون تک اپنی حالت کو بھی بمشکل سنبھال سکین گے۔ جنکو اپنی مصیبتون سے فراغت نہو وہ غیرون کی کیا امداد کرین! ۔ ✣

فرانس کے معزول شاہی خاندان کا شہزادہ ہنری ڈی اورلینز جو پچھلے برس برہما و آسام مین انگریزون کا مہمان رہ چکا ہے۔ آجکل مصر مین وارد ہے۔ اور وہان سے انگریزون کے برخلاف نہایت سخت خطوط فرانسیسی اخبارات کو بھیج رہا ہے۔ اوسکا بیان ہے کہ سر میکایل ہکس بیچ وزیر خزانہ انگلستان کی تقریر پر (جو ۸ - فروری کے وکیل مین درج ہے) کل مصری اور ایماندار یورپین سخت ناراض ہین۔ لارڈ کرومر مصر کا اصلی حکمران ہے۔ مصری گورنمنٹ برائے نام ہے مصری انگریزی پالیسی کی بے ایمانی سے بہت بیزار ہین۔ انگلستان ظاہر تو یہ کر رہا ہے کہ اوسنے مصر کی مالی حالت کو درست کر دیا ہے مگر امر واقع یہ ہے کہ ۱۸۸۳ء سے ۱۸۹۶ء تک وہ مصر سے ۲۷ کروڑ ۵۰ لاکھ فرینک کھینچ چکا ہے۔ ✣

جنگ روم و یونان۔ یونان کی خودسری اور دول یورپ کی باہمی نااتفاقی آخر اپنا رنگ دکھائے بغیر نہ رہی۔ اور ۱۶ - اپریل ۱۸۹۷ء سے روم اور یونان مین باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔ ٹرکی کو قانون بین الاقوام کے رو سے اوسیوقت یونان پر حملہ کر دینے کا حق حاصل ہو گیا تھا جبکہ فروری گذشتہ مین یونان کے جہازات مخالفانہ نیت سے کریٹ کے سمندر مین اور اوسکی کچھہ فوج خود جزیرہ مین داخل ہو گئی تھی۔ لیکن سلطان المعظم نے ایک وقت معین و مناسب تک جنگ سے بچتے رہنے کی اپنی قدیمی اور نہایت ہی ضروری پالیسی پر کاربند رہکر دول یورپ کو اونکی صلاح و مشورہ اور مجوزہ اصلاحات کا ناکارہ پن جتانے کے لئے خاموشی اختیار رکھی۔ لیکن ساتھہ ہی یونان کی اس دراندازی کے جواب مین اوسپر اپنی طاقت و مستعدی ظاہر کرنے کی غرض سے سرحد تھسلی پر فوج قہار کا جمع کرنا شروع کر دیا۔ اور اوس پالیسی کو مدنظر رکھکر جسکو ہم کئی دفعہ واضح کر چکے ہین۔ یونانی مفسدین اور باقاعدہ فوج کے عام آدمیون کے لباس مین علاقہ عثمانیہ پر متواتر حملے کرتے رہنے کی صورت مین بھی صرف مدافعت پر حصر رکھا۔ اور یورپ کو عالم آشوب جنگ کے خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے بیوقوف یونان کو ہوش مین لانے کا کام دول یورپ کے سپرد کیا جسکو بظاہر انہون نے اپنے ذمہ لے بھی لیا۔ لیکن جنگ کے چھڑ جانے نے ثابت کر دیا ہے کہ ان سلطنتون کی اغراض ایک دوسرے سے ایسی متضاد اور مغایر ہو گئی ہین کہ وہ کوئی کام یکدلی اور متفق الرائے سے نہین کر سکتین۔ اسی لئے کامل یقین سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہی دول عظام مین سے جو بظاہر سب ملکر یونان کو سمجھاتی یا اوسپر دباؤ ڈالتی رہی ہین چند ایک ضرور در پردہ یونان کی پیٹھہ تھپکتی رہی ہین۔ اس وقت تک ایسی سلطنت کا نام انگلستان بتایا جاتا ہے۔ اور دوسری سلطنتون کے افعال بھی اسی خیال کی تائید کرتے ہین تاہم دول یورپ کی ایمانداری اور دوستی پر کلیتاً بھروسہ کر لینا سخت غلطی ہے۔ اس مین کوئی کلام نہین کہ جرمنی نے اپنے طریق عمل سے اپنے تئین قابل تعریف مستثنی ثابت کر دیا ہے اور جہانتک انسانی عقل قیاس کر سکتی یا انسانی فطرت پر بھروسہ ہو سکتا ہے یہ سلطنت اب کسی وقت سلطنت عظمی عثمانیہ کو پیچھا نہین دیگی۔ خیر یہ بحث تو پھر کیجائے گی ہمین اس بات کا سخت افسوس ہے اور کل مسلمانون کو ہونا چاہیئے کہ یونانی مفسدین کی شورہ پشتی اور کریٹ مین مسلمانون کے لگاتار کشت و خون نے سلطان المعظم کو آخر اپنی پالیسی چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اور جب انکو یہ یقین ہو گیا کہ زیادہ دیر تک خاموش رہنا دیگر صوبجات ممالک محروسہ مین بھی جہان یونانی رعایا کی آبادی کچھہ کم نہین ہے شورش برپا کر دینے کا موجب ہوگا اور یونانی حملہ آورون کی گوشمالی نہ کرنے سے سخت خطرات پیدا ہونیکا قوی احتمال ہے تو حضرت امیرالمومنین نے افواج قاہرہ کو ترکی بہ ترکی جواب دینے کا حکم دیدیا۔ میدان جنگ سے جو خبرین اس ہفتہ موصول ہوئی ہین وہ تارون کے کالم مین درج ہین۔ اور مقامات میدان جنگ دکھانیکے لئے تین مختلف نقشے بھی دیدیئے گئے ہین۔ میدان جنگ سے صحیح خبرون کا پہونچنا مشکل امر ہے۔ ہر ایک فریق اپنے حق مین مفید خبرین مشتہر کرتا ہے۔ لیکن اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ ترکی افواج بہت جلد یونان کی فوج کا جو اس وقت سب کی سب سرحد پر جمع ہے قلع قمع کرکے صوبہ تھسلی پر قابض ہو جائیگی۔ اور اس پر قبضہ ہوتے ہی ظن غالب ہے کہ اول تو خود یونان یورپ سے صلح کرا دینے کا ملتجی ہوگا۔ ورنہ یورپ کی کوئی نہ کوئی سلطنت ضرور بیچ بچاؤ کر کے ترکون کو خاص ایتھنز تک پیش قدمی کرنے سے روکدیگی۔ یورپ کیطرف سے ایسا ہونا کوئی نئی بات نہین۔ سنہ ۱۸۷۶ء مین سرویہ نے جب بغاوت کر کے ترکی علاقہ پر حملہ کیا تھا اور ترکی افواج نے بہت جلد اوسکو ہزیمت پر ہزیمت دیکر اوسکے دارالخلافہ بلگریڈ پر پیش قدمی شروع کر دی تھی تو جھٹ روس نے بیچ مین کود کر عارضی صلح کرا دی تھی۔ ہان اس وقت اتنا فرق ضرور ہے کہ یورپ کی بعض دول عظام ایک دوسرے کے ساتھہ جنگ کرنے پر بھی تلی بیٹھی ہین اور ممکن ہے کہ وہ اس جھیڑ چھاڑ کی آڑ مین آپس مین گتھہ جانیکے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈہ لین۔ اکثر لوگ تعجب کرتے نظر آتے ہین کہ ٹرکی کی سرحد پر کئی لاکھ فوج جمع ہے اور یونان کی کل فوجی کائنات صرف پچاس ساٹھہ ہزار ہے پھر کیا وجہ ہے کہ باوجود آٹھہ دس دن گذر جانے کے ترکی فوج کل یونانی لشکر کا کام تمام نہین کر سکی۔ اسکا سہل جواب یہ ہے کہ یونانی فوج مضبوط پہاڑی مقامات مین قلعہبند ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ ایسے مضبوط مقامات سے حملہ آور فوج اوسکی تعداد خواہ کسقدر زیادہ ہو گھنٹون یا دنون مین بچاؤ کرنے والی فوج کو نہین نکال سکتی۔ اسکے واسطے کچھہ مہلت درکار ہوتی ہے بجواب قریب الاختتام ہے۔ عساکر عثمانیہ کو سرحدی مقامات کے فتح کرنے اور یونانی فوج کا ستیاناس کرنے مین ابھی اور پانچ سات روز صرف کرنے پڑین گے اسکے بعد ایتھنز چھوڑ صوبہ موریا کے جنوبی کونہ تک کل مطلع صاف۔ اور یونان ترکی حملہ کے سیلاب کو روکنے سے بالکل عاجز و بے بس ہوگا۔ تارون مین ناظرین کئی خبرین اس مضمون کی بھی پائینگے کہ یونانی بیڑے مختلف ترکی بندرگاہون کو برباد کر رہے ہین۔ ان خبرون کے غلط ہونیکے وجوہات ان خبرون کے ساتھہ ہی تارون کے کالمون مین درج کر دیئے گئے ہین۔ آجکی تارون مین ریوٹر ایجنسی نے ایک اور شوشہ چھوڑا ہے کہ ترکی بیڑہ جہازات جو ۲۰ - مارچ کو قسطنطنیہ سے روانہ ہوا تھا ابھی تک ڈارڈ نیلز مین پڑا ہوا ہے اور اوسکے کپتانون نے رپورٹ کی ہے کہ ہمارے جہازات سمندر مین جانے کے قابل نہین۔ لیکن ناظرین اسلامی خبرون مین پڑھ لین گے کہ عرصہ ہوا بیڑہ مذکور کا نصف حصہ سالونیکا اور دوسرا سمرنا مین پہونچ چکا ہے۔ انہی خبرون مین ترکی آہن پوش جہازات جو کچھہ کریٹ کے سمندرون مین کر رہے ہین اوسکی کیفیت درج کر دی گئی ہے۔ اگر ترکی جہاز سمندر مین چلنے کے قابل نہین تو وہ کئی مہینے ہوئے کریٹ مین کسطرح پہونچ گئے۔ اور کیونکر وہان یونانی جہازون کو گرفتار اور

کریٹی باغیون پر گولہ باری کر رہے ہین۔ برخلاف اون رپورٹون کے جنگی خبر رپورٹ دیتا ہے آہن پوش حمیدیہ کے کپتان نے بابعالی مین رپورٹ کی ہی کہ میرا جہاز جنگی جہازون کی اوسط رفتار سے نصف میل تیز چلا ہے۔ یہ اوسی جہاز کی کیفیت ہے جو ۱۸۵۸ء مین تیار ہونیکے بعد اب پہلی مرتبہ سمندر کو گیا ہے۔ تو جو جہاز قبل ازین سمندرون مین سینکڑون مرتبہ گشت کر چکے ہین اونکی نسبت یہ اعتراض جس قدر بے بنیاد ہوسکتا ہے اوسکی تشریح کی ضرورت نہین۔

آج ہی کی تارون مین ناظرین شیر پلیونا غازی عثمان پاشا کے سپہ سالار مقرر ہونیکی خبر دیکھین گے اس تار کا یہ مطلب نہین کہ مارشل ادہم پاشا منصب جلیلہ کے قابل نہین پائے گئے یا یونان کی طاقت ایسی زبردست ہے کہ اوسکے زیر کرنیکے لئے غازی عثمان پاشا جیسے کمانڈر کی ضرورت پائی گئی ہے۔ غازی عثمان کا نام ہی دشمنون کا دل دہلا دینے کیلئے کافی ہے۔ اب انکی بذات خاص موجودگی کا جو اثر پڑے گا وہ محتاج بیان نہین۔ لیکن جہانتک قیاس ہوسکتا ہے۔ اس نامور ہیرو کی تقرری ان وجوہات سے نہین ہوئی۔ بلکہ یہ کہ سرحد یونان پر اسوقت تقریباً تین لاکھ فوج جرار جمع ہوچکی یا ہوجانے والی ہے اور اس قدر جرار فوج کی اعلےٰ کمان جو ہماری ہندوستان کی تمام فوج سے تعداد مین زیادہ ہو صرف ایک مارشل پر چھوڑ دینی کبھی مناسب نہین۔ اسکے واسطے نہایت تجربہ کار۔ معتبر اور بلند مرتبہ افسر چاہیئے۔ جو عثمان پاشا سے بڑھکر اور کون ہوسکتا تھا۔ باقی رہا یہ امر کہ آیا یہ جنگ صرف ٹرکی اور یونان تک محدود رہتا ہے یا کہ اوس عالمگیر جنگ کا جسکا کل دنیا کو انتظار ہے پیش خیمہ ثابت ہوتا ہی۔ اسکے متعلق پیش از وقت کوئی رائے زنی کرنے کی نسبت واقعات کا منتظر رہنا انسب معلوم ہوتا ہے۔ اور بصورت موجودہ اس امر پر کوئی پختہ رائے قائم کرسکنا بھی قریباً محال ہے۔ +

آریہ شہید

پنڈت لیکھرام صاحب مقتول کو آریہ صاحبان نے شہید کا لقب دیا ہی تعجب ہے کہ ایک عربی زبان کا لفظ اور مسلمانی اصطلاح اس بزرگ آریہ ہیرو کے نام کیساتھ استعمال کرنی گوارا کی گئی ہی۔ لیکن اس لفظ کو منتخب کرنے مین جہان یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ مقدس زبان سنسکرت مین کوئی لفظ اس مفہوم کو ظاہر کرنے کیواسطے نہین ہے وہان یہ غلطی بھی معلوم ہوتی ہے کہ لفظ شہید کے مشہور اور مسلم معنی صرف یہ ہین کہ جو مسلمان خدا کی راہ پر جان دیدے۔ وہی اس لفظ کا مستحق ہوتا ہے۔ غرض یہ صورت موجودہ ایک معکوس شکل نظر آتی ہے۔ گو آریون کو اختیار ہے کہ لیکھرام صاحب مقتول کو شہید کے لفظ سے یاد کرین +

لیکن اپنے آریہ دوستون کو ہم ایک ضروری صلاح دینا چاہتے ہین۔ جو غالباً اس وجہ سے ہی ابتک اُنکو سوجھی نہین۔ پنڈت لیکھرام صاحب کی بزرگی اور اُنکے ایک نامور ہیرو اور فدائے قوم ہونے مین اب کسی آریہ صاحب کو کچھ کلام نہین ہے اُن کو شہید کا لقب پہنایا گیا ہے۔ انکو گورو گوبند سنگھ اور حقیقت رائے ثانی قرار دیا گیا ہے۔ ان کی لاش کیساتھ ہزارون یا لاکھون آریہ صاحبان روتے اور سر پیٹتے ہوئے جاتے بیان کئے گئے ہین۔ تمام ملک مین جابجا آریہ صاحبان ماتم کر رہے ہین۔ اور قومی ماتم کا اعلان کرنیوالے ہزارہا اشتہارات شہرون مین دیوارون پر چسپان ہین۔ ہزار ہا روپیہ جابجا اُن کی یادگار قایم کرنے کیواسطے چندہ کیا جا رہا ہے لیکن ان تمام مجوزہ یادگارون سے ضروری ایک دوسری یادگار ہے جس کیطرف ابتک توجہ نہین کیگئی۔ یہ اشتہاری اور جلسون کا ماتم چندروز مین لوگون کو بھول جائیگا اور اس نامور ہیرو کو جاننے اور یاد کرنیوالے کہین نہین رہینگے پس سب سے پہلا ضروری امر یہ ہے کہ **اس آریہ ہیرو کی لائیف یعنی سوانح عمری لکھی جاوے** پنڈت صاحب کے حالات ابھی تک لوگون کے دلون مین تازہ ہین۔ انکے دوست اور ملنے والے موجود ہین ان سے سب واقعات معلوم ہوجائینگے۔ اور اس شہید کی لائیف مرتب کی جاویگی +

احتیاط

جہان ہم پنڈت صاحب کی لائیف یعنی سوانح عمری لکھنے کی صلاح دیتے ہین وہان ان آریہ صاحبونکو جو اس بزرگ اور ضروری کام کیطرف توجہ فرماوین۔ اس امر کا مشورہ دینا بھی ضروری ہی۔ کہ ان کی لائیف لکھنے مین بہت احتیاط سے کام لین۔ تاکہ انکے کسی اور ہمنام شخص کے حالات انکی حالات مین خلل نہو جائین۔ اور خلط واقعات نہو جائے۔ پنڈت صاحب کے نام کے اور بہت سے لوگ جابجا موجود ہونگے۔ اور اس غلطی سے نہایت احتیاط سے بچنا چاہیئے۔ کہ کسی دوسرے اسی نام والے شخص کی زندگی کا کوئی واقعہ نہ لکھ لیا جاوے +

مثلاً میرے علم مین پشاور پولیس مین ایک شخص اسی نام کا آج سے کوئی تخمیناً سولہ برس پہلے ملازم تھا۔ اسکا نام بھی لیکھرام ہی تھا۔ لیکن بچہ اسکو لیکھو کے نام سے پکارتے تھے۔ کانسٹیبلی سے ترقی کرکے وہ محرر یا سارجنٹ ہوگیا تھا۔ یہ شخص ایک نہایت بدچلن اور بدکار اور بدکردار اور شریر اور ناپاک شخص تھا۔ بدچلنی اور رشوت ستانی اور تشدد کی وجہ سے کئی دفعہ اسکا تنزل ہوا۔ ایکدفعہ یہ شخص لیکھرام جبکہ غالباً ۱۸۸۲ء مین تھانہ صوابی تحصیل عثمان غازی ضلع پشاور مین سارجنٹ تھا۔ تو ایک مظلومہ عورت کے ساتھ جو غالباً بھنگن تھی۔ اور تھانہ مین رپورٹ لکھوانے آئی تھی۔ دوپہر کے وقت تھانہ کے بیت الخلا مین جو نہایت غلیظ تھا زنا کرتا ہوا پایا گیا تھا۔ اور بعض افسرون کی مہربانی سے صرف ڈیپارٹمنٹل سزا دیکر چھوڑ دیا گیا +

یہی لیکھرام پھر تھانہ کالو خان واقع ضلع پشاور مین ایک لڑکے سے اغلام کرتا ہوا پکڑا گیا تھا۔ اور دوران مقدمہ مین استعفا دیکر بھاگ گیا تھا +

مجھ کو اپنے آریہ دوستون کو اس احتیاط کی طرف توجہ دلانے کی یہ وجہ ہوئی ہے کہ بعض ناواقف لوگون کو مینے پنڈت لیکھرام شہید کو وہی لیکھرام خیال کرتے سنا ہی۔ مگر میرے نزدیک یہ ہرگز درست نہین ہی کیونکہ پنڈت لیکھرام شہید جو گورو گوبند سنگھ اور حقیقت رائے ثانی تھے۔ ان کو زبان سنسکرت اور عربی کا بڑا عالم و فاضل بیان کیا جاتا ہے لیکن وہ بدمعاش لیکھرام جس کو مین کماحقہ جانتا تھا۔ ایک نقطہ زبان عربی کا نہین جانتا تھا۔ دوسرا یہ کہ کوئی شخص ایک لمحہ کیواسطے یہ قیاس نہین کرسکتا کہ تمام آریہ قوم ایسی اندھی ہوگئی ہی کہ اس بدچلن اور بدکار لیکھرام کو اس متبرک۔ پاکباز۔ عفت مآب عصمت شعار۔ نیک چلن نیکخو۔ عالم اجل فاضل اکمل۔ سوامی پنڈت لیکھرام سے تمیز نہ کرسکتی۔ بعض لوگ اسی دوسرے لیکھرام سارجنٹ کو پنڈت لیکھرام شہید سے مغالطہ دیتے رہے ہین۔ اس شخص کی گذشتہ بدچلنی کے خیال سے ان معصوم اور پاک شہید پنڈت صاحب کی نسبت جو ایک نامعقول اور بدنما واقعہ اُن کی پرائیویٹ زندگی کا بیان کیا جاتا ہی۔ اور اسی کو انکے قتل کا واقعی باعث بیان کیا جاتا ہی۔ اسکو صحیح مانتے ہین اور اس گذشتہ بدچلنی کو موجودہ بہتان کی تصدیق و تائید اور شہادت مین پیش کرتے ہین لیکن مین صاف طور پر انکار کرتا ہون کہ یہ پنڈت صاحب ہرگز وہ لیکھرام نہین ہے جو پشاور پولیس مین ملازم تھا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص کی زندگی مین ایسا تغیر اور انقلاب ہوجاوے کہ ایک بدمعاش بدکار شخص سے مہاتما بنجاوے اور قوم کی قوم اور وہ بھی تعلیم یافتہ اندھی ہوجاوے اور نیک و بد مین تمیز نہ کرسکے۔ مین اپنے اس بیان کی تائید مین یہانتک تیار ہون کہ پچاس روپیہ کا انعام اس شخص کے واسطے مشتہر کرتا ہون جو اس لیکھرام پولیس سارجنٹ اور شہید پنڈت صاحب مین جو کچھ کہ اصلی فرق ہے وہ بتاوے یعنی یہ کہ اس لیکھرام کی ولدیت۔ سکونت۔ پیشہ۔ تعلیم وغیرہ اور تھی۔ اور ان شہید پنڈت صاحب کی ولدیت سکونت پیشہ اس سے بالکل مختلف تھا۔ اور یہ کہ فلان فلان مولوی صاحبان کے پاس انہون نے زبان عربی کی تحصیل کی تھی۔ اور ان کی زندگی کا تمام ابتدائی حصہ تکمیل علوم مختلف مین گذرا تھا اور فارغ التحصیل ہوتے ہی انہون نے یہ بزرگ قومی کام شروع کر دیا تھا۔ مجھ کو یقین ہی کہ جو شخص ایک تھوڑی سی بھی کوشش کریگا۔ وہ ان دونون شخصون مین ممیز حالات بتا دینے مین کامیاب ہوجاویگا۔ اور پچاس روپیہ کے انعام کے علاوہ ایک مقتدر اور طاقتور قوم پر احسان کریگا۔ اور لوگون کو مغالطہ سے بچاویگا +

راقم **ایک آریون کا دلی ہمدرد** (چودہوین صدی)

سہ ۲۲ ماہ حال کو ہز آنر لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب کی خدمت مین انجمن اسلامیہ پنجاب۔ خالصہ دیوان لاہور انڈین ایسوسی ایشن نے اڈریس خیر مقدم پیش کئے۔ ہز آنر نے تینون سپاسنامون کا جواب ایک ہی تقریر مین دیا اس موقع پر نہایت افسوس سے ہمکو ان صاحبون کے دلی قلق اور رنج اور پرلے درجہ کی مایوسی سے ہمدردی ہے جو جشن جوبلی کی تقریب پر اڈریس لیکر ولایت جانیکی تیاریان کر رہی تھے۔ اکثر بیچارون نے نہایت بیش قیمت سوٹون کی فرمائشین دی تہین۔ اور اکثر دن کے آرڈر خاص ولایت ورنہ کلکتہ اور بمبئی تک تو ضرور ہو پہنچے تھے۔ صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نے حضور وایسرائے کو اطلاع دی ہی کہ اس موقع پر حضور ملکہ معظمہ پسند فرماتی ہین کہ کوئی ڈیپوٹیشن اس تقریب پر ولایت نہ آئے۔ بلکہ اگر ہندوستانی ایسے ہی شایق ہون تو حضور وایسرائے کی خدمت مین حاضر ہو کر اظہار وفاداری اور جوش نمک حلالی کرین باقی صرف اڈریسون ہی پر اکتفا کیا جائے۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے بھی اپنی جوابی تقریر مین اسکا اعلان کر دیا ہے۔ +

سالونیکا مین یہودی لوگ جو شہر کی آبادی کا نصف ہین عساکر عثمانیہ کے امدادی فنڈ کے لئے چندہ جمع کر رہے ہین +

مراسلت

ہندؤونکی تازہ شرارت:- موضع شمسپور میرٹھ سے چھ سات کوس کے فاصلہ پر واقعہ ہی - اسمین قلیل التعداد گھر مسلمانونکے ہین - باقی تمام ہندو راجپوت رہتے ہین - اس موضع کے گرد نواح مین بھی چھ سات گانون تھوڑے تھوڑے ہی فاصلہ پر انہین راجپوت - جاٹ - گوجر اور دیگر اقوام ہنود کی آباد ہین - بوجہ ہم قومی اور قرابت انکی ایکجان دو قالب کی مثال ہی - عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ موضع مذکور مین ایک مسجد بنائی جاوے لیکن مسلمان بالکل مفلس و نادار تھے اور اونمین اسقدر استطاعت نہ تھی کہ خود اپنے اخراجات کے متحمل ہون اس لئے وہ ایک چبوترہ مسجد کی صورت مین بناکر اوسی پر نماز ادا کرتے رہے - آخر قرب و جوار اور خصوصاً مسلمانان میرٹھ نے چندہ کر کے مسجد بنانی شروع کی - لیکن ہنود مانع اور آمادہ فوجداری ہوئے - مسلمانون نے قوت مقابلہ نہ دیکھکر اور مصلحت وقت جان کر قانونی چارہ جوئی کی اور ایکعرصہ کے بعد عدالت ضلع اور ہائیکورٹ کے منصف حکام نے بحق مسلمانان ڈگری دی - اگرچہ یہ لوگ پہلے سے شرعاً مسجد بنانیکے مجاز تھے لیکن اب قانوناً بھی اجازت مل گئی +

دوران تعمیر مسجد مین بڑی احتیاط کیگئی ۲۰ - آدمی ہر وقت نگرانی کیلئے موجود رہتے تھے - کہ ہنود لوگ فساد نہ کر بیٹھین خدا خدا کرکے مسجد بنکر تیار ہوگئی - اور غریب مسلمان اپنی مذہبی رسوم یعنی نماز پنجگانہ ادا کرنے لگے - یہ امر متعصب ہنود کو شاق گذرا کہ پانچون وقت صدائے اللہ اکبر انکے گوش زد ہو - آخر ایکدن موقعہ پاکر جبکہ مسلمان عدالت میرٹھ مین محکمہ کی درخواست دینے کیلئے آئے ہوئے تھے خاص شمسپور اور دیگر چھ سات گانون کے ہنود اتفاق کر کے ۸ - اپریل کو رات کے ۲ بجے ڈھول بجاتے ہوئے مشعلین لیکر آئے اور خانہ خدا کو نیست و نابود کر دیا - اور تمام ملبہ - کڑی تختہ اور چند گھر مسلمانو کے لوٹ لیگئے - حتی کہ مسجد کی ایک اینٹ تک نہ چھوڑی - اطلاعیابی پر صاحب جنٹ مجسٹریٹ و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و انسپکٹر حلقہ معہ کثیر جماعت پولیس موقعہ پر پہونچگئے - اور تحقیقات شروع کر دی +

اسوقت تک ۵۸ ملزم گرفتار ہوکر حوالات جاچکے ہین چالیس پچاس زیر حراست ہین - مابقی ۸۲ ملزمان مفرور کی نام وارنٹ گرفتاری جاری ہی - یہ نہین کہا جاسکتا کہ کسقدر ہنود اور گرفتار کیئے جائینگے لیکن لٹیرونکی تعداد ایکہزار سے زائد بیان کیجاتی ہی - نشاندہی پر جابجا تلاشین جارہی ہین - لوکل حکام اسمقدمہ کی چھان بین معقول طور سے کر رہے ہین - تحقیقات کیلئے محمد طیب انسپکٹر پولیس حلقہ مقرر ہوئے ہین - گو اونہون نے بحیثیت مسلمان ہونیکے انکار کیا تھا لیکن گورنمنٹ نے بوجہ انکی دیانتداری کے انہین منتخب کیا ہی - وہ ایک نہایت بیدار مغز اور لائق افسر پولیس ہین تھوڑے سے عرصہ مین انکی کوشش سے ایک پنڈت اور ایک کاشتکار کے کھلیانسے مسجد کی چند کڑیان اور ایک جوگی کے مکانسے تھان اور متفرق مکانات سے مختلف اشیاء مسجد کی شناخت کرنی - بسولی وسمار نکے اوزار - برات وغیرہ برآمد ہوئی ہین یقیناً تمام سرکش اپنے کیفر کردار کو ضرور پہنچینگے +

ہندؤون نے پیروی مقدمہ کیلئے جابجا کمیٹیان کی ہین - اور چندہ فراہم ہو رہا ہی - میرٹھ مین بھی ایک جلسہ ہوا جسمین بعض وکیل و مختار اور روساء شریک تھے پیروی ملزمان کیلئے مشہور بیرسٹر ہائیکورٹ سے مسٹر کالون اور دیگر وکلا مقرر ہوئے ہین دیکھئے نتیجہ انکی شوریدہ سری کا کیا ہوگا - مسلمانونکے مذہب پر ضلع میرٹھ مین ایسا خون رولانیوالا واقعہ اور پر آشوب حملہ اور خصوصاً عملداری سرکار مین آجتک نہین ہوا -

اصل یہ ہے کہ ہندو صاحبون نے سمجھ لیا ہی کہ مسلمانونکی ایذا رسانی اور تکلیف دہی لڑکونکا کھیل ہی - وہ جانتے ہین کہ ہم روپیہ کی بدولت چھوٹی سے چھوٹی بات کو بڑی سے بڑی عدالت تک پہنچاکر بازی لیجاسکتے ہین - روپیہ سے ہم مسلمانونکی عزت مسلمانونکی آبرو مسلمانونکے مذہب خود مسلمانونکو خاک مذلت مین ملا سکتے ہین لیکن انکو یاد رکھنا چاہئے کہ جبتک ہمارا خدا ہمارا مددگار اور رسول اکرم صلعم غمخوار ہے - ہمارا بال بیکا نہین ہوسکتا

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

گو شمسپور کے مسلمانون مین اسقدر استطاعت نہین کہ وہ پہلی پیشی کے لئے بھی ایک وکیل یا چھوٹا سا مختار مقرر کرلین لیکن گورنمنٹ کی عدل گستری سے امید قوی ہی کہ وہ ان صریح زیادتیون اور ظلم کا نمایان نتیجہ دیگی - اور دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی کر دکھائیگی +

راقم خیر طلب

ہوشیارپور - لیجئے - لاہوری دہوتی بند ون کے مشاق چیلون چانٹون نے ہوشیارپور مین بھی شورش مچادی - زہرخورانی کی نسبت طرح طرح کی افواہین مشہور ہو رہی ہین - گلی کوچونمین زہردار مٹھائی ڈالی جاتی ہی - سنا ہی کہ عیسائیونکی دوکان پر بھی جو کشمیری کٹرہ مین واقعہ ہے زہردار مٹھائی ڈالی گئی مگر عیسائیون نے اوسکو بعد ملاحظہ پادری صاحب دفن کر دیا - اسی طرح ایکشخص ترکھان نے بازار مین ایک لڈو پڑا ہوا پایا - اور ابھی نصف لڈو کہایا تھا کہ اوسکا حلق خشک ہونے لگا اور رگون کو کھچاؤ معلوم ہوئی جسکو معہ نصف بقایا لڈو کے کپتان صاحب پولیس کی کوٹھی پر لے گئے - اور ہسپتال مین پہونچایا گیا - سنا جاتا ہے کہ اوسکو اب صحت ہوگئی ہے - اسی طرح ایک زہردار لڈو سڑک پر پڑا ہوا پولیس کو دستیاب ہوا - جسکی نسبت حکام کو سخت تشویش پیدا ہوگئی ہی اور زہردار مٹھائی ڈالنے والیکی تلاش مین کوشش کیجاتی ہے - اور ممبران کمیٹی بہت غور کر رہے ہین +

۲۰ - اپریل کو پہلے نصف گھنٹہ تک ژالہ باری ہوتی رہی بعد ازان تقریباً ۴ گھنٹہ لگاتار بارش ہوتی رہی فصل درو شدہ کی جو خرمن گاہ مین انبار لگے ہوئے تھے سب کے سب بھیگ گئے +

قصبہ شام چوراسی ضلع ہوشیارپور مین صفائی کی نسبت سخت کوشش ہو رہی ہی - یہانتک کہ باشندگان قصبہ مذکور کو حکم دیا گیا ہے کہ ہر ایک شخص اپنی دوکانون اور گھرونکے متصل بازارون . . تو ڑون مین اپنے اپنے خرچ سے پختہ فرش لگادے جسکا تخمینہ فی فٹ ۱۲ ار لگایا گیا ہے - اس حکم کے صادر ہونے سے باشندگان بہت متحیر ہو رہے ہین - کیونکہ متمول اشخاص تو اس حکم کی تعمیل و تکمیل ضرور کر دینگے - وائے بر حال اون غریبون اور قحط زدون کے جنکی پورے طور پر شکم پری بھی نہین ہوتی وہ اس حکم کی تکمیل کیونکر کر سکتے ہین - بہت غریب ایسے ہین جنکے حصہ مین ۷ فیٹ تک فرش آگیا ہے - حالانکہ اونکے عیال و اطفال کو کبھی روز سے پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہین ہوا - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو ایسے اشخاص پر رحم فرمانا چاہئے - اگر فرش کی سخت ضرورت ہو تو لوکل فنڈ سے روپیہ خرچ کر کے رعایا کو اپنا مشکور بنایا جاوے +

۱۹ - اپریل کو ایکشخص سڑک متصل کچہری صدر ہوشیارپور پر مردہ پایا گیا - تلاشی لینے پر ایک گٹھڑی ملی جسمین سے ایک گھگرا اور ایک دوپٹہ اور کچھ بادام وغیرہ برآمد ہوئے - شاید کسی کی سگائی کرنے چلا ہوگا +

موضع کلوتہ مین ایک میلہ پر بہت سی دوکانین مسلمانونکی ہندو راجپوتون نے لوٹ لین جب پولیس نے روکا تو پولیس کو بھی خوب زد و کوب کیا - مقدمہ دائر عدالت ہی - یہ ہین ہندؤونکی شرارتین جو اپنے آپ مظلوم ظاہر کرتے ہین + (نامہ نگار)

لدہیانہ - جو تحریک لیکھرام کے قتل پر لاہور کے ہندؤون مین پیدا ہوگئی ہی - اسکا اثر یہان بھی محسوس ہو رہا ہے - مگر حکام کے خوف اور دباؤ سے مفسد طبایع کے لوگ دبے رہے -- البتہ اب ایک واقعہ ہی جو ۲۱ - اپریل کو ہوا - مسلمان نہایت دل شکستہ اور ملول ہو رہے ہین - لدہیانہ مین ایک پرانا قلعہ ہی جسمین دیسی فوجکی ایک کمپنی رہا کرتی ہی - یہ کمپنی دوسرے تیسرے مہینہ بدل جاتی ہے - جب کبھی کوئی کمپنی سکھونکی آجاتی ہی - شہر کے لوگ انکی شورہ پشتی اور بے اعتدالیون سے بہت تکلیف اٹھاتے ہین - آجکل جو کمپنی قلعہ مین آئی ہوئی ہی - اسکے ہاتھون بھی لوگونکا ناک مین دم ہو رہا ہے - کل ۲۱ - تاریخ کو تین بجے بعد دوپہر مین اپنے بالاخانہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ دفعتاً قلعہ کیطرف سے ایک ہجوم بہت سا شور و غل کرتا ہوا آیا - آگے آگے ایک جنگلی سور بھاگا چلا آتا تھا جو ہندؤونکی حویلی کی گلی مین جسمین پندرہ بیس گھر کھتریون اور جہیورونکے آباد ہین اور کوچہ بند ہے گھس گیا اسکے تعاقب مین پندرہ بیس سکھ سپاہی معہ افسر ہاتھونمین بڑی بڑی لاٹھیان بھالے اور بندوق لئے ہوئے کوچہ مین گھسے اور کوچہ کا دروازہ بند کر لیا - اور حویلی کے چوک مین سور کو گھیر لیا محلہ کے سبمکانون کے دروازے بند کر لئے گئے - سور کو کسی طرف سے نکلنے کا راستہ نہ ملا - حویلی کے ایک طرف ایک کھنڈر تھا جو اسطرف سے اونچا تھا اور جسکے دوسری طرف مسجد تھی اور مسلمانونکا محلہ تھا - سپاہیون نے سور کو گھیر کر اسطرف کو نکالا - وہ غسلخانہ مین کود گیا جسکا دروازہ بند کر کے تعاقب کنندگان نے اوسکو لاٹھیون اور بھالونسے مارنا شروع کیا - دو تین دفعہ اس ہجوم مین بندوق کی فیر بھی کی گئی مگر ٹوپی کے جل جانے سے فیر نہوا - بھالونکے مارنے سے سور کے جسم سے خون کے چھینٹے اڑ کر مسجد کی دیوار پر پڑتے تھے - فوجی سپاہیونکے خوف کیوجہ سے مسلمان بیچارے دم نہ مار سکے لوگ مسجد سے علیحدہ دور دور کوٹھون اور دیوارون پر کھڑے ہوئے اسواقعہ کو دیکھ رہے تھے - کسی کو کچھ حوصلہ نہ تھا

جموّن - ریاست کشمیر مین جو ناگفتہ بہ حالت مسلمانونکی ہی - اسکی اظہار کیلئے تو ایک دفتر چاہیئے اور وہ بھی اس صورت مین کہ شنوائی کی امید ہو - کون سنتا ہے فغان درویش - قہر درویش بجان درویش + ہندوونکے ہاتھ سے غریب مسلمانونپر جو مظالم یہان توڑے جاتے تھے - لیکہرام کی موت اسپر سونے پر سہاگے کا کام کر گئی - ہندو ہین کہ مسلمانونکے خون کی پیاسے نظر آ رہے ہین - حال مین بیان کیا جاتا ہی کہ یہانکی دو ایک مسجدون پر مندرجہ ذیل اشتہار چسپان پایا گیا ہے :-

زہر! زہر!! زہر!!!

مسلمانونکو آگاہ کیا جاتا ہے

کہ چند روز سے کئی واقعات ایسے پیش آ رہے ہین کہ جنسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانونکو مختلف طریقونسے اور مختلف جگہون مین زہر دینے کی کئی سلسلہ وار کوششین ہو رہی ہین - چنانچہ اسی قلیل عرصہ مین متعدد وارداتین بھی مختلف مقامون مین وقوع مین آئی ہین اور صرف اسی خیال سے کہ مسلمانون اور انکی پیارے بچون وغیرہ کی جانین اس خوفناک خطرہ سے محفوظ ہین بعض خیر خواہان قوم نے مصلحت وقت دیکھکر صلاح کی ہی کہ اپنی تمام بھائیونکو اس امر سے خبردار کر دین کہ وہ یا انکے بال بچے کسی ناواقف یا ایسے شخص سے جو غیر قوم ہو یا جسپر پورا اعتبار نہو کوئی چیز کھانے پینے کی لیکر استعمال نکرین اور ہر چند کہ کہانیکی چیزین انکو مفت یا بطور نذر یا نیاز کے ہی کیون نہ دیجاوین یا کہین پڑی ہوئی پائی جاوین وہ ہرگز ہرگز انکو لیکر استعمال نکرین مسلمانونکو چاہیئے کہ وہ اپنے بال بچون اور متعلقین وغیرہ کو بھی سخت تاکید کر دین کہ کوئی مشتبہ چیز کسی قسم کی نہ لین اور نہ کہائین +

المشتہر محمد شمس الدین شایق - پروپرائٹر شمس الہند اینگلو ورنیکلر - پریس لاہور -

جونہی آریہ پارٹی کی نظر اسپر پڑی - سارے شہر مین شور مچا دیا گیا - اور دہرم دہرم کا نعرہ بلند ہونے لگا - جھٹ آریہ لیڈرون نے جنکا اس ریاست کے ہر ایک محکمہ پر بہت زور ہی - جوڈیشل ممبر صاحب اور حاکم اعلی صاحب کے کان بھرے کہ مسلمانون نے جمون مین بغاوت کا اشتہار دیدیا ہی - انکا فکر کرنا چاہیے - وہان کیا تھا - دیوانہ را ہوئی بس است - دیکھا نہ بھالا فوراً روبکار جاری کر دیگئی - کہ پکڑوا انکو جنکے پاس یہ اشتہار آیا ہی - چنانچہ ایک کتب فروش دوکاندار کو جسکو آریہ لوگ بے عزت کرانا چاہتے تھے پکڑ منگوایا - جس غریب کو یہ خبر بھی نہ تھی کہ کیا اشتہار اور کب آیا ہی - مسجد و نیز سے اشتہار اتروا دیا گیا اور حکم ہوا کہ جسکے پاس یہ اشتہار نکلے اوسکو پکڑ لاؤ - اس اشتہار نے آریہ پارٹی کے دلونمین وہ جوش پیدا دیا ہی کہ اہل ہنود کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی مسلمانونکو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اب اس اشتہار کو پڑھنے والے جنکے دل دماغ مین کچھ بھی انصاف اور عقل ہے اسمین کوئی بھی ایسی بات بتلا سکتے ہین - جو فتنہ پردازون کی اسقدر بھڑک اٹھنے اور کوتہ اندیش حکام کی ایسی جلدی مذکورہ بالا کارروائی کرنے پر مجبور ہونیکی وجہ ہو سکے - وہ کونسا لفظ یا فقرہ ہی - جو آریہ صاحبان کے دلکو صدمہ پہونچانیوالا کہا جا سکتا ہی - ہندو یا آریہ کا اس اشتہار مین نام تک نہین - زہر خورانی کی بہت سے واقعات سے خوف کہا کر ایک شخص اپنی مسلمان بھائیون کو آگاہ کرتا ہی - کہ وہ یا انکے بال بچے کسی ناواقف یا ایسے شخص سے جو غیر ہو یا جسپر پورا اعتبار نہو کوئی چیز کہانے پینے کی لیکر استعمال نہ کرین - اب اسمین آریہ یا ہندوونکے دل دکھانے والی کونسی بات ہی - ہان اگر مسلمانونکو مشتبہ اور زہر آلود اشیا کی استعمال سے بچنیکی تحریک کرنا دوسرے الفاظ مین کسی منصوبہ مین ناکامیاب کہنا یا ریاست کے قانون کی رو سے کوئی جرم ہی تو یہ دوسری بات ہی - اس اشتہار پر تو اسقدر شور برپا کیا گیا ہی - ابھی زیادہ عرصہ نہین ہوا سنہ ۹۶ء کی اواخر مین ایک متعصب آریہ تاراچند نامی نے ایک رسالہ جسمین گرو گوبند سنگہ صاحب کے معصوم بچون پر مسلمانونکی مظالم کا اظہار بڑی دردناک طریق سے کیا گیا ہی ’’دہرم پر سچی قربانی‘‘ کے نام سے پنجابی نظم مین لکھکر تمام قلمرو کشمیر مین مفت تقسیم کیا تھا -

کیا مہاراجہ صاحب بہادر - رای بہاگرام صاحب بہادر - راجہ سر امر سنگہ صاحب بہادر - و راجہ سر رام سنگہ صاحب بہادر - و ریزیڈنٹ صاحب بہادر کے کانون تک اسکی بھی خبر پہنچی ہی - کیا کسی صاحب نے اسپر بھی کچھ نوٹس لیا تھا - یا آنکہ خود ریاست کے گورنرون کی ایما سے ایسا کیا گیا تھا - ہم مشکور ہونگے اگر کوئی صاحب پبلک کو اس امر سے آگاہ کرین کہ اس رسالہ کو مشتہر کرنے سے کیا مطلب تھا گورنمنٹ کو چاہیئے کہ جہان وہ ریاست کے دیگر معاملات کی اصلاح کے متعلق کوشش کر رہی ہی وہان کسی قدر قلمرو کشمیر کی غریب بیکس مسلمان رعایا کے حال پر بھی کچھ توجہ کرے +

ایکٹ وبا - اور وبائی ایکٹ :- ناظرین کو یاد ہوگا کہ بمبئی مین وبا کا ظہور ہونیپر تمام ہندوستان کیلئے ایکٹ وبا پاس ہوا جو اسقدر مہمل اور گول ہی کہ قانون کے اوصاف ہی نہین رکہتا - ہان یہ کہنا چاہیئے کہ گورنمنٹ نے اپنے لیئے پوری اختیارات قایم کر لئے ہین + جدہر دیکھو اسی ایکٹ کی دوہائی مچ رہی ہی ہر ایک کی زبان پر یہی ذکر - جہان دو آدمی ملکر بیٹھے یہی رونا رونے لگے - عورتون مین تہی چاہی اور یہ بیچاری اگر ایکٹ کی جھپٹ مین آ جائین تو بہت سی مرتی ہین - ایکٹ اور اوسکی قواعد کا اسقدر خوف ہے کہ وبا کا نہین - مریض نہین ڈرتے - مگر ایکٹ سے ڈرتے ہین - وبا تو بہت دفعہ پڑی اور لوگون نے برداشت بھی کی کبھی آدہی سے زیادہ بھی خالی نہ ہوئی - مگر اب تو ایک وبا اور دوسری ایکٹ کی جھامری پڑ رہی ہے - لوگ وبا سے ڈر کر شہر نہین چھوڑتے ایکٹ سے بھاگ رہے ہین +

آئے دن اخبارونمین فسادونکی خبرین پڑہنے مین آتی ہین آج یہان سے کل وہان - اور لوگونکا خیال بھی بجا ہی کہ فساد کی تمام خبرین چھپ بھی نہین سکتین - مگر جسقدر چھپتی ہین وہ اس امر کی قیاس کرنیکیلیئے کافی ہین - کہ لوگونکو ایکٹ اور اسکے تعمیل کنندگان سے سخت تکلیف مصیبت اور نفرت ہے - یہ تو تندرستونکا حال ہی - اب مریضونکو دیکھیے کہ وہ بیچارے کس حسرت اور یاس مین مرتے ہین - اور کسقدر ارمان ساتھ لیجاتے ہین - ہماری کیسی التمسین سوائے خدا کے اور کوئی پرسان حال نہین - کوئی پانی دینے والا - کوئی اٹھا کر بٹھانیوالا - کوئی ڈھارس دینے والا نہین سوائے خدا کے کوئی نہین + کوئی عقلمند یہ باور کریگا کہ جنھین لوگ ہسپتال کی نوکر بیمار کو لیجاتے ہین یہ تکالیف برداشت کرتے ہونگے ہرگز نہین وہ تو اسی مین ہونگے کہ کب میان کی آنکھ بند ہو اور ہم چھوٹین - یہ تو بیمار کا حال ہی اور اوسکی وارثون کا جو اسکے زندہ ہی جدا کر دئے گئے ہین انکے دلکی کچھ نہ پوچھیے - انکا تو حسرتا زندہ در گور ہوا - اور اونکے دل پر جو کچھ گذرتی ہی اوسکا خیال تو پتھر کا دل بھی برداشت نہین کر سکتا - مذہب چھپر پر - رسم و رواج بالائے طاق - رحمت اللہ سیانی نے فرمان ملکہ معظمہ کو لاوارث چٹھی کہا تھا اب اوسکی تصدیق ہو رہی ہی - کیا لوگ اس قانون سے راضی ہین یا کبھی ہونگے نہین ہرگز نہین ہمارے قومی حقوق چھن گئے مذہب ملیامیٹ ہو گیا ذاتی حق کوئی نہ رہا - رضامندی کیسی - کیا گورنمنٹ کو حق حاصل ہی کہ وہ ہمارے یہ تمام حقوق چھین لے یورپین لوگ گو بندہ اسباب ہین مگر وہ مہذب بھی کبھی یہ باتین گوارا نہ کرتے تو ہندوستانی متوکل بندے کیونکر گوارا کرین +

چنانچہ اخبار انگلشمین لکھتا ہے کہ ریل مین یورپین مسافر جایزہ دینیکیلئے اٹھتے تک نہین نہ کسی کی پرواہ کرتے ہین بلکہ سخت کلامی سے پیش آتے ہین ایک اور اخبار مین لکھا ہی کہ ایک یورپین بچہ کو مرض ہوا - اوسکی ماں نے علیحدگی سے انکار کیا تو مجسٹریٹ کی روبرو لائی گئی پہر کیا تھا - ایکٹ میں جو دفعہ ۳ موجود تہی فوراً قید کا حکم صادر ہوا - مگر ہائیکورٹ نے رہا کر دیا - اور اگر کوئی دیسی مجرم ہوتا تو ہم یہ نہین کہ سکتے کہ اسپر کسقدر مقدمات دایر ہوتے - اور بیچارے کی کیا درگت ہوتی - مگر یہان تو کسی کو حجت نہوگی - کہ دیسیونکو بھی اپنے اقربا سے ایسی ہی محبت ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ پہر اونپر اس ایکٹ کی تعمیل حرف بحرف کیجاتی ہی جو صدمات اونکے دلپر گذرتے ہونگے اسے وہی سمجھ سکتے ہین +

واقعات ذیل سے ان حرمان نصیبونکی بیکسی اور مایوسی کا کچھ پتہ چلتا ہی - بمبئی مین ایک عورت غیر مرد کے ہاتھ سے بچنے کیلئے بالاخانہ سے کود پڑی اور ایک عورت لٹھ لیکر دروازہ مین کھڑی ہو گئی تاکہ اسکے بیمار خاوند کو اوس سے جدا نہ کرین +

پونا اور کراچی مین فوجی آدمی گرد آوری کرکے بیمارونکو گھرونسے نکال لاتے ہین تو اب رسم و رواج عزت مذہب کی خوب پاسداری ہوتی ہی اس گورہ گردی کی زمانہ مین لوگ مرض سے مرجانا کیون نہ پسند کرین چنانچہ پیسہ اخبار لکھتا ہی کہ بیمار گھر مین جا گھسکر ہمسایہ سے گھر کی کنڈی چڑھوا دیتے ہین اور اندر پڑے پڑے مر جاتے ہین اسطرح بہت سی لاشین برآمد ہوئی ہین بس یہی ہماری عالی مدبر ہین جنہون نے ایکٹ پاس کرتے وقت یہ کہا تھا کہ ہماری دانشمندی پر بھروسہ ہونا چاہیئے - خود منتظم تو ہر ایکٹ سے آزاد ہین انکی جانے بلا کہ دیسیونکی کیا گت ہوتی ہی اور انکا رسم رواج کیا ہی - اگر ذرا تامل ہوتی تو یہ شور و شین کیون ہوتا فوجی گرداوری کی کیا ضرورت تہی - پہر انپر بھروسہ کیا خاک ہو + خیر یہ رونا ہی جو دیسی بیکسی مین ہر کسیکو آتا ہی مگر خوبی قسمت سے وہ سنگدل حاکم ایسے ہین کہ انکا دل نہین پسیجتا - اپنے ہٹ پر اڑے بیٹھے ہین لوگون کے آہ و بکا کی کوئی پرواہ نہین +

اب اس ایکٹ کی ضرورت اور فایدہ دیکھنا چاہیے دفعہ ۲ کی بموجب یہ ایکٹ ہر ایک خطرناک مرض پر عاید ہو سکتا ہی جب گورنمنٹ چاہے - آپ اس ایکٹ سے کام لے اور کسی مرض کو خطرناک قرار دیکر ان قواعد مین (یا اور جو مقرر ہون) جو ترمیم کرے - ایکٹ ہمیشہ کیلئے اختیار وسیع ہین کہ کوئی تعین نہیں کوئی تشخیص نہین - جو کام چاہین لین صرف یہ ہی کہ ایسے وسیع ایکٹ کی کوئی ضرورت نہ تھی اور پہر اس سے فایدہ بھی کچھ نہین مرض اکثر اطراف بمبئی مین پہنچ گئی ہی اور پھیل رہی ہی کوئی علاج بھی نہین نکلا اور نہ کوئی وجہ دریافت ہوئی ہی - کہ مرض کس طرح پیدا ہوا اور کہان سے آیا حسب قول ملٹری گزٹ بمبئی مین سے ۴ لاکھ آدمی نکلگیا ہی اوسط مرض ابتدا مین ۹۰ تھی - اب باوصف نکلجانی آدھی صفائی کے اور قانون کے ایک سے ہی - کراچی مین بھی روبہ ترقی ہے - پونا مین خوب زور پکڑ گئی ہے اور بہت جگہ کا بھی صفایا کر رہی ہے - جسقدر انتظام ہوئے سب بے سود - بیماری نہ رکی نہ گھٹی - ڈاکٹر مرسن کی دوائی کا شور مچا مگر کوئی فایدہ نظر نہ آیا - ڈاکٹر ہافکن ٹیکا لگا رہے ہین - کیمرٹ تشخیص کر رہے ہین - مرض بدستور مفقود - افسوس کہ ڈاکٹر ہافکن بیمار ہوئے اور یہ شبہ وبا کا ہوا تو اون کے کاغذات تشخیص مرض جلا دیئے

گئی۔ اس وقت ڈاکٹروں نے کیوں نہ دیکھا کہ کس کا غذ میں جرمنیات وبا ہیں تا کہ انکا فوٹو لیا جاتا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ معمولی تپ ہے۔ ہوا ہے جسپر تمام مخلوق کی زندگی کا مدار ہے +

اسباب مرض میں بھی اختلاف ہے ایک ڈاکٹر کا قول اودھ اخبار میں چھپا ہے کہ ہانگ کانگ چین سے وبا آئی۔ بات تو جب تھی کہ کسی مال کو دیکھکر دکھا دیتے کہ اس مال میں وبا آئی تب تو ہم بھی یقین کر لیتے۔ اور اب تو سب خیالی ڈھکوسلے ہیں کون مانتا ہے +

ایک ڈاکٹر نے لکھا ہے کہ یورپ میں وبا نہیں جا سکتی کیونکہ کھانا پینا ستھرا مکان صاف۔ آب و ہوا عمدہ تفریح طبع موجود لاانتہا زر و مال کی کثرت ہے + یہ تو ہم بھی مانتے ہیں۔ وبا کیا جو بلا آتی ہے کمبخت مفلسوں پر پڑتی ہے ہندوستانیوں کو قحط نے مارا اسپر مزدوری کم۔ پہلے ہی مفلس تھے اب پیٹ بھی نہیں بھرتا۔ پریسیڈنٹ کانگرس سنہ ۹۶ء نے تشخیص کیا کہ فی کس ہندوستانی آمدنی عہ روپیہ تھی۔ تمام دنیا کی ملکوں سے سب سے کم آمدنی والا ملک ہندوستان ہے اور آمدنی کی نسبت ٹیکس زیادہ دینے پڑتے ہیں۔ پھر اس حالت میں مکان صاف اور عمدہ غذا کس کو نصیب ہو آرام کہاں سے ملے۔ ہاں گورنمنٹ کچھ مہربانی کرے یا ولایت والے جو ہمیں ٹھگ کر مالدار ہو گئے ہیں زر کثیر عنایت فرما دیں۔ تو لوگ کچھ دن آرام سے بسر کریں مگر یہ کون کریگا +

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ مرض چھوت سے نہیں ہوتا ہم بھی مانتے ہیں۔ کیونکہ اگر مرض متعدی ہوتی تو فوجی گرداور کبھی تندرست نہ رہ سکتے +

اسباب جلانے سے کیا فائدہ پہلے ہی لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ اس سے افلاس و ناداری بڑھ جاتی ہے۔ آفت زیادہ ہو جاتی ہے۔ گذارہ کیلئے کچھ نہیں رہتا۔ مگر بلا سے۔ گورنمنٹ تو گھر پھونک تماشا دیکھ رہی ہے۔ اگر کوئی انکار کریگا۔ تو زیر دفعہ سے جیل خانہ کی سیر کریگا۔ اور بہت سے آدمی جیل خانہ میں جائینگے جیسا کہ ابتداً کراچی میں ہوا تھا پس ہندوستانیوں کی تباہی میں کیا کسر باقی ہے کچھ موت سے مرے کچھ ایکٹ کے مارے ہر طرح خراب برباد ہوئے اودھ اخبار نمبر ۲۷ میں لکھا ہے کہ دوا کی نسبت تیمارداری آرام و تسکین زیادہ مفید ہے۔ مگر یہ ایکٹ تو آرام و تسکین سب غرق کر دیتا ہے بیمار کو کانٹوں پر لٹا دیتا ہے پھر وہ جانبر ہو تو کیونکر +

ڈاکٹر ہاریسن نے بیان کیا کہ بعض یورپین ایسے مریض آئے جو مرض وبا میں بیمار نہ تھے لیکن ایسا تپ تھا جو وبا سے بہت مشابہ تھا چونکہ تشخیص مرض ہو گئی اسلئے وہ جلد رضی ہو گئے۔ ہاں صاحب ٹھیک ہے مگر یہ تو بتائیے کہ دیسیوں کی تشخیص کون کرتا ہے۔ فوجی گرداور یا عملہ صفائی وہ تو سب کو ایک لاٹھی سے ہانکتے ہیں یہی افراط تفریط ہے جسکے ہاتھوں بندگان خدا کا خون ہو رہا ہے

رفیق ہند

مسلمانان ہند اور تجارت

تجارت اور اسلام کا تعلق ایسا قریب ہے کہ جو محتاج بیان نہیں۔ تاجروں کی بدولت اسلام اکثر جزائر میں پھیلا تاجروں کے باعث فی الحال اسلام افریقہ میں مزے سے پھیلتا جاتا ہے یہ تجارت ہی کے کرشمے ہیں کہ یورپین سلطنتیں چار دانگ عالم میں اپنی مقبوضات کو ترقی دے رہی ہیں انگلستان کے مختصر جزیرہ کو دیکھو اور اوس کے طول کا خیال کرو تو اوسکی دولت اوسکی ترقی کا سبب تجارت کو پاؤ گے۔ بزرگان اسلام میں کوئی بزازی کی دوکان کرتا تھا اور کوئی یمنی چادریں فروخت کرتا کبھی غلام روم و شام تک جاتے اور مختلف اقسام کی اشیار کی تجارت کرتے تھے کسی ملک کی دولت کا اندازہ نہ اوسکی امراء کی کثرت پر ہوتا ہے۔ نہ آدمیوں کی ذہانت و طباعی پر بلکہ مال کی آمد برآمد اور تجارتی وسائل سے یہ اندازہ کیا جاتا ہے +

ہندوستان مختلف الاقوام کا مجموعہ ہے پارسی باوجود اپنی کمی تعداد کے کیوں زیادہ مرفع الحال ہیں محض اس سے کہ اوس قوم کے اکثر افراد تجارت پیشہ ہیں۔ مسلمانوں نے ہندوں سے ملک چھین لیا یہاں کے قابض و متصرف ہوئے مگر ہندوں کے ہاتھ میں تجارت تھی آٹھ سو برس کی محکومی بھی انکو نقصان نہ پہونچا سکی -

انگریزوں نے خدا کے حکم اور اپنی تدبیر و طاقت سے ملک ہند پر قبضہ کیا لیکن سو برس کی محکومی ہی میں مسلمانان ہند کا حال ناگفتہ بہ ہو گیا - آخر اسکا کوئی سبب کوئی باعث ہے کہ نہیں۔ سبب تو ظاہر اور کھلا ہوا ہے کہ اس کم ہمت قوم کے ہاتھ میں تجارت نہ تھی حکومت جاتی رہی لگے بھیک مانگنے اور فاقہ مستیاں کرنے - ہندوستان کے افلاس کا رونا رویا جاتا ہے اور افلاس کا الزام انگریزی طرز حکومت کے سر تھوپا جاتا ہے - مگر کیا انگریز سالانہ تنخواہوں و پنشنوں میں اسقدر روپیہ لے جاتے ہیں جو پارچہ - دیا سلائی - چاقو کاغذ - چھری - سوئی - تاگا - ظروف وغیرہ میں چپکے چپکے جاتا ہے -

باوجودیکہ ابھی ہندوستانی پارچہ کا رواج عام نہیں ہوا تو بھی ایک سال میں تین کروڑ کا کم پارچہ ہندوستان میں آیا اگرچہ فیصدی اشخاص دیسی پارچہ کا استعمال شروع کر دیں تو شاید [illegible] کروڑ روپیہ سالانہ ہندوستان میں رہا کرے - ہندوؤں میں جو قومیں محض زراعت یا ملازمت پر گذارہ کرتی ہیں اونکا مقابلہ ساہوکاروں اور تاجروں سے کرو تو اول الذکر گروہ سے تاجروں کو فارغ البال پائیگا -

مسلمانان ہند میں تجارت کا اگرچہ قطعی مذاق نہیں مگر جو خال خال مسلمان مثل بوہرہ۔ میمن وغیرہ تجارت کرتے ہیں اونکی حالت بہ نسبت اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے بہت اچھی ہے۔ اونمیں آسودگی فراغت - قناعت فارغ البالی اور کفایت شعاری کی خفیف جھلک ضرور نظر آتی ہے -

تجارت کے منافع و فوائد اظہر من الشمس ہیں محتاج بیان نہیں مسلمانان باوجود جہل و تعصب و غفلت اور سستی کے بھی تجارت کی خوبیوں سے آگاہ اور اوس کے معترف و مداح ہیں سب سے نازک موقع پر ان کم ہمتوں نے دیکھ لیا - انکی بعض ملکی بھائیوں نے اگر ذرا بے توجہی کی ہے اور انکے ہاتھ آٹا دال نمک تماکو وغیرہ معمولی ضروریات روزمرہ فروخت کرنا بند کر دیا ہے تو ان پر کئی کئی روز کے فاقہ گذرے ہیں بعض مرتبہ ایسا ہوا کہ رام لیلا وغیرہ کوئی مذہبی تہوار ہے اور ہندو دوکاندار مراسم مذہبی کے ادا کرنے میں مصروف ہیں تو انکی حاجات روزانہ بند ہیں خیر یہاں تک بھی صبر و شکر تھا - مگر اس سے بڑھکر خوفناک بات یہ ہے کہ شیرینی - میوہ - چورن وغیرہ میں مسلمانوں کو زہر دیا جانے لگا - راولپنڈی سیالکوٹ - دہلی - لاہور میں کئی کیس ہو چکے ہیں یہ ضرور تسلیم کرنا پڑیگا کہ تمام شریف ہندو اس امر کو بدل ناپسند کرتے ہیں - مگر چند ناکس بدذات کمینہ خصلت جو جا بجا اغوا کرتے اور فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ممکن نہیں کہ بھلے مانسوں سے ان پاجیوں کی کوئی خاص تمیز ہو سکے پس احتیاط یہ ہے کہ جبتک ایسا ہنگامہ دار و گیر گرم رہے مسلمان حلوائی پنساری عطار وغیرہ کی دوکانیں کھول لیں اور خشک اشیار بدستور اپنے ملکی ہندو بھائیوں سے خرید کرتے رہیں - ہمارا منشاء یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے ملکی دوستوں سے لین دین میل ملاپ قطعی بند کر دیں - لیکن اب یگانہ و بیگانہ میں کوئی تمیز نہیں ہے شیطان جو جامہ انسانی میں نمودار ہیں انسے باسانی دھوکا کھایا جا سکتا ہے -

پنڈت لیکھرام کے یادگار میں جہاں صاحبان عقل و تمیز وظیفہ دینا رسالہ بنام آریا مسافر جاری کرنا اور انکی کتب کالکر طبع کرا کر تقسیم کرنا پسند کرتے ہیں - وہاں چند نالائق - پاجی کمینہ خصلت مردم آزار - خونخوار - انسان صورت شیطان سیرت - جاہل یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو زہر دیکر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کریں - پس ان آخری بھیڑیوں سے بچنے کے لئے ہر طرح کی تدابیر مناسب و جائز اختیار مسلمانوں کا فرض ہے ہم یہ معلوم کر کے مطمئن ہیں کہ لاہور و راولپنڈی میں مسلمانوں نے حلوائیوں کی دوکانیں کھول لیں ہیں - اور زیادہ اطمینان جب ہوگا کہ ہر قسم کی اشیاء خوردنی کی دوکانیں مسلمان کر لیں گے کیونکہ صرف شیرینی ہی ایک ایسی چیز نہیں کہ جس کی ذریعہ سے زہر دیا جا سکے - بلکہ گھی - دودھ - ہر قسم کے شربت اور مربے اچار میں زہر باسانی دیا جا سکتا ہے - مسلمانوں کے مذہب اور نیز جملہ مذاہب میں جان کا بچانا اور اعداء سے محفوظ رہنا اور اپنے نفوس کو تہلکہ میں نہ ڈالنا فرض و ضروری ہے - پس تمام مسلمان اس فرض پر توجہ کریں اور جب تک کہ ان پاجی زہر دینے والوں کا جوش ٹھنڈا نہ ہو جائے احتیاط رکھیں - ہمنے ایک مدت خاص تک اس قسم کی دوکانوں کے جاری رکھنے کی اس لئے صلاح دی ہے کیونکہ اول تو یہ ممکن نہیں کہ ہندو مسلمان باہم قطع تعلق کر لیں - دوم مسلمانوں کا جوش آنی و فانی ہوتا ہے اسقدر بھی غنیمت ہے کہ وہ مدافعت ہی کی

اسلامی خبرین

اطالین سفیر متعینہ قسطنطنیہ۔ اونکی لیڈی صاحبہ اور دیگر متعلقین نے سپیشل ٹرین پر ۱۲ مارچ کو خرقہ جاکر عثمانیہ کارخانہ پارچہ بافی کا معائنہ کیا۔ ترنگال پاشا وزیر صرف خاص کل عمارت ہمراہ ہو کر دکھائی +

مرسینا۔ اوانہ ریلوے کمپنی نے پچھلے دنون امپیرئیل عثمانیہ گورنمنٹ سے اس لائین کو قصبہ ہرالکبیہ (واقع صوبہ قونیہ) تک بڑھانے اور قارص۔ عثمانیہ و یومار تالیق تک ایک نئی شاخ تیار کرنے کی جو اجازت طلب کی تھی۔ وزیر محکمہ تعمیرات عامہ نے کمپنی کی تجویز کو پسند کرکے معاہدے کا مسودہ باب عالی کیبنٹ مین روانہ کردیا ہے مرسینا ایشیاء کوچک کی جنوبی ساحل پر قبرس کے مقابل بندرگاہ ہی اور مشہور شہر طرسوس اسی لائین پر واقع ہی +

بلگیریا کی گورنمنٹ نے ۱۳ مارچ کو حکم نافذ کرکے ارمنی مہاجرین کو پندرہ دن کی مہلت دی کہ اس عرصہ مین کوئی کام شروع کردین جو ارمنی اسکے بعد بیکار پایا جاویگا اوسے جبراً ریاست سے نکالدیا جاویگا۔ ارمنی اخبار یونزافتیان تحریر کرتا ہے کہ گورنمنٹ مذکور کو یہ حکم وارنا کے ارمنی مہاجرین کے طریق عمل سے مجبور ہو کر دینا پڑا ہے۔ جو کام کرنے سے قطعی انکار کرتے ہین۔ حالانکہ مزدورونکی بڑی مانگ ہی۔ اور یومیہ شرح مزدوری کی دس پیاسٹر (عہ) ہے۔ روس کے علاقہ باکو کی نسبت پچھلے ہفتہ لکھا گیا تھا کہ وہان معمولی شرح مزدوری پچاس روپیہ ماہوار اور اب ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار ہوگئی ہے۔

اب ناظرین کو ایک دوسرے نیم مہذب یورپین ملک کی شرح مزدوری معلوم ہوگئی ہے۔ تعجب ہے کہ ہندوستانی یہان چار چار پیسہ کی یومیہ مزدوری پر صبح سے شام تک مٹی کھودنا منظور کرتے ہین۔ مگر ملک سے باہر نکلنے کا نام نہین جانتے۔ ان لوگون کو اگر ممالک غیر کی کیفیت معلوم ہوجائے تو شاید کچھ شوق نقل مکانی اور مہاجرت کا پیدا ہوسکے۔ ہندوستان مین اس وقت کوئی ڈگری یافتہ بھی عہ یومیہ کمانے کا یقین نہین رکھتا +

توفیق پاشا فوجی کمانڈر کریٹ نے کینیا کے معزز مسلمانون کو بلا کر تشفی کی کہ عنقریب جزیرہ مین امن قایم ہوجائے گا۔ آپ لوگ حوصلہ نہ ہارین اور مسلمانون کو بالکل خاموش رہنے کی نصیحت کرین (لیوانٹ ہیرلڈ ۲۲ مارچ)۔ کریٹ کے مسلمان دول یوروپ کی کارروائیون سے سخت مایوس ہو رہے ہین۔ اور یہ یقینی بات ہی کہ خواہ کریٹ کو ملکی خود مختاری ملے یا یونان سے ملحق کیا جاوے۔ مسلمان آبادی کا حصہ کثیر مہاجرت کرجائیگا +

کریٹ کے فلاکت زدہ مسلمانون کیلئے قسطنطنیہ مین چندہ کی فہرست کھولی گئی ہے۔

ترکی اخبارات نے جو پہلی فہرست شایع کی ہے۔ اوسکی میزان ۴۸۰۵۳۵ پیاسٹر (۴۸۰۵ پونڈ) ہے چندہ کی بڑی بڑی رقمین حسب ذیل ہین:۔

دولتلو خلیل رفعت پاشا وزیر اعظم پندرہ ہزار پیاسٹر۔ دولتلو جمال الدین آفندی شیخ الاسلام پندرہ ہزار پیاسٹر۔ عبدالرحمن پاشا وزیر عدلیہ عامہ و سعید پاشا پریسیڈنٹ کونسل آف سٹیٹ حسن پاشا وزیر صیغہ بحری اور رضا پاشا وزیر صیغہ جنگ نے دس دس ہزار پیاسٹر۔ توفیق پاشا وزیر صیغہ خارجیہ ممدوح پاشا وزیر صیغہ داخلیہ۔ احمد ناطف پاشا وزیر صیغہ مال۔ زہدی پاشا وزیر صیغہ تعلیم۔ محمود جلال الدین پاشا وزیر صیغہ تعمیرات عامہ اور افسر اعلےٰ توپ خانہ نے سات سات ہزار پیاسٹر۔ ارسنجی بے ممبر کونسل پریسٹ خانہ اور انکی حرم محترم نے دسہزار ۵ سو پیاسٹر دیے۔ چندہ کی وصولی کیلئے زہدی پاشا کی ماتحت ایک خاص انجمن قایم کیگئی ہے (لیوانٹ ہیرلڈ ۲۳ مارچ)۔

کینیا کے محتاج مسلمانون مین ۱۶ مارچ کو آٹا تقسیم کیا گیا۔ اور قصبہ سیتیا کے دو ہزار مسلمان مہاجرین جنکی رہایش کیلئے انتظام ہو رہا ہے۔ جو عنقریب پہنچا چاہتے ہین۔ دولت علیہ صرف کینیا مین دس ہزار محتاج مسلمانون مین ایک ایک پختہ روٹی یومیہ تقسیم کر رہی ہے۔ سیتیا کے مسلمانون کیلئے جو اب ہجرت کرنے والے ہین چندروز گذشتہ تین سو بوری آٹا بھیجا گیا تھا کریٹ کے دیگر ساحلی قصبات کینڈیا اور ریتیمو مین بھی جہان زیادہ آبادی مسلمانونکی ہے غلہ کی کمیابی سے رعایا کی حالت قابل رحم ہو رہی ہے۔

اعلیحضرت کنڈانو کے مہاجر مسلمانون کیلئے کینیا کو اپنے خرچ سے اڑھائی ہزار بوری آٹا بھیج چکے ہین کل جزیرہ مین ۲۲ مارچ کو ۲۵ ہزار مسلمان خیراتی امداد پانیوالے تھے۔

ترکی اخبار صباح کی روایت ہی کہ غلہ کی کمیابی باغیون کو بھی ستا رہی ہے اور ادن مین ۳۰ ہزار بھوکے مر رہے ہین۔ ہندوستان کے مسلمانون کا بھی کیا کبھی دل پسیجے گا؟ +

ٹائمز کا کارسپانڈنٹ ۴ مارچ کو انتھنز سے لکھتا ہے کہ عام خیال ہی کہ چند دنون مین لڑائی چھڑ جاویگی مگر سمجھدار لوگون کو ہوش آنی شروع ہوگئی ہے۔ اگر لڑائی شروع ہوگئی تو یونان کی قسمت صرف ایک ہی پانسہ پر موقوف ہوگی۔ اور بفرض محال اگر اوسے فتح بھی حاصل ہوگئی تو بھی وہ کامل اور ناقابل علاج مالی دیوالہ کی ہرگز تلافی نہین کر سکے گی۔ اور اگر شکست ملی تو غالباً بغاوت ہو جاوے گی اور موجودہ حکمران خاندان معزول کر دیا جاویگا جب کل ریزرو فوج جمع ہوگئی تو یونان کے پاس اسی ہزار سپاہ ہو جائیگی ایک یونانی متمول نے گورنمنٹ کو ۴ ہزار وردیون کیلئے کپڑا پیش کیا ہے۔ اور سینکڑون یونانی عورتون نے سپاہیونکی وردیون کو بلا اجرت سینے کی درخواست کی ہے لیکن کپڑا کم ہونیکی وجہ سے اکثر عورتونکی درخواست منظور نہین کیگئی۔ جنوبی فرانس کے بندرگاہ مارسیلز کے یونانی باشندون نے دسہزار پونڈ چندہ بھیجا ہے اسیطرح دنیا کی مختلف حصص سے یونانی سوداگر بڑی بڑی رقمین بھیج رہے ہین۔ لیکن یہ چندے ہمیشہ وصول ہونے سے رہے۔ اور یونان کو ممالک غیر سے قرض ملنا محال ہی۔ اس صورت مین اوسے جلد یا لڑائی کرنی پڑے گی یا فوج کو منتشر کرنا پڑے گا۔ بلگیریا سے ایک ہزار یونانی ۱۴ مارچ کو انتھنز کے بندرگاہ مین وارد ہوئے انمین سے پانسو مجاہدین اور باقی ریزرو فوجکے سپاہی ہین جس جہاز پر یہ سوار تھے وہ ۱۱ مارچ کو باسفرس و قسطنطنیہ سے گذرا لیکن ترکی گورنمنٹ نے کوئی مزاحمت نہ کی +

ہم یہ پہلے لکھ چکے ہین کہ بحیرہ مارمورا کے بندرگاہ روڈوسٹو سے (جہان پر ایشیاء کوچک سے لاکر فوجین اتاری جارہی ہین) اور سٹیشن ہراولی تک (جو قسطنطنیہ سالونیکا ریلوے پر روڈوسٹو سے بجانب شمال بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے) فوجون کو خشکی کے رستہ گذرنا پڑتا ہے جس سے فوجکی نقل و حرکت مین لازمی طور پر بیحد توقف واقع ہوتا ہے یہ دیکھکر روڈوسٹو کے گورنر نے سرعسکریت مین ان دونون مقامون کے درمیان ریلوے تعمیر کرنے کی تجویز پیش کی ہی +

قصبہ الاسونا مین جہان ترکی افواج کا ہیڈ کوارٹر مقرر کیا گیا ہے۔ ایک ہزار گھر آباد ہین ۱۸۸۶ء کی شورش یونان کے موقعہ پر بھی یہین ہیڈ کوارٹر قایم کیا گیا تھا کچھ فوج کوہ اولمپس کے دامن مین اور باقیماندہ سرحد کے قریب مقیم ہے۔ یہان عنقریب کرپ توپونکی ۱۸ باٹریان (۱۰۸ توپین) جمع ہوجائین گی باوجود موسم مین متواتر اختلاف ہوتے رہنے کے ترکی افواج کی صحت نہایت عمدہ ہے۔ صرف تخمیناً پچاس آدمی ہسپتالون مین ہین۔ فوجکی نو ڈویژنون (حصون) مین سے سات یہان اور دو جنینا مین مقیم ہین۔ تمام فوج کا انسپکٹر جنرل حفظان صحت بریگیڈیر جنرل بوتکوسکی پاشا (یونانی عیسائی) مقرر کیا گیا ہے (لیوانٹ ہیرلڈ ۱۲ مارچ)۔

مارچ کے تیسرے ہفتہ مین ترکی یونانی سرحد پر ۱۴۴ پلٹن فوج پیدل (فی پلٹن ۸۰۰ سپاہی) جمع ہوچکی تہین۔ فوج سواران و توپ خانہ علیحدہ رہے۔ رستہ صاف کرنے والون سفرمینا اور تار بچھانیوالون کی کمپنیان ابھی اسکے ماسوا ہین۔ ترکی اخبار صباح لکھتا ہی کہ امپیریل گورنمنٹ نے سرحد پر ایسقدر فوج اسلئے جمع کی ہی کہ یونان کو حملہ کرنے کی جرأت نہ پڑے اور اسطرح جنگ عام کے خطرات پیش نہ آسکین +

دارالخلافہ کے بندرگاہ شاخ زرین سے ۱۴ مارچ کو تارپیڈو ون کا بیڑہ جس مین پلنگ دریا اور اجیر دو جہاز تارپیڈو پکڑنے والے اور چار تارپیڈو کشتیان تھین۔ بحیرہ مارمورا کو روانہ ہوا۔ اور اس سے تھوڑے عرصہ بعد مسلح جہاز بار برداری موسو ہمر بھی اوسی طرف روانہ ہوگیا۔ ان جہازونکی روانگی دیکھنے کیلئے گولڈن ہارن کے دونون پلون (پل غلاطہ و پل کاراکوئی) اور گھاٹ پر بے تعداد خلقت جمع تھی۔ کاراکوئی پل پر تو لوگون کا اتنا ہجوم تھا کہ اوس پل کی ایک کشتی کے کنارے پانی سے دو تین انچ ہی اوپر رہ گئی۔ تارپیڈو بیڑہ بحیرہ روم جائیگا۔ اور وہان سے ساحل کی حفاظت پر مامور کیا جائیگا +

شیخ الاسلام
قیمت عہ

جاوا کے صدر مقام ٹیویا سے ۲۰ مارچ کو حسب ذیل مراسلہ مسلمانون کی بغاوت کے متعلق روانہ کیا گیا۔ کرنیل ہینز مقام اندرا پوری (جزیرہ سوماترا کے وسط مین واقع ہے) سے آٹھ سو سپاہی لیکر روانہ ہوا اور باغیون کو اون کے مورچون سے نکال دیا۔ باغی سرغنہ ٹوکوجوت مع نیگات بمعہ اپنے دس ساتھیون کے پہاڑون مین پکڑا جاکر قتل کیا گیا ہے۔

ڈچ اخبار ہینڈ لینڈ لکھتا ہے کہ پچھلے سال ڈچ افواج کو مندرجہ ذیل نقصان پہنچا۔ دس افسر مقتول دو افسر نکان سے ہلاک اور ۲۰ افسر زخمی ہوئے۔ سپاہی ۱۰۰ مقتول اور ۵۰۰ مجروح ہوئے۔ اخبار جاوا بوڈ مورخہ ۱۱ فروری لکھتا ہے کہ باغیون کو مطیع اور امن قایم کرنے کے کام مین کوئی ترقی نہین ہوئی دونون فریق بدستور بمقابل ہین اور کسی نے دوسرے پر نمایان فتح حاصل نہین کی جزایر سوماترا و جاوا وغیرہ مین ڈچ حکمران مسلمانون پر جو کچھ سختیان کر رہے ہین اور جس مکر و فریب سے اونہون نے ان جزایر کو مسلمان سلاطین سے حاصل کیا ہی اوسکی مفصل کیفیت پہلے درج ہو چکی ہے +

ترکی فوج کے متعلق ایک فرانسیسی اخبار حسب ذیل لکھتا ہے :-

سنہ ۱۸۸۶ء کے جنگی قانون کی رو سے جنگی خدمت باستثنا قسطنطنیہ سقوطرا اور مصر کے باشندون کے جو ہمیشہ سے آزاد چلے آتے ہین تمام مسلمانون پر لازمی کر دیگئی تھی۔ فوجی خدمت ۲۰ برس کی عمر سے شروع ہوکر ۴۰ برس کی عمر ہونے پر ختم ہوتی ہے چھ برس فوج نظام اور ساوس کے ریزرو مین۔ آٹھ برس فوج ردیف یا اصلی ریزرو مین اور چھ برس فوج مستحفظ مین بسر ہوتے ہین۔ ہر سال ایک لاکھ بیس ہزار نوجوانون پر خدمت لازمی ہوتی ہے۔ انمین سے تقریباً ۲۵ ہزار جسمانی کمزوری یا ناقابلیت کی وجہ سے معاف کر دیئے جاتے ہین تیس ہزار اس لئے بری ہو جاتے ہین کہ کل خاندان کے گذارہ کا دار و مدار اونپر ہوتا ہے۔ چالیس پچاس ہزار اول کنٹجنٹ یعنی فوج نظام مین پوری مدت کے لئے داخل کر لیئے جاتے ہین اور بیس پچیس ہزار دوم کنٹجنٹ مین یعنی اون کو ایک دو ماہ قواعد سکھا کر شروع ہی سے فوج ریزرو مین داخل کر دیا جاتا ہی سلطنت عثمانیہ کی جنگی جمعیت حسب ذیل ہی :-

فوج نظام پانچ لاکھ تیس ہزار جن مین سے اڑہائی لاکھ پوری قواعد دان اور تربیت یافتہ۔ ایک لاکھ ۳۰ ہزار نیم تربیت یافتہ اور ڈیڑھ لاکھ کم یا مطلقاً غیر تربیت یافتہ۔ فوج ردیف چھ لاکھ جن مین سے دو لاکھ اسی ہزار پوری قواعد دان اور باقیماندہ نیم یا مطلقاً غیر قواعد دان۔ فوج مستحفظ جس مین سے نصف پوری قواعد دان ہے تین لاکھ ۰۰ ہزار۔ میزان کل ۱۴ لاکھ نوے ہزار جن مین سے سات لاکھ ۸۰ ہزار پوری قواعد دان۔ ایک لاکھ تیس ہزار کسی قدر کم قواعد دان اور چھ لاکھ پچاس ہزار نیم یا غیر قواعد دان۔ ترکی سپاہی کے اوصاف ایسے مشہور نہین کہ اونکی زیادہ تشریح کی ضرورت ہو۔ یہ درست ہی کہ ترکی طاقت اس وقت ایسی نہین جیسی کہ بیس برس گذشتہ کو تھی اور "جنگ کے رگ و ریشہ" یعنی روپیہ کی بھی کمی ہے لیکن اسے یاد رکہنا چاہئیے کہ یوروپ مین کسی جنگ عظیم کے برپا ہونے پر ترکی تلوار اب بھی دول یوروپ کی مساوات کو قایم رکھتے وقت بہت بڑا اثر رکھیگی" +

جرمنی کے ۵۲ فوجی افسر سلطنت سنیہ کی خدمت کیلئے ۱۱ مارچ کو سالونیکا وارد ہوئے۔ یہان پہونچکر انہون نے جرمنی پوشاک اُتار دی اور ترکی وردی پہن لی۔ اور سلطان زندہ باش۔ وبحرالجود ولیم زندہ باش کے نعرے بلند کیئے +

روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۴ اپریل مین علیگڈہ کالج کے متعلق ایک طویل مراسلت شایع ہوئی ہی جس مین لایق مضمون نگار نے مخالف و موافق دونون فریق کی زیادتی و خودستائی اور اونکی واجبی خدمات پر منصفانہ ریویو کرکے ہر ایک پہلو پر مدلل شائستہ نہایت معقول بحث کی ہے۔

ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے قومی کالج کے بہی خواہ اس مراسلت پر اوسی غور سے جس کی وہ مستحق ہی توجہ کرکے منصف مزاج نویسندہ کی صلاح و مشورہ سے فایدہ اُٹھانے مین دریغ نہین کرینگے +

ٹرکی کے قرضہ حفاظتی کا نرخ مارچ کے چوتھے ہفتے مین بھی ایک سو تین فیصدی رہا +

مصر مین عساکر عثمانیہ کا امدادی چندہ مارچ کے تیسرے ہفتہ مین بھی اوسی سرگرمی اور مستعدی سے جمع ہوتا رہا جس سرگرمی سے مارچ کے دوسرے ہفتہ مین ہوا تھا تمام محب ملک اخبارات مصریونکو اس کار ثواب مین شریک ہونیکی ترغیب دے رہی ہین اور چند مکرام اخبارونکو جو در اصل مصریون کے جانی دشمن ہین خوب لعن طعن کر رہے ہین۔ مگر مصریون کی حب قومی کے مختصر حالات اس ہفتہ کے مصری اخبارات سے لیکر درج کرنے کے ساتھ ہی یونانی عیسائیونکی حب وطنی کی ایک دو نظیرین بتا دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ اراضی مقدس اور فلسطین سلطان المعظم کے براہ راست زیر فرمان ہین۔ مگر وہان کے یونانی عیسائی اس امر کی بھی کوئی پروا نکرکے یونان کی حمایت کیلئے اوس سلطنت کے برخلاف لڑائی کرنے کیواسطے جسکے زیر سایہ وہ آباد اور خوشحال ہین مجاہدین تیار کر رہے ہین۔ چنانچہ شام مین دو ہزار یونانی مجاہدین کی جماعت اور یروشلیم بیت اللحم۔ سماریا۔ اور گیلیلی مین ایکہزار مجاہدین کی جماعت تیار ہوئی ہے۔ جو ترکی اور یونان مین جنگ چھڑ جانے پر تمام مراسم و آداب رعیتانہ کو بالای طاق رکھکر یونان کو روانہ ہو جائینگے۔ مصر اور دیگر ممالک مین یونانی باشندے جو کچھ کر رہے ہین۔ اوسکی کیفیت کئی دفعہ بتائی جا چکی ہے۔ مصری اخبارات امدادی چندے کے حالات حسب ذیل تحریر کرتے ہین :-

قصبہ فیوم مین ۱۹- مارچ کو امداد عساکر عثمانیہ کے لئے انجمن قایم ہوئی اور اوسی دن ۲۳۵ پونڈ مصری چندہ جمع ہوا۔ اوسی دن قصبہ طنطا کے باحمیت مسلمانون نے انجمن قایم کرکے چندہ فراہم کرنا شروع کیا اور پہلے دن ۳۱۶ پونڈ مصری جمع کئے۔

خدیو المکرم کی والدہ ماجدہ نے ۱۹- مارچ کو دو ہزار پونڈ انجمن امدادی قاہرہ کو ارسال فرمائے اور امیر الجلیل پرنس حسین کامل (خدیو المکرم کے چچا) نے چار سو پچاس پونڈ عنایت کئے۔

مصری گورنمنٹ نے تمام گورنران صوبہ کے نام احکام جاری کئے ہین کہ کوئی ملازم چندہ کی وصولی مین اپنے سرکاری عہدہ کے رعب سے کام نہ لے۔ رعایا کا اختیار ہے جو چاہے دے جو نہ چاہے نہ دے۔ مصر مین دو سو مصری نوجوان سلطنت عثمانیہ کی فوجی خدمت کے لئے تیار ہوئے۔ مگر دولتلو غازی مختار پاشا نے اونکی حمیت و بسالت کا شکریہ ادا کرکے اونکو کہلا بھیجا کہ سلطنت عثمانیہ کی فوجی طاقت بمقابلہ یونان ہر طرح سے کامل ہے۔ سردست آدمیون کی کوئی ضرورت نہین۔ آپ صاحبان وطن ہی مین ٹھہرین۔ ضرورت کے وقت اطلاع کر دیجائیگی۔

اسکندریہ مین ۱۹- مارچ کو ایک مسلمان دوکاندار نے اپنی دوکان کی کل نقدی اور اثاثہ امداد عساکر عثمانیہ کے فنڈ کو نذر کر دیا۔

قاہرہ کی مجلس کبرئ نے ۱۹- مارچ کو عمر لطفی پاشا کے مکان پر جلسہ کرکے تجویز کی کہ ہر ایک مسجد و مدرسہ اور دیگر مشہور مکانات کے دروازون پر صندوق رکھے جائین اس تجویز کی تکمیل کیلئے فوراً ایک سب کمیٹی مقرر کیگئی۔

انجمن کبرئ قاہرہ کو ۲۰- مارچ تک کل $\frac{1}{2}$ ۱۲۲۸۶ پونڈ مصری وصول ہوئے۔

قصبات ملوی و سنورس مین ۱۹- مارچ کو اور بتاریخ ۲۰- مارچ قصبہ سنبلاوین مین امدادی کمیٹیان قایم ہوئین۔ جن کے ممبر وصولی چندہ مین بڑی سرگرمی سے کوشش کر رہے ہین۔ (المویّد ۲۰- مارچ)

المویّد مورخہ ۲۱- مارچ مین قصبات بنہا۔ زقازیق۔ کفر النظام۔ کفر الجامع و یوسف ایک سو ۲ ج کفر صیادین۔ حکمار۔ اشارہ اور دمیاط مین فراہمی چندہ کے لئے کمیٹیونکے انعقاد کی خبر اور اونکے ممبرونکے نام درج ہین۔ قصبہ بندر پورٹ سعید مین ایک صدر کمیٹی اور ۶ سب کمیٹیان مختلف پیشہ ورون کی قایم ہوئین انکے علاوہ اوسی اخبار مین بمقام بنی سویف۔ مینا اور بلقس قلیوبیہ کمیٹیان قایم ہونیکا اعلان کیا گیا ہی۔ صوبہ بحیرہ کے ضلع خادی مین ایک باحمیت مسلمان نے چند گھنٹون مین ۴۵ پونڈ مصری جمع کرکے ۲۱- مارچ کو المویّد کے دفتر مین ارسال کئے۔ جزاء اللہ جزاءً خیرا۔

صوبہ منوفیہ کے قصبہ زعیرہ کے اعیان نے ساٹھ پونڈ جمع کرکے مجلس کبرئ قاہرہ کو روانہ کئے۔ مجلس کبرئ کے فنڈ مین ۲۱- مارچ تک ۱۳۴۹۵ پونڈ جمع ہوئے اور مخدرات کی کمیٹی نے مصر کی بیگمات سے اوس دن تک ۱۴۸۰ پونڈ فراہم کئے۔ قاہرہ کی بیگمات کی تقلید مین مینا کی باحمیت مستورات نے بھی کمیٹی بناکر اپنے فرقہ سے روپیہ وصول کرنا شروع کر دیا ہے۔

اطلاع
از دفتر ندوۃ العلما
کانپور
اکثر اراکین ندوۃ العلما
سے نام و دستخط
ندوۃ العلما کی
روداد اوس مین روانہ
کی گئین [illegible]
سے واپس آئی
ہین غالباً [illegible]
مقام کی وجہ سے
ایسا ہوا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ [illegible]
مطلع فرمائین
اور جب کبھی وہ
ایک [illegible]
سی مقام کو [illegible]
دین تو اوس سے بھی
مطلع کر دیا کرین
المشتہر
سید عبد الحی مددگار
ناظم ندوۃ العلما

قصبہ روضہ مین بتاریخ ۲۰ - مارچ ایک انجمن اور قصبہ منفلوط مین بتاریخ ۲۱ - مارچ تین انجمنین قایم ہوئین -

ایک ترکی نوجوان اسکندر شہلو نے جو پیرس کے فرانسیس اخبار گل بلاس کے پولٹیکل حصہ کا اوڈیٹر ہے فرانس مین چندہ جمع کرنا شروع کیا ہے اور ممالک محروسہ کے مسلمانون کو تحریک کرنیکے لیے مصری و ترکی اخبارات مین بھی خطوط شایع کر رہا ہے -

اسمعیل پاشا مرحوم سابق خدیو مصر کے دو حرم محترم یار خانم آفندی اور چشم آفت خانم آفندی نے ۲۲ - مارچ کو چار سو پونڈ اور پرنس ابراہیم حلمی پاشا عم خدیو اعظم نے تین سو پونڈ عطا کئے - اسی تاریخ مجلس کبری قاہرہ کو شاہین پاشا کی حرم محترم سے تین سو پونڈ اور پاشا موصوف سے ایک سو پونڈ وصول ہوئے - طنطا کی انجمن نے ۴۴ پونڈ حضرت عزتلو حسین بک کی انجمن نے ۷۰۰ پونڈ مصری ادا کئے - المؤید کو اسی تاریخ خبر موصول ہوئی کہ قصبہ شیخ عنی کے ایک غریب سلمان مسمی علی ابو الحاج اسمعیل نے جسکے کل جایداد ایک بھینس اور ایک گائے کا نصف حصہ تھا عساکر عثمانیہ کی امدادی چندہ کی خبر سنتے ہی بھینس کو بازار مین لاکر ۶۹۳ قرش (۷ پونڈ) پر فروخت کر دیا اور زر ثمن انجمن امدادی کے حوالہ کر دیا - انجمن کبری قاہرہ کا فنڈ ۲۲ - مارچ کو ۱۶۱۸۲ پونڈ ہو گیا - خاتونان مصر کی انجمن نے کل چندہ اوس تاریخ تک ۳۱۴۱ پونڈ مصری فراہم کیا -

قصبات جدیدہ - شبین الکوم - مناقبس اور منصورہ مین ۲۲ - مارچ کو فراہمی چندہ کیلیے کمیٹیان قایم ہوئین (المؤید ۲۲ - مارچ سنہ ۹۷ء)

قصبہ تلا (واقع صوبہ منوفیہ) کی انجمن نے ۲۳ - مارچ کو ۱۷۱۵ پونڈ چندہ قاہرہ کی مجلس کبری یا صدر کمیٹی کو روانہ کئے - اس تاریخ کو کمیٹی مذکور کا فنڈ ۲۰۷۷۱ پونڈ مصری اور خاتونان مصر کی انجمن کا فنڈ ۲۴۴ پونڈ مصری تک پہونچ گیا -

المؤید کے نامہ نگار نے ۲۳ - مارچ کو اسکندریہ سے یہ تار روانہ کیا - مسلمانان اسکندریہ اعانت عسکریہ کے لئے دس ہزار پونڈ جمع کر چکے ہین اور ابھی پوری مستعدی سے فراہمی چندہ مین مصروف ہین -

بنی اسرائیل کی جماعت نے عساکر عثمانیہ کی اعانت کے لئے بیرن ڈی منش اور اپنے مذہبی امام کی زیر صدارت انجمن قایم کی ہے - خود بیرن موصوف نے اپنی گرہ سے ۱۵ سو پونڈ چندہ دیا ہے -

ولایت بیروت مین عساکر عثمانیہ کا امدادی چندہ ایک لاکھ پونڈ ترکی کے قریب پہونچ گیا ہے جسکا زیادہ حصہ عیسائیون نے دیا ہے -

قصبہ کفلا الغیب مین ۲۳ - مارچ کو انجمن قایم ہوئی جہان کے ایک ہی خاندان نے ۱۳۸۰۵ قرش چندہ عطا کیا - **خدیو المکرم** کے برادر خورد پرنس محمد علی پاشا نے ۲۴ - مارچ کو فنڈ اعانت عساکر مین ۳ سو پونڈ چندہ دیا تاریخ مذکور کو صدر کمیٹی قاہرہ کا فنڈ ½۱۹۱۸۰ پونڈ مصری اور خاتونان مصر کی انجمن کا فنڈ ½۲۱۹ پونڈ مصری تک پہونچ گیا - اسی تاریخ قصبہ جرجا و زفتی و حمادہ و دیگر کئی قصبات مین کمیٹیان قایم ہوئین زفتی کی کمیٹی کو پہلے ہی دن تین سو پونڈ وصول ہو گئے -

اسکندریہ کی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ قاہرہ کی صدر کمیٹی تمام ملک مصر کی صدر کمیٹی ہے - اسلئے جسقدر کہ روپیہ اسکندریہ مین جمع ہوا ہے وہ بھی اوسکی فنڈ مین جمع کیا جاوے اور وہ کمیٹی ہی کل روپیہ جو جمع ہو دار الخلافہ کو روانہ کیا کرے - (۲۵ - مارچ)

قاہرہ کی صدر کمیٹی کو فنڈ مین ۲۵ - مارچ تک ۱۹۹۶۰ پونڈ مصری اور انجمن خاتونان مصر کے فنڈ مین ½۱۲۱۸ پونڈ مصری جمع ہوے - اس تاریخ تک مصر مین شاید ہی کوئی ایسا مشہور قصبہ یا شہر ہوگا جس مین متعدد انجمنین قایم نہ ہو گئی ہون اور جہانکے تمام مسلمان کیا چھوٹے کیا بڑے حسب توفیق چندہ نہ دے رہے ہون +

نسیم خان سفیر خاص دولت ایران سینٹ پیٹرز برگ سے ہوکر مارچ کے اخیر مین قسطنطنیہ رونق افروز ہوئے - سلطان المعظم نے عالیشان دربار مین اونسے ملاقات کی - سفیر موصوف نے امیر المومنین کو شاہ مظفر الدین کے تخت نشین ہونیکی باضابطہ اطلاع دی اور اپنے آقائے دولت کیطرف سے پیش بہا تحائف خلیفۃ المسلمین کے خدمت مین پیش کئے +

بغداد سے ہمارا کارسپانڈنٹ ذیل کی خبرین بھیجتا ہے :-

بغداد سے بفاصلہ تین کوس دریائے دجلہ پر بمقام قرارا جو بغداد سے بجانب بصرہ واقع ہے بحکم دولت العالیہ عثمانیہ بصرف زر کثیر ایک آہنی پل تیار کیا جا رہا ہے - جو ایران سے آنیوالے زائرین کربلائے معلی اور نجف اقدس کے لئے بہت کچھ باعث آرام و آسایش ہوگا - پہلے انکو بہت تکلیف ہوتی تھی -

۲۹ - مارچ کو سوق البزاز یعنے بازار بزازہ بغداد کی سقف مین آگ لگ گئی جس کے نیچے کثرت سے یہودیونکی دوکانین ہین - یہودی لوگ خوف کے مارے کپڑونکے تھان حمالون کو اٹھوا کر گھر و نکو لے بھاگے - خبر ہونے پر پولس نے نہایت کوشش سے آگ بجھانے مین مدد دی - پولس کی کوشش ہی کے اثنا مین ایک فوجی کمان افسر جنہین یہان باشی کہا جاتا ہے موقعہ پر پہونچ گئے - باشی صاحب کے حکم سے فوج کے جمع ہونیکا بگل بجایا گیا - آن کی آن مین ہزارون فوجی سپاہی بازار - دیوار اور کوٹھون پر موجود ہو گئے - جو ایک نئے قسم کی وردی جو اسی قسم کے مواقع کے لئے بنائی گئی ہے زیب تن کئے ہوئے تھے - بازار کی اوپر والی سقف کو ہاتھون ہاتھ گرا دینے سے دوسری دوکانات اور خاص بازار کی دوکانون کا کچھہ نقصان نہ ہوا - پولس و فوج دونون کی سعی قابل تحسین تھی +

قسطنطنیہ کی بندرگاہ مین ۲۲ لغایت ۲۸ مارچ کے عرصہ مین ۲۷ تجارتی دخانی جہاز داخل اور ۴۰ روانہ ہوئے +

قسطنطنیہ کی ٹریموے لاین جو کئی میل لمبی ہے ایک کمپنی کی ملکیت ہے اسکے حصے تعداد مین ۳۲ ہزار ایکسو ۹۸ ہین کمپنی کے سالانہ جلسونمین کورم پورا کرنیکے لئے ان حصص کی آٹھوین حصہ کی مالکونکی شرکت لازمی ہے +

قسطنطنیہ کے اخبارات مورخہ ۲۹ - مارچ ترکی کی جنگی تیاریونکے متعلق حسب ذیل لکھتے ہین :-

مارشل ادہم پاشا کے حکم سے بندرگاہ لیٹوکاربا مین جو بندر کاٹرین کے جنوب مین دو میل کے فاصلہ پر ہے تار گھر بنایا گیا ہے - اول الذکر بندرگاہ سرحد یونان سے چار پانچ میل بجانب شمال خلیج سالونیکا کے مغربی ساحل پر واقع ہے - ناظرین کی سہولیت کیلئے وہ تمام مقامات جنکا ان خبرونمین اور نیز تارونمین ذکر آتا ہے نقشہ سرحد مین درج کر دئے گئے ہین +

مناسطر کو آٹھ گاڑیان مارٹنی ہنری رائفلونکی اور دو گاڑیان کارتوسونکی بذریعہ ریل روانہ کی گئی ہین جہانسے وہ جینیا (یانینا) کو بھیجی جاینگی - توپخانہ کے لئے اڑہائی سو گھوڑے بھی مناسطر کو بھیجے گئے ہین مناسطر صوبہ البانیا کے وسط مین آباد اور سالونیکا دیرہ یا مناسطر ریلوے لاین کا انتہائی سٹیشن ہے - اور تیسری آرمی کور (اردو) کا صدر مقام ہے - یہانکے حکام فوجی پولیس سوارونکے لئے ابھی تک رنگروٹ بھرتی کر رہے ہین - **سرحدی** فوجکی اول ڈویزن متعینہ ڈومینیکا کی کمانڈر جنرل حاجی خیری پاشا اور پانچوین ڈویزن متعینہ گریوینا کے کمانڈر نشاط پاشا سپہ سالار سے ہدایات حاصل کرنیکے لئے فوجی صدر مقام کو بلائے گئے تھے گریوینا مین بارکون وغیرہ کی قلت کی باعث فوج کا بہت سا حصہ سرحد کے قریب بمقام ڈومینیکا کو بھیجکر گریوینا مین صرف آٹھ بٹلین رہنے دیگئی ہین - ہیڈ کوارٹر الاسونا مین اسوقت ۱۲ ہزار فوج پیدل اور ۲۱ باٹریان جمع ہین - اور نو بٹلین اور عنقریب سرفجی (سرویا) سے جو الاسونا سے بیس میل بجانب شمال ہین پہونچنے والی ہین - علاوہ برین کئی ہزار فوج الاسونا کے قریب بلندیونپر جمع ہے -

صیغہ امیر البحری نے جرمنی سے پندرہ لمپ برقی روشنی کے منگوائے ہین - جو ضروری مقامات اور کار آمد بحری ناکونپر رات کیوقت دشمنون کی نقل و حرکت معلوم کرتے رہنے کے لئے نصب کئے جاینگے - دردانیال اور دہانہ باسفرس پر اس قسم کے فانوس کہربائی لگائے جا چکے ہین جنکی آہنی گردونکی قطر ایک ایک گز کی قریب ہین -

آہن پوش جہاز حفظ رحمن اور تارپیڈو کشتی برہان الدین کا سامان جنگ اور درستی مکمل ہو چکی ہے یہ جہاز دوسرے بحری بیڑہ مین شامل کئے جاینگے - جہاز حفظ رحمن کا وزن ۲۵۰۰ ٹن طاقت اسپی ۴۲۰۰ رفتار فی گھنٹہ ۱۲ میل - آہنی چادر کی موٹائی ½۵ انچ اور پانچ قلعہ شکن کرپ توپین رکھتا ہے -

اڈمیرل حسن پاشا وزیر صیغہ بحریہ نے ۲۷ - مارچ کو چند جہازونکا جو دوسرے بیڑہ مین شامل ہونگے معاینہ کیا - کچھہ دن ہوئے صوبہ کندما (خلیج سالونیکا کی شرقی ساحل کا جزیرہ نما) کے ساحل پر دو تین مشتبہ شکل کے جہاز دیکھے گئے تھے

حکام نے اونکی نگرانی کے لئے فوراً چند تارپیڈو جہاز روانہ کردیئے -

۲۲ - مارچ کو سفرا دول نے بابعالی سے جزیرہ کریٹ پر یورپین افواج کے اتارے جانیکی باضابطہ اجازت حاصل کرکے درخواست کی کہ ترکی حکام جزیرہ کو افواجکو اتارنے مین امداد دینے کے لئے ہدایت کیجاوے - کریٹ کے مسلمانون نے امیرالمومنین کی خدمت مین عرضداشت روانہ کی ہے کہ ہماری حالت زار پر رحم فرماکر ہمکو باغیونکے پنجہ سے رہا کیا جاوے جزیرہ کو خودمختاری نہ دی جاوے - ورنہ ہمارا رہنا ناممکن ہوجائیگا - بابعالی نے ۲۵ - مارچ کو یہ عرضداشت سفرا دول کے پاس بھیجدی - ۲۶ - مارچ کو ترکی گورنر اسمعیل پاشا نے سامان جنگ اور رسد کی مقدار عظیم ترکی افواج متعینہ کریٹ کے لئے خشکی پر اتارین +

لیونٹ ہیرلڈ ۲۴ - مارچ سے ۲۶ مارچ تک مسلسل جنگی تیاریون کو بہ تفصیل ذیل بیان کرتا ہے :-

منگل (۲۳ مارچ) سرحد یونان پر سلطنت عثمانیہ کے تمام حصون سے متواتر فوجین چلی جارہی ہین - الاسونا کے باتریان ہر روز توپخانہ کی مشق کررہی ہین - جرنیل حقی پاشا تیسری ڈویزن کی کمان لینے کے لئے ہیڈکوارٹر سے ڈسکٹا کو روانہ ہوگئے ہین - جہاز حفظ الرحمن کی مرمت شروع ہوئی (جو ۲۸ - مارچ کو مکمل ہوگئی) آہن پوش اجلالیہ پر انجنون کے پرانے بائیلر تبدیل کرکے نئے چڑہائے جارہے ہین - اجلالیہ جہاز تقریباً ہر ایک امر مین حفظ الرحمن کے مشابہ ہے - صرف یہ فرق ہے کہ اسکی آہنی چادر سات انچ موٹی ہے - آندہی کی وجہ سے اتوار کے دن کوئی جہاز اسمد سے فوج لیکر روانہ نہوسکا +

بدھ (۲۴ - مارچ) اسٹیشن مرادلی مین فوجکے لئے چار بارکین نئی تعمیر کی گئی ہین - امپیریل سلحہ خانہ بحری مین چند تارپیڈو کشتیان دوسرے درجہ کی سمندر جانیکے لئے تیار کیجارہی ہین - دو سو ساٹھ گہوڑے عنقریب سلیمیہ (واقع قسطنطنیہ) بارکون سے تیسرے اردو کے لئے روانہ کئے جائین گے - مقام فلنثرا (واقع   ) کے ۵۵۰۷ زیر رو سپاہیونکی پلٹنین لیکر ایک ٹرین مرادلی سے سالونیکا کو روانہ ہوگی - ضلع رڈوستو کے زیر رو سپاہی جنکی تعداد بارہ پلٹن ہے اور دوسری آرمی کور سے متعلق ہین ماسر میگزین رائفل کا استعمال سیکھنے کے لئے گہرون سے طلب کئے گئے ہین - صوبہ البانیہ کے شمالی صدر مقام سقوطری کی مستقل آٹھ پلٹنون مین عنقریب ایک ہزار فوج کا اضافہ کیا جائیگا - (یہ مقام سرحد مانٹی نیگرو کے قریب ہے -)

فرمان شاہی صادر ہوا ہے کہ اس سال کے رنگروٹ بلا کسی توقف کے ٹہیک تاریخ معینہ پر بہرتی کئے جاوین اور اس کے بعد فوراً اپنے اپنے اردو کو روانہ کردیئے جائین -

میجر ابراہیم لودی آفندی دوسری آرمی کور کے کمانڈر کے ایڈیکانگ یانیا کے لئے دس ہزار مارٹینی ہنری رائفلین اور تیس ہزار کارتوس لیکر کل شام اڈریانوبل سے بذریعہ ٹرین سالونیکا کو روانہ ہوئے -

رڈوستو کے بندر مین کل بارکش مویشی کی تعداد عظیم جو بندر عنی لولی سے (بحیرہ اسود کے جنوبی ساحل پر واقع ہے) لائے گئے تھے - اتاری گئی - بعض مویشی بحری سفر کی وجہ سے شکستہ حال تہی - جو جہاز فوج لیکر رڈوستو پہونچتے ہین اونکو بندرگاہ مین داخل کرنیکے لئے دو دخانی کشتیان مامور ہین - شروع اجتماع سے ۲۱ - مارچ تک اس بندرگاہ مین ۴۰،۱۷۰ سپاہی یعنی ۹۸ پلٹنین جہازونسے اتاری گئین - یہان پر ایک سپاہی کو چار دن کا راشن ملتا ہے - بروسا اور سلطانی اناطولیہ کے ریزرو سپاہیون کی بھی ۴۴ پلٹنین ماسر میگزین رائفلون کا استعمال سیکھنے کے لئے طلب کی گئی ہین - سب سے اول ڈارڈینلز کی رجمنٹ - قونیہ کا بریگیڈ اور بالوق اثر و قرا حصار کی پلٹنین بلائی جائینگی - ترکی اخبار اقدام لکھتا ہے کہ جہاز حمیدیہ کے کپتان نے جو ترکی سلحہ خانہ مین تیار ہوا تھا تار دیا ہے کہ میرے آہن پوش نے فی میل ۱۴½ میل سفر طے کیا یہ رفتار جنگی جہازون کی اوسط رفتار سے نصف میل زیادہ ہے -

جمعرات (۲۵ مارچ) دخانی جہاز قبلائی ایک ہزار ردیف - چالیس بحری سپاہی - سامان جنگ کے کئی صندوق اور بارکش مویشی کی مقدار عظیم لیکر بندرگاہ قواق مین پہونچا - جہان بحری سپاہیونکو اتار کر فوج کو اتارنے کے لئے رڈوستو کو روانہ ہوگیا - منگل کو طرابزون - قوزحصار اور عونیہ (واقع ایشیا کوچک) کے ردیف تعدادی ۲۹۵۰ بذریعہ ریل مرادلی سے سالونیکا کو روانہ کئے گئے -

سالونیکا کے ردیف سپاہی جو دوسری آرمی کور سے متعلق ہین) سب کے سب الاسونا پہونچ چکے ہین اور باقی اضلاع کی اسّی ردیف پلٹنون مین سے ساٹھ وہان پہونچ چکی ہین - باقی جارہی ہین انکے پہونچنے پر ٹرکی کی جنگی تیاریان مکمل ہوجائین گی -

جمعہ (۲۶ - مارچ) سرحد پر فوٹ سواران کی سات رجمنٹین جمع ہین ماسر رائفلونکے آٹھ صندوق اور ۱۶۴ صندوق کارتوسونکے ڈارڈینلز کو روانہ کئے گئے ہین -

امیرالمومنین نے تمام ردیف سپاہیون کو جو طلب کئے گئے ہین انکم ٹیکس سے بری کردیا ہے - توپخانہ کی نو باتریان ایک لحظہ کی اطلاع پر سرفجی سے سرحد جانے کو تیار ہین - دوسری آرمی کور (اڈریانوبل) کی افواج مین ابتک ۷۰ ہزار ماسر رائفلین تقسیم ہوچکی ہین -

سرحد پر جمع شدہ فوجکی ڈویزنون کے ہیڈکوارٹرون کے درمیان سلسلہ تار برقی قایم کردیا گیا ہے دخانی جہاز قاسم پاشا کو جو ڈارڈینلز مین مقیم ہے فی الفور جنگی بیڑہ جہازات کو جا ملنے کا حکم دیا گیا ہے - بیڑہ ابہی تک لمپساکوس مین لنگرزن ہے - کل (جمعرات) کو ۳۶۲۸ سپاہی اور کئی صندوق سامان جنگ کے سپیشل ٹرینون پر مرادلی سے سالونیکا کو روانہ کئے گئے - مسلح جہاز سٹانکوئی کو جو جزیرہ لمنوس کی حفاظت پر مامور ہے سالونیکا کے ساحل پر گشت کرنے کا حکم دیا گیا ہے - سقوطری واقع البانیا کی پلٹنون کو جنگی جمعیت مین کردیئے جانیکا حکم ہوا ہے مطلوبہ آدمی اس سال کے رنگروٹون سے لئے جائین گے - الاسونا اور گریوینا کی پل و سڑک بنانیکی فوجی کمپنیان اس نواح کی تمام فوجی سڑکون اور ضروری پلون کی مرمت کررہی ہین - حکام الاسونا کے قریب فوجکے نوشیدنی پانی کے لئے کئی مصنوعی چاہات کل کے ذریعہ تیار کروائے ہین - الاسونا مین اسوقت سات لفٹننٹ جنرل اور چار بریگیڈ جنرل موجود ہین - یہان نان پزون کی تعداد کافی نہونے کی وجہ سے فوجی حکام نے ہر ایک پلٹن کے لئے علیحدہ علیحدہ تنور خانہ بنائے جانے کا حکم دیا ہے - اور اس کام کا ٹہیکہ قصبہ دبری کے سوداگر ابراہیم آفندی کو دیا گیا ہے - بقول اقدام اب جنگی تیاری مکمل ہوگئی ہے - اور افواج قاہرہ اسلام وخلافت کی خدمت مین اپنی جانین نثار کرنیکو لئے اب صرف حکم سلطانی کی منتظر ہین -

محکمہ توپخانہ عامرہ کے دو افسر ۲۵ - مارچ کو سامان جنگ و اسلحہ خریدنیکے لئے جرمن کو روانہ ہوئے پچہلے دنون ترکی سلحہ خانہ مین ۲۶ توپین تیار ہوئی ہین - اخیر مارچ کو اونکی آزمائش کیگئی جسمین وہ سب طرح سے مکمل پائی گئین +

جرنیل وان ڈی گلز خیر فوجی سلطنت علیہ عثمانیہ نے فوج کے اجتماع مین کام نمایان کیا ہے - **اعلیحضرت** امیرالمومنین نے جنگ روس و روم ۱۸۷۷-۷۸ء کے بعد قیصر ولیم اول شہنشاہ جرمنی (قیصر حال کے دادا) کو عثمانیہ فوج کی ترتیب و درستی کے لئے ایک لایق افسر کی خدمات مستعار دینے کے لئے لکھا - قیصر موصوف نے جرنیل صاحب کو منتخب کرکے ارسال کیا - یہہ جرنیل وان مولٹکی (نامور جرمن سپہ سالار فاتح فرانس بہ جنگ ۱۸۷۰ء) کے لایق ترین شاگرد ہین - یہ اپنے ساتھ اور بھی چند جرمنی افسر لیتے آئے - صاحب موصوف کی ترکی سپاہیونکی جبلی شجاعت اور جنگی اوصاف اور سلطنت عثمانیہ کی فوجی استعداد کی نسبت جو رائے ہے وہ جولائی گذشتہ کے کسی پرچہ مین درج ہے - فوجی اجتماع کے شروع ہوتے ہی جرنیل موصوف معہ بیس دیگر جرمنی افسران کے سرحد یونان کو روانہ ہوگئے - ۲۵ - نئے جرمن افسر حال مین جرمن سے آکر ترکی فوج مین شامل ہوئے ہین - جنکے ورود کی خبر اوپر درج کی گئی ہے +

وزارت بحریہ عثمانیہ نے دہانہ ڈارڈینلز اور باسفرس کے قلعون کے درمیان پانی کے نیچے تارپیڈو بچہا دیئے ہین - اور دول اجنبیہ کے جہازون کے بجبر دخل کو روکنے کے لئے تارپیڈو کشتیان اور جہاز مناسب موقعون پر مامور کردیئے گئے ہین +

مصری فوجکے انگریزی افسر اعلی سردار کچنر پاشا نے خلیفہ تعاشی کو خط لکھا تھا کہ اگر تم

خرطوم اور بربر کو برضاء بنت چھوڑ دو تو صوبہ کارڈوفان باضابطہ طور پر تمہارے حوالہ کرکے تمکو اوس کا بادشاہ مان لیا جائیگا۔ مگر خلیفہ نے اس خط کا بہت سخت جواب دیا ہے - سردار کچنر نے اپنی خط مین خلیفہ کو ایما کیا تھا کہ یہ تحریر سلطان المعظم کے حکم پر ارسال کیجاتی ہے - مصر کے تمام مسلمان سردار موصوف کی اس غلط بیانی اور سلطان المعظم کے نام سے ناجائز فائدہ اوٹھانے پر کمال برافروختہ ہو رہے ہین +

مصری اخبارات جو ۲ - اپریل کی ڈاک مین موصول ہوتی ہین اونکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عساکر عثمانیہ کی امداد کے لئے فراہمی چندہ کی کارروائی بطور سابق پوری سرگرمی سے جاری ہے چنانچہ ان اخبارات کی روانگی کے وقت یعنی یکم اپریل کو مصر کی گاؤن گاؤن مین مجلسین قایم ہوچکی ہین اور قاہرہ کی بیگمات کی تقلید مین اسکندریہ کی مسلمان خاتونون نے بھی دو انجمنین عورتون سے چندہ وصول کرنیکے لئے قایم کرلی تھین - ۲۷ - مارچ کو قاہرہ کی صدر کمیٹی نے ۲۲۲۳۲ پونڈ ترکی ۲۲ قرش انجمن خاتونان نے ایک ہزار پونڈ انگریزی اور اخبار المؤید نے ۱۴۱ پونڈ جو اوسے مختلف اشخاص سے وصول ہوئے تھے قسطنطنیہ روانہ کئے جانے کے لئے عثمانیہ بنک کی شاخ واقع قاہرہ مین داخل کئے ۲۷ - مارچ تک صدر کمیٹی قاہرہ کو ۲۱۸۰۸½ پونڈ مصری وصول ہوئے جنمین سے ۹۶۱ پونڈ انجمن خاتونان نے جمع کئے تھے - ۲۸ - مارچ کو یہ فنڈ ۲۲۱۵۱½ پونڈ ہوگیا - جنمین ۱۰۳۶ پونڈ انجمن خاتونان کے ارسال کردہ تھے - **خاص** قسطنطنیہ مین ۱ شوال (۲۲ - مارچ) تک عساکر شاہانہ کے امدادی فنڈ مین ۱۰۳۱۰۷۶ پونڈ ۱ قرش جمع ہوئے - اس سے کل ممالک محروسہ کے چندہ کو قیاس کرلیا جاسکتا ہے +

قاہرہ کی صدر کمیٹی امدادی کا فنڈ ۲۹ - مارچ کو ۲۳۰۹۸ پونڈ ہوا - انمین سے ۱۰۶۲ پونڈ مخدرات کی انجمن کے جمع کردہ تھے - ۳۱ - مارچ کو یہ فنڈ ۲۵۰۷۴ پونڈ اور یکم اپریل کو ۲۶۰۹۰ پونڈ ہوا - اس رقم مین سے ۱۱۷۴ پونڈ انجمن خاتونان نے جمع کئے تھے - مراکو کے سفیر حاجی محمد حسلو نے جو قاہرہ کی ایک سب کمیٹی امدادیہ کے ممبر مجلس بھی ہین اپنی جیب سے ۳۰ پونڈ مصری (۵۱۰ روپیہ) عطا کئے +

دولت علیہ عثمانیہ نے ترکی سفیر امریکا کو بہت جلد دو جہاز خرید کر روانہ کرنے کا حکم دیا ہے (یکم اپریل)

ترکی گورنمنٹ نے حدود کوہ قاف یعنی آرمینا کے شمال مین طاعون زدگان کی درآمد کو روکنے کے لئے جنگی چوکیان بٹھادی ہین - جن مین ۳۲ ہزار سپاہی مامور ہین (۱ - اپریل)

انگریزی قبضہ مصر اور انگلستان کا اصرار غالباً ایکدن ٹرکی و انگلستان مین تعلق قطع کراکر رہیگا - مصر کے قاضی القضاۃ ہی اب ایک ایسے عہدہ دار ہین جنکو براہ راست بابعالی مقرر کرتا ہے - اور ان کی تقرری یا تنزل مین مصری گورنمنٹ کو کوئی اختیار حاصل نہین - چند ہفتے ہوئے - سر جان سکاٹ مشیر عدالت گورنمنٹ مصر نے قاضی کی عدالت مین داخل ہوکر کاغذات کا معاینہ کرنا چاہا - قاضی صاحب نے جواب دیا آپ مجاز نہین - سر سکاٹ نے جب اصرار کیا تو قاضی صاحب عدالت سے اوٹھ گئے اور مفصل رپورٹ قسطنطنیہ کو روانہ کی ہے - دولت علیہ اس جابرانہ کارروائی کا نوٹس شاید یونان و کریٹ کی مخمصہ کیوجہ سے نہین لے سکی لیکن ادہر سے فارغ ہوتے ہی امید ہے کہ سب سے اول اس طرف توجہ ہوگی +

دول عظام نے سینٹ پیٹرزبرگ مین کانفرنس کرکے تار برقی پیغامات کی شرح محصول مین تخفیف کردی ہے - اسپر بابعالی نے بھی ممالک محروسہ مین اعلان کردیا ہے کہ جو شخص یا کارخانہ ایکسو فرنک سالانہ کی فیس داخل کردیگا - اوس سے اندرونی و بیرونی تارونکی بابت تخفیف شدہ شرح سے محصول لیا جایا کریگا -

ٹوکٹ مین فساد برپا ہوجانیکی وجہ سے جسمین ستر ارمنی مارے گئے بابعالی نے محمود ناظم پاشا گورنر اور نیز وہان کی پولیس کے اعلی افسر کو موقوف کرکے زیر حراست کردیا ہے - اور بلوہ کی تحقیقات کے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کی ہے - جس کے پریسیڈنٹ حسن فہمی پاشا ڈائرکٹر جنرل پرمٹ خانجات بنائے گئے ہین - یہ کمیشن ۲۳ - مارچ کو قسطنطنیہ سے روانہ ہوگئی - اعلیحضرت نے بلوہ ہوجانے پر کمال افسوس ظاہر فرما کر حکم دیا ہے کہ تمام مجرمونکو عبرتناک سزائین دیجائین اور تمام قلمرو مین اشتہار شایع کردئے گئے ہین - کہ اگر کسی جگہ کے عیسائی شرارت کرین تو کوئی مسلمان قانون کو اپنے ہاتھ مین نہ لے - قیام امن کا کام پولیس اور سرکاری حکام پر چھوڑا جائے - بکر پاشا گورنر سینوپ محمود ناظم کی جگہ ٹوکٹ کی متصرف یا گورنر مقرر کئے گئی ہین - اور مارشل توفیق پاشا پریسیڈنٹ مجلس پڑتال حسن فہمی کے قایم مقام کمیشن مین سلطان المعظم کی دو ایڈیکانگ اور ایک یونانی الاصل عیسوی المذہب عہدہ دار جبریل آفندی بھی شامل کیا گیا ہے +

اعلیحضرت شاہ ایران کی سفارت خاص شاہ مظفر الدین کی تخت نشینی کی باضابطہ اطلاع دینے کے لئے سینٹ پیٹرزبرگ سے فراغت پاکر براہ وئنیا ۲۴ - مارچ کو قسطنطنیہ مین وارد ہوئی - جنرل میرزا ناصر الملک امیر تومان ابو القاسم خان سفیر خاص ہین علی قلی خان بیگ اونکے مشیر - مرزا حسن خان سکرٹری اور کرنیل علی خان محمد خان اور مرزا جواد خان اٹاچی ہین - سلطان المعظم کے ایک ایڈیکانگ نے چند مقام آگے جاکر استقبال کیا اور قسطنطنیہ کے سٹیشن سرکجی پر محمود خان سفیر ایران متعینہ قسطنطنیہ اور سلطان المعظم کے چند دیگر اعلی افسرون نے مشایعت کی - خلیفۃ المسلمین کیطرف سے مہمانون کے لئے چار درباری گاڑیان سٹیشن پر موجود تھین جنپر سوار ہوکر ممبران سفارت محل پیرا کے ہوٹل مین پہونچے - اور بدھ و جمعرات کو اکثر وزرا سے ملاقاتین کین نماز جمعہ کے بعد ۲۶ - مارچ کو امیر المومنین نے سفیر ابو القاسم خان سے دربار شاہی مین ملاقات کی - سفیر نے شاہ کا دستی خط پیش کرکے شمشیر مرصع بالماس بطور ہدیہ خلیفۃ المسلمین کی بارگاہ مین پیشکش کی - اور اسکے علاوہ اور بھی کئی بیش بہا تحائف نذر کئے سفیر نے اس موقعہ پر زبانی تقریر بھی کی - دربار سے واپس رخصت ہوکر سفیر موصوف نے صدر اعظم اور چند دیگر وزرائے دولت سے باضابطہ کی ملاقاتین کین +

صوبہ ارض روم کی ضلع ہنس کا سب گورنر اسمعیل بے موقوف کردیا گیا ہے - اب اوسپر مقدمہ بنایا جائیگا -

سلطنت عثمانیہ کو محصول پرمٹ سے ستمبر ۱۸۹۶ء لغایت ۳۱ - جنوری ۱۸۹۷ء کے عرصہ مین سال ماسبق کی نسبت ۲۶ ہزار پونڈ ماہوار یعنی ایک لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ زیادہ وصول ہوئے +

انگریزی اخبارات نے مشتہر کیا تھا کہ بابعالی عثمانیہ بنک سے بیس لاکھ پونڈ قرض لینے کا انتظام کر رہا ہے اسکی باضابطہ تردید کیگئی ہے +

زار روس نے اضوحی پاشا گورنر بیروت کو تمغہ و خطاب عطا فرمایا ہے +

تجارتی عہدنامہ کے متعلق روس اور ٹرکی کے وکلا مین مسئلہ کریٹ کی وجہ سے جو گفتگو عارضی طور پر بند ہوگئی تھی اوسکی کارروائی مارچ کے آخری ہفتہ مین پھر شروع ہوگئی ہے - رومینا اور ٹرکی مین تجارتی معاہدہ مکمل ہوگیا ہے اب فقط سلطانی منظوری باقی ہے +

مصر کے یونانیون نے مسلمانون سے خرید و فروخت بند کردی ہے - اس کے جواب مین مسلمانون نے بھی یونانیون سے اپنا تمام لین دین منقطع کردیا ہے +

مصر کی مدرسہ جامع ازہر مین جہان دس ہزار طلبا تعلیم پاتے ہین ابتک صرف مذہبی اور علوم قدیمہ کی تعلیم دیجاتی تھی - مگر ضروریات زمانہ سے واقف ہوکر اب وہانکے شیوخ کرام نے علوم جدیدہ کو نصاب مین داخل کرکے یورپین کالجونکی طرح انکی تدریس کے لئے باقاعدہ اوستاد اور پروفیسر مقرر کردئے ہین - مذہبی یونیورسٹی کے اس انقلاب عظیم کے ساتھ ہی مصری گورنمنٹ نے تعلیم کے فواید کو عام کرنے کے لئے سرکاری مدارس مین جہان ہندوستان کے سرکاری مدارس کی طرح تعلیم دیجاتی ہے - پرائمری اور مڈل و انٹرنس کی پڑہائی کی میعادون مین ۲ برس کی کمی کردی ہے +

المؤید مورخہ ۲۹ - مارچ راوی ہے کہ دو ہفتے ہوئے ۳۰۰ یونانی لٹیرے سرحد سے عبور کرکے قلمرو عثمانیہ مین داخل ہوئے تھے - مگر عساکر قاہرہ نے منٹون مین تقریباً سبکا کام تمام کردیا اور اونکے ہتھیار دار الخلافہ کو روانہ کردئے - یہ خبر لکھنے کے بعد اخبار مذکور تعجب کرتا ہے کہ ریوٹر یا ہاواس کسی تار ایجنسی نے باوجود دو ہفتے (ابتک پانچ ہفتے ہوتے ہین) گذر گئے اس واقعہ کا نام تک نہین لیا +

ڈنگولا مین ایک حکم صادر ہوا ہے کہ مالکان اراضی یکم جنوری ۱۸۹۹ء سے پہلے اپنے حقوق قایم کرین ورنہ انکی اراضیات ضبط ہوجائینگی - موجودہ مالکان اراضیات سے جو زمین کار آمد بنانیکے واسطے گورنمنٹ لیگی اوسکا معاوضہ دیا جائیگا اور گورنمنٹ انکو اور مقامات مین اراضی عطا کریگی - ایک اور حکم کی رو سے تمام چھوٹے چھوٹے ٹیکس جو ۱۸۸۵ء سے قبل رایج تھے منسوخ ہوگئے ہین صرف زمین اور کھجور کے درختون کا ٹیکس برقرار رکھا گیا ہے - ۱۸۸۵ء مین جو آبادی ۵۰۰۰۰۰ تھی - درویشون کے مظالم کے باعث صرف ۵۶۰۰۰ رہگئی ہے - رقبہ مزروعہ جو دریای نیل کے ہر دو طرف ۴۰۰ گز چوڑی اور لمبی پٹی ہے - اور جسمین اکثر جگہ جنگل بھی ہے ۲۴۰۰۰ ایکڑ ہے حالانکہ کل رقبہ ۹۰۰۰۰ قابل زراعت ہے مگر ۱۸۸۵ء مین جو ۱۵ ہزار پن چکیان تھین اب انمین سے صرف ۱۵۲۵ باقی رہگئی ہین - اور زراعت کیواسطے مویشیونکی تعداد بھی ۴۸۰۰۰ سے گھٹ کر ۱۳۰۰۰ سے بھی کم رہگئی ہے - کھجور کے درخت جنکی تعداد پہلے ۵ لاکھ تھی اب صرف ۲۷۶۵۱۲ رہگئے ہین - سوتی کپڑون - چمکیلے رنگ کے ریشمی کپڑون - عطریات - تمباکو و شکر بہت مانگ بڑہ رہی ہے اور خصوصاً چاء کی جو ۴۰ پنس فی پونڈ (آدہ سیر قریباً) کے بھاؤ تک بکی ہے + ایک نیا ہفتہ وار اخبار بنام انجپشن کوریر (مصری ڈاکیہ) جاری ہوا ہے - جو انگریزونکے سخت مخالف ہے اور لکھتا ہے کہ بد اخلاقی اور دغا بازی - مکر و فریب - اور بدزبانی - انگریزی پالیسی کا خاصہ ہے - اس اخبار کے ایڈیٹر کو جو ایک مسلمان جرمن ہے - خدیو نے تمغہ عطا کیا ہے +

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لنڈن ۔ ۱۷ اپریل۔ یونان و ٹرکی مین جنگ اور تعلقات کا خاتمہ۔ سرحد یونان سے متعدد رپورٹین موصول ہوئی ہین کہ آج مقام نزاروس کے قریب (یہ شہر یونانی علاقہ مین کرمنیا سے بجانب غرب سرحد سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے) چار گھنٹے لڑائی ہوتی رہی جس مین فریقین کی باقاعدہ فوج اور توپ خانے شامل تھے۔ یونانیون نے تین ترکی چوکیون پر قبضہ کرلیا۔ اور ترک پیچھے ہٹ گئے۔ نقصانات کا ذکر نہین کیا گیا۔ ہر ایک فریق دوسرے پر ابتداء کرنے کا الزام لگاتا ہے۔

باب عالی نے سفراء کو اطلاع دی ہے کہ ترکی افواج یونانیون کو بالصراحت ابتداء کنندہ ثابت کرنے کے لیئے پیچھے ہٹ گئی +

قسطنطنیہ ۔ ۱۷ اپریل۔ ترکون کا جوش۔ باب عالی نے دول یوروپ کو تازہ مراسلہ بھیجکر لکھا ہے کہ کریٹ کی موجودہ حالت ناقابل برداشت ہوگئی ہے۔ اور کہ اگر کشت و خون وہان اسیطرح جیسے جاری رہا تو سلطنت عثمانیہ کے مسلمانون سے اور زیادہ صبر نہین ہوسکیگا۔

اٹلی نے کریٹ کو فوج پیدل کی دو مزید پلٹنین اور ایک بیٹری توپ خانہ روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے +

قسطنطنیہ ۔ ۱۸ اپریل۔ جنگ باقاعدہ چھڑ گئی۔ ترکی اور یونان مین جنگ چھڑ جانے کا باقاعدہ اعلان کردیا گیا ہے۔ ترکی وزراء نے ایتھنز سے ترکی سفیر کو واپس بلا لیا ہے۔ یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ کو پروانہ ہائے راہداری دیدیئے اور ترکی افواج کو حملہ کردینے کا حکم دینے کا فیصلہ کرلیا ہے +

لنڈن ۔ ۱۸ اپریل۔ عام جنگ۔ تمام یونانی سرحد پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک لڑائی شروع ہوگئی ہے۔ قلعہ پریویسا کی ترکی بیٹریون نے ایک یونانی دخانی جہاز کو غرق کردیا ہے۔ جو امبریسیا (آرٹا کا دوسرا نام) کو روانہ ہوا تھا۔ اہل جہاز مین سے چند بچا لیئے گئے۔ ایک یونانی بیڑہ جہازات اس وقت قلعہ پریویسا پر گولہ باری کررہا ہے۔ یونانیون نے صوبہ مقدونیہ مین مقام منیکس کی مورچہ کو فتح کرلیا ہے (یونانی ترکی سرحد بجانب مشرق خلیج سالونیکا سے لیکر بجانب غرب بحیرہ اڈریاٹک تک دو سو میل لمبی ہے۔ پریویسا مغربی سرحد کے انتہا پر خلیج آرٹا کے دہانہ پر جو نصف میل سے کم چوڑا ہے ایک مضبوط ترکی قلعہ ہے۔ اور دہانہ کے جنوبی ساحل پر یونانیون کا قلعہ آق تیام ہے۔ قلعہ پریویسا ایسا مضبوط مقام ہے کہ عقل کبھی تسلیم نہین کرسکتی۔ کہ یونان کا کوئی زبردست سے زبردست بیڑہ بھی اوس کو منہدم کرسکے

یونان اور ٹرکی کی بحری بری طاقت کی تفصیل کئی دفعہ بتائی گئی ہے۔ مگر ٹرکی کے دشمن ابھی تک برابر اصرار کیئے جارہے ہین کہ گو یونان خشکی پر ٹرکی کا مقابلہ نہین کرسکتا۔ تاہم بحری طاقت مین وہ ٹرکی سے بڑھا ہوا ہے۔ اس لیئے اس موقعہ پر دونون فریق کی بحری طاقت کا باتفصیل مقابلہ کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

یونان کے پاس کلہم ۵ آہن پوش جہاز ہین جن مین سے جنگی جہاز کوئی نہین۔ تین آہن پوش جہاز سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء کے بنے ہوے ہین۔ انمین سے ہر ایک کا وزن ۴۸۸۵ ٹن آہنی چادر کی دبازت ۱۱½ انچ ہے ہر ایک پر تین تین ۱۰½ انچ اور چار چار ۵.۹ انچ قطر کی کینیٹ توپین ہین۔ (فرانس کی ساخت) سات سات چھ چھ پونڈ گولہ کی اور اٹھارہ اٹھارہ کلدار و دیگر چھوٹی چھوٹی توپین ہین۔ ایک آہن پوش ۱۸۶۷ء کا تعمیر شدہ ہے اوس کا وزن ۱۷۷۰ ٹن ہے۔ دو کرپ توپین ۱۰ انچ قطر کی۔ چار ہلکی اور دو کلدار توپین رکھتا ہے۔ رفتار بارہ میل فی گھنٹہ ہے۔ پانچوان آہن پوش چوبی جہاز ہے۔ وزن ۲۰۰۰ ٹن۔ چار ½۶ انچ قطر کی۔ اور دو ½۳ ٹن کی کرپ توپین رکھتا ہے۔ رفتار دس میل ہے۔ ۱۷ تارپیڈو کشتیان ہین۔ ایک مشق کرانے کی تارپیڈو کشتی ۲ نارڈون فلیٹ قسم کی تہ آب چلنیوالی تارپیڈو کشتیان غیر آہن پوشون مین دو کارویٹ قسم کے جہاز وزنی ۱۳۰۰ و ۱۸۰۰ ٹن۔ دو کروزر قسم کے جہاز ہر ایک وزنی ایک ایک ہزار ٹن (جو ۱۸۷۹ء مین تیار ہوے۔ بارہ اگنبوٹ جہاز جن مین سے چھ ۱۸۵۷ء و ۱۸۸۱ء کے درمیان تیار ہوے اور باقی بہت پرانے ہین۔ تمین وصولی محصول کے جہاز۔ ایک فولادی کشتی جو ۱۸۹۲ء مین تعمیر ہوئی۔ اور ایک آہنی باربرداری کا جہاز ہے یعنی جنگی جہاز کسی درجہ کا کوئی نہین۔ دو آہن پوش بندر کے حفاظتی جہاز ہین تین اول درجہ کے آہن پوش کروزر ہین۔ ۷ تیسرے قسم کے کروزر چھ اول درجہ کی اور ۱۱ تیسرے درجہ کی تارپیڈو کشتیان ہین اور بارہ تارپیڈو کشتیان بہت ہلکی ہین۔ بحری فوج کے افسرون۔ ملاحون اور سپاہیونکی تعداد ۴۱۵۱ ہے۔

اس کے مقابلہ مین ٹرکی کے پاس بیس بڑے آہن پوش جہاز ہین جن مین سے ایک کا وزن ۹ ہزار ٹن ایک کا ۸ ہزار ٹن۔ ایک کا چھ ہزار سات سو ٹن۔ چار کے چھ ہزار چار چار سو ٹن۔ ایک کا چار ہزار چھ سو ٹن اور آٹھ کا تقریباً تین تین ہزار ٹن ہے۔ جنگی جہاز قسم اول ایک قسم دوم ایک۔ حفاظت بنادر کے جہاز سات کروزر درجہ اول دس۔ درجہ دوم دو۔ درجہ سوم ۹۵ ہین۔ تارپیڈو کشتیان درجہ اول ۱۳ اور درجہ دوم سات ہین بحری فوجکی تعداد معہ افسران وغیرہ چالیس ہزار یعنے یونان کی بحری فوج سے تیرہ گنا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یونان تن تنہا سمندر پر بھی ٹرکی کا مقابلہ کسی طرح نہین کرسکتا۔ اڈیٹر +

لنڈن ۔ ۱۹ اپریل۔ وہ یونانی جہاز جسپر قلعہ پریویسا کی ترکی بیٹریون نے گولہ باری کی تھی غرق نہین ہوا بلکہ خشکی سے لگ کر پایاب موقعہ پر زمین نشین ہوگیا۔ پریویسا کے ترکی قلعون نے یونانی قلعہ آق تیام کو جو آبنائے کے دوسرے ساحل پر واقعہ ہے۔ بالکل مسمار کردیا ہے۔ یونانی فوج متعینہ قلعہ مذکور کے کئی سپاہی ہلاک ہوئے۔ اسپر یونانی بیڑہ نے ترکی قلعون پر گولہ باری کی۔ دو ہزار یونانی ترکی ساحل پر اترنے مین کامیاب ہوئے اور اب پریویسا کیطرف بڑھ رہے ہین +

ایضاً ۔ ٹرکی نے اعلان جنگ کردیا۔ یونانی وزیر اعظم ایم ڈیلی آنیس نے یونانی پارلیمنٹ مین بیان کیا کہ ٹرکی نے یونان کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا۔ اور یونان نے دعوت جنگ کو قبول کرلیا ہے۔

جرمنی سفیر متعینہ ایتھنز نے اعلان دیا ہے کہ ترکی رعایا مقیمہ یونان کی حفاظت مین کرونگا +

ایضاً ۔ جنگ کی تفصیل۔ جمعہ (۱۶ اپریل) کی شام کو درہ ملینیا (ریوٹر غلط ملونا لکھتا ہے۔ اڈیٹر) مین جو الاسونا کے شرق مین ہے سخت لڑائی شروع ہوئی۔ اور برابر ۳۰ گھنٹے ہوتی رہی۔ جنگ مذکور سرحد پر کئی میلون تک ہوتی رہی۔ فریقین کی ۲۰ ہزار فوج شامل کارزار تھی۔ اس کا نتیجہ غیر محقق رہا لیکن ترک کسی قدر غالب رہے معلوم ہوتے ہین۔ یونانیون کا بیان ہے کہ ہم مقام منیک پر برابر قابض ہین۔ جو تمام میدان جنگ کی کلید ہے۔

یونانی بیڑہ جہازات نے پریویسا کو بالکل منہدم کردیا ہے۔ اور وہان کے ترکی قلعون کو چپ کرادیا ہے (اس خبر کے غلط ہونیکی وجوہات اوپر بیان ہوچکی ہین۔ وکیل)

مقام آرٹا کے یونانی توپ خانہ نے دو ترکی بیٹریون کو جو شہر مذکور کے مقابل نصب تھین چپ کرادیا ہے مگر تیسری بیٹری جو سب سے مضبوط ہے ابھی تک مغلوب نہین کی جاسکی۔

ہفتہ کے دن (۱۷ اپریل) بمقام گریا جو نیزروس سے بجانب غرب ہے سخت لڑائی ہوئی ترکون نے جو مقامات فتح کرلیئے تھے اونپر قابض رہے۔

چند یونانی گروہ جزیرہ تھاسوس کے مقابل ترکی ساحل پر اترے ہین کہ سالونیکا قسطنطنیہ ریلوے لائن کو کاٹ دین۔

ریوٹر کا خاص نامہ نگار اتوار کی شام کو (۱۸ اپریل) الاسونا سے تار دیتا ہے کہ ترکون نے درہ ملینیا پر پورا تصرف کرلیا۔ اور یونانی چوکیون کو سنگینونکی دست بدست لڑائی مین فتح کرلیا ہے +

لنڈن ۔ ۲۰ اپریل۔ فرانس نے یونانی رعایا متعینہ ٹرکی کی حفاظت کا ذمہ اٹھالیا ہے۔ ترکون کا بیان ہے کہ درہ میلینا کی لڑائی مین ہمارے دو سو آدمی اور یونانیون کی کم از کم ایک ہزار سپاہی قتل ہوئے ہین۔ لڑائی برابر دو دن تک ہوتی رہی تھی۔ ترک بڑے حوصلہ اور اطمینان کے ساتھ اور یونانی سخت پرجوشی کے ساتھ لڑے۔

یونان کا ولیعہد ڈیوک آف سپارٹا اور اوس کا چھوٹا بھائی پرنس نکلس سرحد کو روانہ ہوگئے ہین۔ ایکبار پھر یونانی فوج ترکی صوبہ ایپائرس مین داخل ہوگئی ہے۔

سمت مین طوفان متلاطم برپا ہوجانے کی وجہ سے پریویسا پر یونانی گولہ باری مدہم پڑ گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ روس کی درخواست پر سرویا۔ مانٹی نیگرو اور بلغاریا نے جنگ روم و یونان مین خاموش رہنے کا وعدہ کیا ہے ✤

لنڈن۔ ۲۰-اپریل۔ **جان توڑ لڑائی**۔ کل ترکون کے پیشقدمی کرنے پر یونانیون نے اون کو درہ ملونا کی دونون طرف ایک مقام پر روکنا چاہا۔ مگر یونانیون پر چوطرفہ سخت دباؤ پڑ گیا جو خاص کر بمقام گرتزووبل (جو ٹرنوواس کے شمال مین ہے) بہت ہی زیادہ تہا۔ اس موقعہ پر ۲۲ ہزار ترکون نے ایک طرف سے ہو کر لاریسا پر بڑہنے کی کوشش کی۔ یونانی پہلے تو کئی میل تک پیچھے ہٹ گئے۔ مگر کمک کے پہونچ جانے پر اونہون نے کسی قدر اپنے مورچے پہر لے لیئے۔

درہ ریوینی پر جو درہ مذکورہ بالا سے بجانب جنوب ہے سخت جان توڑ لڑائی ہوئی۔ اور آخر ترک سخت نقصان اوٹھا کر سرحد عبور کر کے واپس ہٹ آئے۔ (قصبہ ٹرنوواس الاسونا کے مقابل یونانی سرحد سے دو میل جنوب کیطرف تھیسلی کا مشہور قصبہ ہے۔ لاریسا تھیسلی کا صدر مقام یہان سے دس میل بجانب جنوب ہے نقشہ مین یہ سب مقامات دکہا دیئے گئے ہین۔)

جو یونانی فوج صوبہ اپائیرس مین داخل ہوئی تھی وہ قصبہ جنینا (یانینا) پر بڑہ رہی ہے ✤

لنڈن۔ ۲۱-اپریل۔ ترکون نے اب وہ تمام مورچے جو لاریسا کو جانے والی سڑکون پر بنے ہوئے تھے فتح کر لیئے ہین۔ اور اس وقت قصبہ ٹرنوواس پر جہان یونانی ہٹ گئے ہین گولہ باری کر رہے ہین۔

صوبہ اپائیرس مین گو یونانیون کو جزوی کامیابی حاصل ہوئی ہے تاہم اب تک فی الجملہ ترک فتحیاب رہے ہین۔

گورنمنٹ یونان نے تمام پولیس کو فوج کی مدد کے لیئے میدان جنگ کو جانے کا حکم دیا ہے اونکی جگہ شہری پولیس کا کام دین گے۔

یونانی بیڑہ سربمہر احکام لیکر ایتہنز سے روانہ ہو گیا ہے۔ جو یونانی گروہ قسطنطنیہ سالونیکا ریلوے کو کاٹنے کی کوشش کر رہے تھے وہ پسپا کر دیئے گئے ہین۔

ریوٹر کو اطلاع ملی ہے کہ جنگ روم و یونان سے دول کے اوس فیصلہ پر جو کریٹ کی اندرونی خودمختاری کے متعلق کیا گیا ہے کچھ اثر نہین پڑے گا ✤

لنڈن۔ ۲۱-اپریل۔ **مفرورین کے حملے**۔ یونانی اپنا محفوظ کیمپ جو ٹرنوواس سے بجانب غرب تہا چھوڑ کر قصبہ مذکور کے مقابل کی آخری بلندی پر آ گئے۔ ترکون نے اس بلندی پر کل (۲۰ اپریل) صبح سے حملہ کرنا شروع کر دیا ترکون کے پاس یونانیونکی نسبت توپخانہ بہت ہی زیادہ ہے۔

ایک دوسری ترک فوج مقام نزاکوس پر جو ٹرنوواس سے جنوب بمغرب کیطرف ہے حملہ کر رہی ہے ایک زبردست یونانی فوج نے ٹرنوواس اور نزاکوس کے درمیانی درہ ریوینی سے گذر کر بہاری جنگ کے بعد ترکی موضع دماسی کو فتح کر لیا۔

طاقتون کا اجتماع۔ روس نے دول عظام کو مراسلہ بھیجکر یہ مشورہ دیا ہے کہ جنگ کنندہ فریقون مین سے جب تک کوئی مداخلت اور بیچ بچاؤ کرانے کی درخواست نہ کرے تب تک کل طاقتون کو خاموش رہکر تماشا دیکہتے رہنا چاہیئے۔ مگر دوران اثنا کریٹ کا محاصرہ برابر قائم رکھکر جزیرہ کو یورپین امانت سمجھنا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ دول نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ روس نے اپنے مراسلہ مین اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ یونان اور ٹرکی کے درمیان جب مداخلت کی جائے تو وہ سب کی طرف سے بالاجتماع ہو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انگلستان نے اس مراسلہ کے بعض امور پر اعتراض کیا ہے۔

میدان جنگ سے اس کے سوائے کوئی اور تازہ خبر نہین آئی۔ کہ یونانی بیڑہ نے ترکی بندرگاہ پلاٹامان پر گولہ باری کر کے اوس کو سخت نقصان پہونچایا ہے (پلاٹامان سرحد یونان و ٹرکی کے مشرقی حصہ مین ترکی کا انتہائی قلعہ ہے۔ اور عین سرحد پر خلیج سالونیکا کے ساحل پر واقعہ ہے۔ یونان کی بحری طاقت کی تفصیل اوپر درج ہو چکی ہے۔ اور اوسکی کل کیفیات وہی ہے۔ پہر سمجھ مین نہین آتا کہ اوس کے پاس اتنے جہاز اور بیڑے کہان سے آ گئے کہ کوئی تو مغربی سرحد پر قلعہ پریویسا کو منہدم کر رہے ہین اور کوئی مشرقی سرحد پر ترکی قلعون کو نقصان پہونچا رہے ہین۔ اور کئی ایتہنز سے خفیہ احکام لیکر اب روانہ کیئے جا رہے ہین۔ شاید ایک ایک آہن پوش کا نام ریوٹر نے بیڑہ رکہا ہوا ہے۔ ایڈیٹر) ✤

لنڈن۔ ۲۲-اپریل۔ **سخت مقابلہ**۔ تازہ ترین خبر مقام جنگ بروز منگل وقت شب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرکی اور یونانی توپخانون مین جنگ جاری ہے۔ اور یونانی کمک پہنچ رہی ہے۔

ظاہرا یونانیونکی طرف سے سخت مقابلہ بمقام نزیروس اور ریوینی ہو رہا ہے اور ترکون کا بڑہنا رک رہا ہے ترک تسلیم کرتے ہین کہ انکو سخت نقصان اوٹھانا پڑا ہے۔

جو خبر شائع ہوئی تھی کہ یونانیون نے مقام ٹوماسی پر قبضہ کر لیا ہے وہ قبل از وقت یعنی غلط تھی ✤ کل مقام مذکور کے قریب سخت لڑائی ہوئی لیکن غیر فیصل رہی ✤

یونانیون کی گولہ باری۔ یونانی جنگی بیڑہ نے مقام لیٹو کہاری کو جو خلیج سالونیکا پر ہے۔ سخت نقصان پہونچایا ✤

لنڈن۔ ۲۳-اپریل **یونانیون کا حملہ و شکست**۔ یونانیون نے سخت جان توڑ حملہ زنی اوس مین ترکی مورچہ پر کیا۔ لیکن سخت خونریزی کے بعد یونانیون کو شکست کہا کر پسپا ہونا پڑا۔ لڑائی وہان جاری ہے۔ یونانیون نے تین گاؤن آرتا کے قرب و جوار مین لیئے ہین ✤

قسطنطنیہ۔ ۲۲-اپریل **بلگیریا اور بابعالی**۔ ایم مارکاؤ ڈپلومیٹک ایجنٹ بلگیریا نے جو یہان متعین ہین سلطان المعظم کو اطلاع دی ہے کہ اگر شنبہ آئندہ تک ”براءت“ پانچ زاید بشپون کے واسطے مقدونیہ مین منظور نہ کی جاویگی تو بلگیریا فوجین جمع کرنا شروع کریگا سلطان المعظم نے نرمی سے جواب دیا ہے براءت سے مراد فرمان سلطانی ہے جس کی رو سے مذہبی بشپون کو بہت سی رعایتین دیجاتی اور اون کو کئی ٹیکسون سے بری کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

روم۔ ۲۲-اپریل **شاہ اٹلی کے قتل کا اقدام**۔ شاہ ہمبرٹ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا جب کہ وہ گھوڑ دوڑ دیکھنے کے واسطے گاڑی پر سوار جا رہے تھے۔ ایک شخص نے اونپر حملہ کیا۔ اور پیش قبض چلایا۔ مگر ناکامیاب ہو کر گرفتار ہوا ✤

لنڈن۔ ۲۳-اپریل۔ **انگریزی بیڑہ خلیج ڈیلاگوا مین۔ فرانس بھی تیار ہوا**۔ جہاز انگریزی بیڑہ کے جو کیپ مین ہے خلیج ڈیلاگوا مین پہنچ گئے ہین۔ ایک فرانسیسی جنگی جہاز بھی وہان پہونچ گیا ہے ✤

کیپ ٹون۔ ۲۱-اپریل۔ **کیپ ٹون کی حفاظت**۔ حفاظتی کمیشن جو یہان بیٹھی ہے سفارش کرتی ہے کہ گیارہ ہزار سپاہیون کی ایک فوج بہرتی کی جاوے اور تمام گورے رنگ کے لوگون کے واسطے ملازمت لازمی قرار دی جاوے اور موجودہ فوجکو کثرت سے بڑہایا جاوے ✤

لنڈن۔ ۲۱-اپریل۔ **علاقہ نائیگر مین فرانس و جرمنی**۔ علاقہ نائیگر کے اندرونی علاقہ مین جرمنی نے فرانس کی طرف سے خلاف ورزی معاہدہ ہونے پر اعتراض کیا ہے۔ مقام بوسا پر فرانس کے قبضہ کر لینے پر معلوم ہوا ہے کہ انگلستان نے بھی اعتراض کیا ہے۔ (یہ مقامات ناظرین کو اون نقشون سے جو چند ہفتے ہوئے اخبار کے ساتھ شائع کیئے گئے تھے معلوم ہو سکتے ہین۔ ایڈیٹر) ✤

کیپ ٹون۔ ۲۱-اپریل۔ مسٹر سیسل رہوڈس یہان پہونچ گئے ہین۔ اونکا استقبال بڑی دہوم دہام سے کیا گیا۔ جہاز سے اوترتے ہی مسٹر موصوف نے تقریر کر کے امید ظاہر کی کہ مناسب عرصہ تک مین جنوبی افریقہ مین بلا امتیاز قومیت تمام یورپین باشندون کو نرمی و آشتی سے مساوی حقوق دلانے مین کامیاب ہو جاویگا اور کہ جب یہ بات ہو گی اس وقت جنوبی افریقہ مین کامل اتحاد و یکجہتی قائم ہو جاویگا ✤

لنڈن۔ ۲۱-اپریل۔ نصف شب قیصر جرمنی ویانا پہونچ گئے ہین۔ جہان اونکا نہایت تپاک سے استقبال کیا گیا ✤

ریاست جہالاوار مین بدامنی کا احتمال۔ ۲۲-اپریل ۱۸۹۷ء۔ دو سو سپاہی اور رسالہ دیولی ارریگولر فورس کے جہالراپتن کو روانہ کئے گئے ہین۔ کیونکہ ریاست جہالاوار مین بدامنی کا احتمال ہے۔ ریاست کی آئندہ انتظام کی بابت فیصلہ نہونیکے سبب سے کسی قدر بےچینی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر اس بےچینی نے زور پکڑ لیا تو الغرض لوگون کو مشکلات پیدا کرنیکا موقعہ حاصل ہو جاویگا مسٹر کرو تھرو ڈپٹی ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے قرین مصلحت سمجھا کہ ابتری کو ناممکن الوقوع کرنیکے واسطے کافی فوج منگالی جاوے اور اوسکے واسطے دیولی سے ۲۰۰ سپاہی اور رسالہ روانہ کئے گئے ہین جہالاوار کی آبادی مین صلح پسند شخص ٹھاکرون کا عنصر ہے جنکو دبا رکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ فوج کی موجودگی سے اونپر اچھا اثر ہوگا ✤

ہندوستان کی خبریں

سر جمشید جی جی جی بھائی کے علاوہ دو اور پارسی معززین بھی پارسیوں کی طرف سے جشن شصت سالہ میں شامل ہونیکے لئے بمبئی سے انگلستان کو روانہ ہونگے +

مہاراجہ گوالیار نے وبا کی وجہ سے اجین کا میلہ سنگھت بند کر دیا ہے۔ اور نواب گورنر جنرل بہادر نے بھی حکم صادر کیا ہے کہ ۱۸ اپریل سے ۱۸ مئی تک ہندوستان کے تمام ریلوے سٹیشنوں سے کسی جاتری یا اور شخص کو جو سنگھت میلہ پر جانا چاہتا ہو اجین اور اُسکے دونوں طرف کے متصلہ سٹیشنوں فتح آباد اور تاج پور اور سلاؤ کا ٹکٹ نہ دیا جاوے۔ تمام لوکل گورنمنٹوں نے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے علاقوں میں بھی اس امر کا اعلان کر دیا ہے +

کائستھ صدر سبھا نے علی گڈھ میں ۱۷- اپریل کو جلسہ کرکے اس فرقہ کی طرف سے ایڈریس بھیجنے اور جوبلی کے دن چراغاں وغیرہ کرنیکے متعلق رزولیوشن پاس کیئے +

نواب بہاولپور کے صاحبزادہ ولیعہد چیفس کالج لاہور کے احاطہ میں ۱۷ اپریل کی شام کو گھوڑے سے گر پڑے۔ گھوڑا منہ زور ہو کر اُنکو ہسپتال کے برآمدہ میں لے گھسا۔ گرتے وقت ستون سے سر ٹکرایا۔ صاحبزادہ تین گھنٹہ تک بیہوش رہے اب آرام ہے +

ممالک مغربی شمالی کے دو انگریزوں نے گھاس چارہ اور غلہ کو خشک کرنے کیلئے ایک بھٹی ایجاد کی ہے جس میں ہرا گھاس ایک گھنٹہ میں اور غلہ آدھ گھنٹہ میں خشک ہو سکیگا۔ اگر یہ ایجاد درست نکلی تو بارش وغیرہ سے غلہ و چارہ کا اسقدر نقصان نہ ہوا کریگا۔ جتنا کہ اب ہوتا ہے اور جب ضرورت ہو ہرا گھاس خشک کر لیا جاسکے گا +

پنجاب پراونشل کمیٹی امداد قحط زدگاں کی اگزیکٹیو کمیٹی نے ۱۹- اپریل کو مسٹر جیمز صاحب وائس چیرمین صدر کمیٹی کلکتہ سے ٹون ہال لاہور میں ملاقات کی پنجاب کے چند اعلےٰ عہدہ داروں نے پنجاب کی اشد ضرورتوں کو بالتفصیل واضح کرکے درخواست کی کہ کمیٹی کم از کم بارہ لاکھ روپیہ سے پنجاب کی امداد کرے۔ ضلع حصار میں ۵۰ فیصدی قلبہ رانی ڈنگر مویشی مر چکے ہیں شاہ پور اور دیگر چند اضلاع میں بھی زمینداروں کی حالت ناگفتہ بہ بتلائی گئی۔ مسٹر جیمز نے صوبہ پنجاب کی عام حالت کو قابل رحم تسلیم نہ کیا۔ اُن کی رائے میں سوائے ایکدو خاص خاص علاقوں کے یہاں کوئی قحط نہیں صرف گرانی ہے پھر بھی صدر کمیٹی کو پنجاب کے لئے کسیقدر زائد روپیہ منظور کرنے پر مائل کرنیکا وعدہ کیا +

لفٹیننٹ گورنر بنگال کی لیڈی صاحبہ نے فروری گذشتہ میں امداد قحط زدگان کیلئے جو مینا بازار لگایا تھا اُس سے ۱۰ ہزار روپیہ کا فائدہ ہوا جو صدر کمیٹی کو بھیجدیئے گئے ہیں +

میسور کے شاہی محل کی آتشزدگی کے متعلق جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اُسنے رپورٹ کی ہے کہ یہ حادثہ اتفاقیہ ہوا ہے۔ کسی نے عمداً آگ نہیں لگائی تھی +

کرنیل ٹکر صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب یکم مئی سے تین ماہ کی رعایتی رخصت پر جاتے ہیں۔ مسٹر ٹرن سمتھ ڈپٹی انسپکٹر جنرل تا حکم ثانی اُنکے قائم مقام ہونگے۔ اور مسٹر جیکسن صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی مسٹر ٹرن سمتھ کی جگہ کام کرینگے +

پنجاب یونیورسٹی کے آرٹس امتحانات کے امیدواروں نے نواب لفٹیننٹ گورنر کو میموریل بھیجا تھا کہ جشن جوبلی کی خوشی میں امسال کل امیدواروں کو پاس کر دیا جاوے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے کے نتیجوں نے بتا دیا ہے کہ نواب صاحب نے اس عجیب درخواست کو منظور نہیں کیا +

دہلی میں ۱۹- اپریل کو سایہ میں بارہ سو درجہ تپش تھا۔ دریا میں پانی کم ہو جانیکی وجہ سے واٹر ورکس کافی پانی بہم نہیں پہنچا سکتے +

جہلم کے ہندو اور سکھوں نے ۱۸ اپریل کو جلسہ کرکے جشن جوبلی کی یادگار کے متعلق خوشی کی معمولی تجاویز اور صنعتی مدرسہ کے قیام کا رزولیوشن پاس کیا +

لفٹننٹ گورنر پنجاب کی لیڈی صاحبہ نے ۱۷- اپریل کی صبح کو وکٹوریہ زنانہ سکول میں انعام تقسیم کئے ۱۸۸۲ء میں اس مدرسہ اور اُس کی شاخوں میں ۲۵۰ لڑکیاں تھیں اب ۷۰۵ ہیں +

بنگال احاطہ میں پہلے ہفتہ ۶۱۲۴۶۵ شخص امدادی کاموں پر تھے اس سے پہلے ہفتہ میں ۵۹۵۵۰۷ تھے۔ قحط فنڈ کی مقدار ایک کروڑ پونے گیارہ لاکھ روپیہ تھی۔ کینیڈا سے اور ایک لاکھ روپیہ کی پانچویں قسط موصول ہوئی ہے [illegible]

جنوبی ہند میں مدراس ریلوے کمپنی نے نواب وزیر ہند کی شرائط منظور کرکے اپنی لائن کالی کٹ۔ کنانور لائن کو بڑھانے پر رضامند ہو گئی ہے کہ وہ نیلگری کی ریلوے لائن کے مہتمموں نے بھی چند نئی شاخوں کی تجویز پیش کی ہے۔ جن کو پہلی لائن والے اپنے حق میں مضر خیال کرتے ہیں +

امداد قحط زدگاں کی صدر کمیٹی کے ممبر مجلس سر کیلین صاحب ۱۴ اپریل کو مدراس سے کلکتہ روانہ ہوگئے جہاں پہنچکر مختلف صوبوں میں مزید رقمیں تقسیم کرینگے۔ مسٹر جیمز نائب میر مجلس جو آجکل دورہ کر رہے ہیں ولایت بھیجے جائینگے عنقریب ایک مفصل رپورٹ تیار کرنیوالے ہیں

ریاست جہالاوار کو صدر مقام جہالراپٹن میں نقص امن کا اندیشہ ہونیکی وجہ سے سرکاری فوج سے دو سو پیدل اور پچاس سوار بھیجے گئے ہیں پہلے تو خیر مہارانا ظالم سنگھ کی موجودگی سے بغاوت کا اندیشہ تھا اب کونسی نئی وجہ پیدا ہو گئی ہے؟

کلبہ خیل سے ۱۱ سپاہیان کو کچھ آدمی سرکاری لشکر سے لکڑی کاٹنے گئے تو جیلا کے قریب چند سرحدی پٹھانوں نے اُنپر بندوقیں چلائیں گولی کسی آدمی کو نہ لگی دوسرے دن دو کمپنیاں پہاڑیوں کی تلاش پر بھیجی گئیں تو دو بدمعاش غازی خیل پکڑے گئے۔ غازی خیلوں کے دو ملک بھی پکڑے گئے ہیں +

امرتسر کے دربار صاحب میں ۱۵ اپریل کی شام کو سکھوں نے جشن جوبلی کے متعلق عام جلسہ کیا +

ہندوستان اور جزیرہ لنکا میں انگریز سرمایہ داروں نے ساڑھے تین کروڑ پونڈ سرمایہ کو صرف کرکے تقریباً دس لاکھ ایکڑ زمین پر چاء کے باغات تیار کئے ہیں۔ انپر دس لاکھ قلی کام کرتے ہیں یعنی مالکان باغات اسقدر دیسی جانوں اور جسموں کے مختار کل ہیں۔ ولایت کے ایک کارخانہ نے صرف اُن باغات کے حالات ایک کتاب میں قلمبند کئے ہیں جو شہر اکتی سرمایہ سے تیار کئے گئے ہیں اور کتاب کی قیمت ۷ روپیہ رکھی ہے +

اورینٹل کالج لاہور کی تعلیم علوم مغربی بزبان اردو کے متعلق حسب الحکم پنجاب گورنمنٹ پنجاب یونیورسٹی نے جو سب کمیٹی مقرر کی تھی اُس نے مصارف۔ طریقہ تعلیم۔ کتب نصاب۔ اور ترجموں کے لئے کسی انتظام کے نہ موجود ہونے اور طلباء میں بتدریج کمی ہوتے چلے جانے کے مسائل پر کافی غور و تحقیقات کرکے آخر یہ رپورٹ کی ہے کہ اورینٹل کالج میں اس شاخ کو قائم کئے ابھی صرف چودہ برس ہوئے ہیں اسلئے تعلیم مذکور کی کامیابی یا ناکامیابی کی نسبت کوئی پختہ رائے قائم نہیں ہو سکتی اور اس قدر قلیل میعاد کے تجربہ کی بنا پر خواہ وہ کیسا ہی کم مفید کیوں نہ ثابت ہوا ہو ایک ایسی تعلیم کو جسے یونیورسٹی نے کامل غور و فکر کے بعد شروع کیا تھا قطعاً بند کر دینا ہرگز قرین مصلحت نہیں یعنی کہ جب تک اور کئی سو نوجوانوں کی عمریں اس بالکل ہی ناکارآمد اور نکمی تعلیم میں ضائع نہ ہو لیں تب تک کمیٹی اُسے بند نہیں کرنا چاہتی یہ رپورٹ اب سینٹ میں پیش ہوگی جو غالباً اسے پسند کریگی +

برہما کی چیف کمشنری جو یکم مئی سے لفٹیننٹ گورنری ہونیوالی ہے الحاق برہما سے تین سال بعد ۱۸۶۲ء میں قائم ہوئی تھی سب سے پرانی لفٹیننٹ گورنری ممالک مغربی و شمالی کی ہے جو ۱۸۳۶ء میں بنائی گئی۔ دوسرے نمبر پر بنگال کی ہے جو ۱۸۵۴ء میں پیدا ہوئی۔ اُس سے پہلے یہ صوبہ براہ راست گورنر جنرل کے ماتحت ہوتا تھا جو بنگال کے گورنر کہلاتے تھے۔ تیسرا نمبر پنجاب کا ہے جہاں ۱۸۵۹ء میں لفٹیننٹی قائم کیگئی۔ چیف کمشنریوں میں اب سب سے پرانی ممالک متوسط کی ہے جو ۱۸۶۱ء میں بنائی گئی اسکے بعد کورگ کی ۱۸۶۹ء میں۔ جسکا چیف کمشنر ۱۸۸۱ء سے میسور کا رزیڈنٹ ہوتا ہے۔ اجمیر مارواڑ کی چیف کمشنری ۱۸۷۱ء میں اور آسام کی ۱۸۷۴ء میں وجود میں آئیں + برہما میں یکم مئی کو عام تعطیل ہو کر نئے لفٹیننٹ گورنر پہلا دربار لیوی کرینگے

برہما میں ایک اور برہمی نے جنگل میں لکڑیاں جمع کرتے وقت ایک شیر کے ساتھ کشتی لڑکر اُس کو زمین پر پچھاڑ دیا اور پاس سے پتھر اُٹھا کر اُس سے شیر کا سر پھوڑ ڈالا +

رنگون کی ایک بنک کی ۴۰ ہزار کی چوری ابھی برآمد ہی ہونے پائی تھی کہ ۲۰ اپریل کو کوئی عیار [illegible] بنک کے خزانچی کی نظر بچا کر پانچ ہزار کا چک اُڑا لے گیا۔ جسے فوراً بنگال بنک میں دیکر ہزار ہزار کے پانچ نوٹ لے لئے اور پھر نوٹ گھر میں جا کر اُنکے عوض سو سو کے پچاس نوٹ۔ نوٹوں کے نمبر شائع کر دیئے گئے ہیں۔ اور پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر رنگون نے ایک برہمی کلرک کو ۲۷۰ روپیہ کے تغلب پر ایک برس قید کی سزا دی ہے ۴۰۰۰۰ کے چور کو دو برس قید

لفٹیننٹ گورنر پنجاب کی صاحبزادی مس ایڈیل میری میکورتھ ینگ کی شادی بدھ گذشتہ کی شام کو بڑے گرجا میں محکمہ جنگلات کے ایک افسر مسٹر منرو سے ہوئی۔ دلہن کے ہمراہ چھ سہیلیاں تھیں لاہور کے لارڈ بشپ نکاح خواں تھے دلہن کے چچازاد بھائی پادری بارٹن نے ارغنون بجایا +

لاہور انار کلی بازار میں ۲ فروری کو ایک یورپین عورت کے قتل کرنیوالے کے نام و سکونت کی نسبت عام لاعلمی ہونیکی وجہ سے گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اطلاع دی ہے کہ اُس کا نام بشیر اور مہمند کمی خیل کے قبیلہ اصغر خیل

ب سنی تھا ضلع پشاور کے تھانہ شب قدر کے موضع ترنگزئی کا رہنے والا تھا جہاں اُس کا باپ غریب اُس کی بیوہ سماۃ وزیری اور اُسکے بھائی خوشحال مست حال اور دولت اب بھی رہتی ہیں۔ غریب اور اُسکے بیٹے زمیندار ہیں۔ بشیر طالبعلم بنا اور حصول علم کیلئے جنوری ۱۸۹۶ء میں گھر کی کسی آدمی کو اطلاع کرنیکے بغیر گاؤں سے چلا آیا +

راول پنڈی کے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ولکن کو جو پچھلے ہفتے لاہور سے وہاں تبدیل ہو کر گئے تھے دیوانہ کُتے نے رخسار اور کلائی پر کاٹ کھایا۔ صاحب پاسچر انسٹی ٹیوٹ میں علاج کرنے کیلئے بدھ کے دن پیرس کو روانہ ہو گئے +

پچھلے ہفتہ پنجاب کے اکثر اضلاع میں خفیف ترشح ہوا اور زور سے آندھی چلی ضلع فیروزپور میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہوا۔ مرے کو مارے شاہ مدار یہ بیوقت بارش آیندہ برسات کیلئے اچھے آثار نہیں کہتی ضلع مذکور کی آغا داہ نہر پر تقریباً ۳۳ سو زن و مرد اور بچے کام کرتے تھے۔ ان میں سے دو تہائی کے قریب فصلیں کاٹنے کے لئے چلے گئے ہیں +

عالیجناب حسین کام بیگ آفندی قونصل سلطنت علیہ عثمانیہ متعینہ بندر کراچی ۲۲ اپریل کی صبح کو بغرض سیاحت لاہور رونق افروز ہوئے۔ اسٹیشن پر کئی ہزار مسلمان استقبال کیلئے موجود تھے۔ صاحب موصوف کشمیری بازار۔ ڈبی بازار سے ہوتے ہوئے رنگ محل مشن سکول کے پاس سے گذر کر موچی دروازہ کے باہر شیخ میران بخش صاحب بیرسٹر کے مکان پر فروکش ہوئے۔ آدمی نوجوان قابل اور فہمیدہ معلوم ہوتے ہیں۔ اپنی مادری زبان ترکی کے علاوہ فرانسیسی۔ جرمنی۔ روسی۔ ارمنی۔ عربی۔ فارسی میں اہل زبان کیطرح تکلم کر سکتے ہیں۔ انکے والد خزانہ سلطانی کے کیسہ دار ہیں۔ جمعہ کو شاہی مسجد میں دوگانہ جمعہ ادا کیا شام کو شیخ محمد رفیع صاحب خلف شیخ رحیم بخش صاحب مرحوم نے قونصل موصوف اور تقریباً ایکسو دیگر معزز مسلمانان شہر کو دعوت دی ہفتہ کی صبح کو اسلامیہ کالج کا معاینہ کر کے خوشنودی ظاہر کی۔ اُسی دن جناب ممدوح کو شام کیوقت مرزا علی حسین خاں و شیخ میران بخش صاحبان بیرسٹر ایٹ لا کی طرف سے شالامار باغ میں دعوت دی گئی +

جہلم اور راوی طغیانی پر ہیں۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ پہاڑوں پر بہت بارش ہوئی ہے +

پنجاب پراونشل کمیٹی امداد قحط زدگاں کو ۱۹ اپریل تک ۵ لاکھ ۷۷ ہزار ۶۲۵ روپیہ چندوں سے وصول ہوا +

مسٹر ایم۔ ایف او ڈوائر ڈائرکٹر محکمہ زراعت پنجاب نے جو تھوڑا عرصہ ہوا فرلو رخصت سے واپس تشریف لائے ہیں اپنی رخصت کا بہت سا حصہ یورپین و ایشیائی روس میں بسر کیا تھا۔ دوران اقامت روس میں اُنہوں نے روسی زبان کو اچھی طرح سے سیکھ کر اُس میں سرکاری امتحان پاس کر لیا ہے۔ مگر اس ذاتی فائدہ کے علاوہ صاحب موصوف نے دنیا کو اپنی سیاحت سے مستفید کرنیکے لئے وسط ایشیا کے باشندوں کے اوضاع و اطوار اور وہاں کی روسی حکومت کی طرز اور روسی ریلوے وغیرہ بعض نہایت دلچسپ معاملات پر ایک پمفلٹ بھی تیار کیا ہے جو اپریل کو لنڈن کی سوسائٹی آف آرٹس میں پڑھا گیا۔ اُس رسالہ کا خلاصہ ناظرین کی آگاہی کے لئے بشرط گنجائش اگلے ہفتہ کے اخبار میں درج کر دیا جاویگا۔ صاحب موصوف کے رسالہ سے معلوم ہوا کہ بخارا میں اکثر ہندو۔ پٹھان اور خوجہ تاجر موجود ہیں +

گورنمنٹ ہند کو ۱۸۸۵-۸۶ء میں خالص امپیریل فنڈ کی مدوں سے ۴۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ۴۷ ہزار ۱۰ روپیہ خالص آمدنی اور ۵۰ کروڑ ۹۰ لاکھ ۹۱ ہزار ۲۶۷ روپیہ خرچ کرنا پڑا تھا۔ سنہ ۱۸۹۵-۹۶ء میں یہ اعداد علی الترتیب ۶۲ کروڑ ۴۵ لاکھ ۲ ہزار ۵۰۸ اور ۶۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ۷۰۸ ہو گئے یعنی دس برس میں امپیریل فنڈ کی آمدنی میں ۱۴ کروڑ ۳۵ لاکھ کا اضافہ ہوا

سر ولیم ڈی سوزا کی وفات سے کلکتہ کے ڈوٹن کالج کو ۱۵ لاکھ ملے ہیں۔ یہ رقم متوفی کے بڑے بھائی نے کالج کو اس شرط پر وصیت کی تھی کہ تا حیات میرا چھوٹا بھائی اس رقم سے فائدہ اٹھائے اور اُس کی وفات کے بعد کالج کو ملے +

پائونیر راوی ہے کہ دیسیوں میں عام افواہ ہے کہ سلطان المعظم کی طرف سے ایک خاص سفیر کابل کو جا رہا ہے۔ مگر کس رستہ سے؟ یہ نہیں بتایا جاتا۔ پائونیر کی رائے میں یہ افواہ غلط ہے۔ گو وہ اس بات کو مانتا ہے کہ ترکی سفیر آسانی کیساتھ براہ ایران کابل پہنچ سکتا ہے۔ یہ خبر فی الحقیقت بے بنیاد ہے +

گورنمنٹ ہند نے شہزادہ والاقدر مرحوم (از خاندان شاہ اودھ) کی بیوہ محمد آرا بیگم کیلئے ایکسو روپیہ اور انکی بیٹی اور صاحبزادی کیلئے ۵۰-۵۰ روپیہ ماہوار کی پنشن مقرر کی ہے۔ شاہزادی کی شادی کے اخراجات کے لئے ۳ ہزار روپیہ دیئے جائینگے جسکے بعد اُن کی پنشن بند ہو جائیگی۔ اور پنشن میں پھیر و بدل کیا جاویگا۔ لیکن میزان اڑھائی سو سے نہیں بڑھیگی +

کراچی میں وبا اب کسیقدر رو بکمی ہے۔ ۱۹ کو موضع کیماڑی کے چالیس مکان جلائے گئے۔ دیسی باشندے واپس آنے شروع ہو گئے ہیں +

بمبئی میں وبا کا زور اب کم ہو چلا ہے گورنمنٹ بمبئی نے گرانٹ روڈ کا قبرستان اہل اسلام ۳ اپریل کے بعد بند کر دینے کا حکم دیا ہے۔ جو باشندے بھاگ گئے تھے۔ اب بکثرت واپس آرہے ہیں +

پونا میں وبا کی شدت بدستور ہے +

سکھر اور متصلہ دیہات میں وبا زور پر ہے۔ بیس دیسی انسپکٹروں میں سے ۱۷ اپریل تک دس فوت اور چار بیمار ہو کر ہسپتال میں جا چکے ہیں۔ یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے کہ وبا کے کیڑے نو درجہ کی گرمی میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہاں دن بدن گرمی بڑھتی جاتی ہے۔ اور اُسکے ساتھ ہی طاعون زدگان کی مقدار میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ۱۶ ماہ حال کو انٹرمیڈیٹ درجہ کا ایک مسافر اسٹیشن رحمن یار خاں سے ملتان کو آتا ہوا لودہراں سٹیشن پر اُتار لیا گیا۔ اور چھ گھنٹوں میں مر گیا۔ تعجب کیا جاتا ہے کہ خانپور سٹیشن کے نہایت سخت معاینہ سے وہ کس طرح بچ کر نکل آیا تھا +

مسٹر آرنلڈ صاحب پروفیسر محمڈن کالج علیگڈھ کی کتاب پریچنگ آف اسلام (دعوت اسلام) کو جس میں بزور شمشیر اشاعت اسلام ہونیکے اعتراض کی کما حقہ تردید کیگئی ہے اکثر منصف مزاج عیسائیوں نے بنظر استحسان دیکھا اور عام عیسائیوں کو اُسکے پڑھنے کی رغبت دلائی ہے +

ایک کاربین کے سرقہ کی تحقیقات کے ضمن میں جو دوسری مدراس لینسرز سے بمقام بنگلور سرقہ ہوئی تھی پولیس نے ایک ہندو کے قبضہ سے پانچ ضرب ہنری مارٹنی کاربین اور ۷ قفل بندوقیں برآمد کیں۔ پولیس کو اطلاع ملی ہے کہ علاقہ بنگلور میں کئی سو اسی قسم کی بندوقیں سرقہ شدہ کے برآمد ہونیکی توقع کی جاتی ہے۔ بندوقیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے قبضہ میں کر لیں ہیں اور برٹش ریزیڈنٹ سے خط و کتابت ہو رہی ہے +

بمبئی میں وبا اب کسیقدر رو بکمی ہے۔ لوگ واپس آنے شروع ہو گئے ہیں اور امید ظاہر کی گئی ہے کہ اگر اسی طرح وبا میں کمی جاری رہی تو موسم برسات سے قبل یہ مرض بالکل بمبئی سے نابود ہو جاویگا۔ سکھر میں بھی اب واردات میں کمی معلوم ہو رہی ہے (۲۴ اپریل)

ایک صاحب مسٹر بکی خاندیش میں شکار کو گئے تھے کہ ایک چیتے نے حملہ کر کے زخمی کیا اور صاحب بہادر ہسپتال جا کر فوت ہو گئے (۲۴ اپریل)

بمبئی میں ایک کتابیں چھاپنے والے پارسی نے ایک مشہور پارسی مصنف آر۔ پی کرکاریا پر دغا و فریب کا دعوے کیا ہے۔ مصنف مذکور کو پبلشر نے مسٹر برک کی ایک کتاب پر شرح لکھنے کے واسطے ۹ سو روپیہ دیا تھا۔ جسوقت مسودہ دفتر میں پہنچا تو پبلشر کا بیان ہے کہ وہ بجائے نئی شرح ہونیکے مسٹر گھوش ساکن کلکتہ کی شرح کی لفظ بلفظ نقل نکلا۔ عدالت نے سمن جاری کیا ہے +

جنگ کے وقت بارکش جانوروں کو بافراط اور بسرعت بہم پہنچانیکا انتظام سوچنے کیلئے جو کمیٹی راولپنڈی میں بیٹھی تھی وہ اپنا کام ختم کر چکی ہے۔ لیکن جو کچھ تدابیر اُسنے سوچی ہیں وہ ابھی تک پبلک پر ظاہر نہیں کی گئیں۔ تاہم اسقدر یقینی امر ہے کہ اونٹ خچر بیل۔ گدھا ٹٹو۔ وغیرہ بارکش جانوروں کو بہم پہنچانے کے متعلق معقول تجاویز سوچ لی گئی ہیں۔ گورنمنٹ کو پچھلے تمام جنگوں اور مہموں میں اس بارہ میں کوئی مشکل یا تکلیف درپیش نہیں آئی تھی۔ سب سے آخری مہم چترال کے موقعہ پر دو تین ہفتوں میں لاکھوں جانور بلا تردد دستیاب ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے اکثر لوگ گورنمنٹ کے اس بے اندازہ تردد سے متعجب ہو رہے ہیں۔ اور اُنکے دل میں خواہ مخواہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ انتظام کسی نہایت عظیم الشان جنگ کی تیاریوں کے لئے تو نہیں کیا جا رہا جس کے لئے گورنمنٹ فراہمی جانوروں کی موجودہ آسانیوں کو بالکل غیر مکتفی سمجھ کر اور زیادہ سہولت پیدا کرنے کیلئے ایسی سرگرمی سے کوشش کر رہی ہے۔ سرکاری طور پر ابھی سے ہزاروں اونٹوں کا خریدا جانا اُن لوگوں کے خیال کو اور زیادہ مضبوط کر رہا ہے۔ اور وہ دعائیں مانگ رہے ہیں کہ سرکار کم از کم اس قحط اور وبا کے موقعہ پر تو دنیا کو برباد کرنے والی تیسری آفت (جنگ) کا منحوس قدم ہندوستان میں داخل نہ ہونے دے۔ اور بہ امکان اُس سے بچے رہنے کی کوشش کرے +

تازہ تار کی خبرین

جنگ ترکونکی پیش قدمی

لنڈن - ۲۳ - اپریل - میدان جنگ سے آخری خبر یہ آئی ہے کہ یونانیون کو ناچار مقام ماتی جو ٹرنیوا سے کے مغرب مین واقعہ ہے چھوڑنا پڑا - جہان وہ ترکون کی پیش قدمی روکنے کی لئے چند دن تک لڑ رہے تھے ترکون کے دو برگیڈیر لڑائی مین شہید ہوئے - یونانیونکو مقام زیر بحث سے بھی پس پا ہونا پڑا اور مکری کوری مین جو لاریسا سے نصف راستہ پر واقعہ ہے ٹکر پیچھے چلے گئے ہین - ترکون نے مقام ریپسانی پر جو زیر بحث کے جنوب مشرق مین واقعہ ہے قبضہ کرلیا ہے

(برگیڈیر فوجکا اعلیٰ عہدہ دار ہوتا اور اسکے ماتحت تخمیناً دس پندرہ ہزار فوج ہوتی ہے - مقام زیر بحث سرحد سے دو میل کے فاصلہ پر اور ریپسانی چار میل کے فاصلہ پر ہے - لاریسا سرحد سے تقریباً بارہ میل کے فاصلہ پر ہے ترکی فوج اب وہانسے آٹھ میل ورے ہی - یہ مقام صوبہ تھسلی کا صدر مقام ہی - وکیل)

یونانی جہازون کی کارروائی

یونانی بیڑہ جہازات نے کترینا پر جو خلیج سلونیکا مین واقعہ ہے آتش باری کی اور ترکون کو ذخیرہ خوراک کو نقصان پہنچایا - خیال کیاجاتا ہے کہ اس سے مارشل ادہم پاشا کی فوجکو رسد ملنے مین کسی قدر دقت ہوگی -

ترکون کا جنگی بیڑہ جہازات

ترکی اتبک پریولیسا پر قابض ہین دونو ترکی بیڑے اتبک ڈارڈنیلز مین ہین - تمام کپتانون نے ایک سرکلر باب عالی کی خدمت مین بدین مضمون پیش کیا ہے کہ جہاز سمندر کے قابل نہین - (ترکی بیڑہ سے ریوٹر کی مراد غالباً اوس بیڑہ سے ہی جو بیس مارچ کو قسطنطنیہ سے روانہ ہوا تھا - اور جسکا نصف حصہ عرصہ کا سالونیکا اور دوسرا اسمرنا مین پہونچ چکا ہے مگر ریوٹر کو اب خیال آتا ہے کہ وہ ڈارڈنیلز ہی مین پڑا ہوا ہے اور اوسکی جہاز سمندر مین جانے کے قابل نہین - ان جہازونکے نام وغیرہ ہم پچھلے ہفتہ لکھ چکی ہین - مگر ریوٹر کی تردید ٹائمز کے حوالہ سے بھی کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے - لنڈن ٹائمز مورخہ ۲ - اپریل اس کے متعلق حسب ذیل لکھا ہے "ترکی بیڑہ پچھلے ہفتہ (مارچ کا آخری ہفتہ) ڈارڈنیلز سے روانہ ہوگیا اوسکا ایک حصہ سالونیکا کو گیا ہے اور دوسرا اسمرنا کو - بیڑہ مین علاوہ دیگر جہازات کے جنکے نام بھی درج کئے جاتے ہین - مندرجہ ذیل ۵ آہن پوش جہاز ہین - حمیدیہ وزنی ۶۷۰۰ ٹن جو ۱۸۸۵ء مین سمندر مین اتارا گیا - مسعودیہ وزنی ۹۱۲۰ ٹن جو ۱۸۷۴ء مین سمندر مین اتارا گیا - عثمانیہ و عزیزیہ ہر ایک وزنی ۶۴۰۰ ٹن ۱۸۶۴ء مین اتارے گئے لیکن بعد مین تھوڑا عرصہ ہوا انکی تجدید کی گئی نجم شوکت وزنی ۲۰۸۵ ٹن ۱۸۶۸ء مین اتارا گیا - ہٹر برآہن پوش اگن بوٹ وزنی ۴۷ سوٹن جو ۱۸۷۵ء مین اتارا گیا - تھالیا جہاز ڈاک ۱۸۶۵ء مین اتارا گیا - ازمیر مسلح جہاز باربرداری - پلنگ دریا تارپیڈو توپدار جہاز وزنی ۹۰۰ ٹن ۱۸۹۰ء مین اتارا گیا آجیر تارپیڈو کشتی وزنی ۱۵۰ ٹن ۱۸۹۰ء - چار دیگر تارپیڈو کشتیان ہر ایک وزنی ۸۵ - ۸۵ ٹن جسوقت یہہ بیڑہ گولڈن ہارن سے روانہ ہوا تھا - اسوقت جیسا کہ لکھا جاچکا ہے لاکھون تماشائی کنارہ دریا - چھتون اور پلون پر جمع تھے - روسی سفیر ایم نیلیڈو اور فرانسیسی سفیر ایم کیمبن حسن پاشا وزیر بحریہ کے ہمراہ روانگی دیکھنے کے لئے آئے - اور اعلیحضرت امیرالمومنین نے قصر یلدز کوشک کے بالاخانہ سے اس نظارہ کو معائنہ فرمایا - دس دیگر آہن پوش شروع اپریل مین روانہ ہونیوالے تھے - ریوٹر کی خبر کی تردید ترکی جہازونکی اون کارنامون سے بھی جو وہ کریٹ مین کر رہے ہین بخوبی ہوتی ہے - کریٹ کے سمندرون مین ایک ترکی آہن پوش نے شروع مارچ مین ایک یونانی جہاز آذونیا کو گرفتار کیا جو اسوقت لضوحی پاشا والی بیروت کی تحویل مین ہے - مارچ کے تیسرے ہفتہ مین ترکی جہاز عزالدین نے ایک دوسرے یونانی جہاز موسومہ ہیرا کو سخت معرکہ آوری کے بعد جسمین ۵۴ یونانی اور ۸ ترک قتل ہوئے گرفتار کرکے آسٹروی جہاز کے حوالہ کردیا - اس جہاز پر یونانی پارلیمنٹ کا نائب ممبر مجلس ایک ممبر اور ساٹھ یونانی مجاہدین علاوہ سامان جنگ کے سوار تھے + (راوٹیر)

ترکی فوج کی کمان

قسطنطنیہ - ۲۳ - اپریل - مارشل ادہم پاشا واپس بلائے گئے ہین اور انکی جگہ **غازی عثمان پاشا** شیر پلیونا سپہ سالار افواج قاہرہ عثمانیہ مقرر ہوئے ہین - (مارشل ادہم پاشا کی واپسی کی تردید اس کے بعد کی تار کر رہی ہے - باقی رہی غازی عثمان پاشا کی تقرری - سو اسکی وجہ یہ نہین ہوسکتی کہ یونان کی فوجی طاقت سے دولت عثمانیہ کو کسی طرحکا اندیشہ ہے - بلکہ محض اسلئے یہ تقرری عمل مین آئی ہوگی کہ سرحد یونان پر تقریباً تین لاکھ افواج قاہرہ کی موجودگی ایک جیدزمانہ اور نہایتہی تجربہ کار اعلی افسر کی سپہ سالار بنائے جانے کی مقتضی تھی - اور ایسا افسر عثمان پاشا سے بڑھکر اور کون ہوسکتا تھا ؟ دولتلو غازی موصوف اعلیحضرت سلطان المعظم امیرالمومنین کے سمدہی بھی ہین - عثمان پاشا اسوقت دربار ہمایون کے گرینڈ مارشل ہین + (وکیل)

ایضاً - ترکی کمک - سرحد یونان پر جمع شدہ ترکی فوج کی کمک کے لئے اور پچاس ہزار ردیف سپاہی گہرون سے بلائے گئے ہین - (اتبک جو سوا یا ڈیڑہ لاکھ ریزرو بلائے گئے تھے وہ فوج نظام کے ریزرو یعنی فوج احتیاطیہ کے سپاہی تھے - وکیل)

یونانیون کی پیش قدمی

لنڈن - ۲۳ - اپریل - نصف شب - جنگ سے خبرین بہت سستی اور دقت سے آتی ہین - یونانی کرنل میناس جس کے پاس آرتا کی فوج تھی ترکون کو پیچھے ہٹا رہا ہے - اور اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر مقام سٹریونیا مین قایم کیا ہے +

عساکر عثمانیہ کی نئے سپہ سالار

لنڈن - ۲۴ - اپریل - غازی عثمان پاشا کو کل عساکر ترکی متعینہ یونان کے اعلی کمان تفویض ہوئی ہے - اور مارشل ادہم پاشا ایجوٹنٹ جنرل مقرر ہوئے ہین اور غالباً افواج متعینہ مشرقی حصہ سرحد پر کمان کرین گی +

یونانیون کا حملہ

یونانی سرانتا مین اترے ہین جو جزیرہ کارفو کے مقابل واقعہ ہے اور وہان جاکر سامان حرب اور رسد کو جو ترکی فوج متعینہ اپی رس کیواسطے جمع تھی جلادیا ہے - کرنل ولیاس نے جو کریٹ مین یونانیون کا کمانڈر ہے ایک چٹھی کل ممالک غیر کے امیرالبحرون کے نام بدین مضمون روانہ کی ہے کہ آیا سلطنتین ترکون کی مددگار ہین کیونکہ مجھے حکم ہوا ہے کہ مین ترکونپر حملہ کرون - (جزیرہ کارفو کے مقابل ٹرکی کے بڑی نقشے مین جسمین چھوٹے چھوٹے قصبے بھی دکھائے ہین سرانتا کا نام درج نہین - جس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر یونانی افواج کے وہان پر اترنیکی خبر صحیح بہی ہو تو یہ مقام کوئی ایسا باوقعت نہین جیسا کہ تار مین بتایا گیا ہے اور جہان کہ ترکی افواج کے لئے سامان حرب و رسد جمع کیا گیا یا کیا جاتا ہو - باقی رہا جرنیل وسوس کا دہمکی آمیز خط - سو سمجھہ مین نہین آتا کہ وہ دو ہزار یونانی فوج سے سولہ ہزار ترکی فوج پر جو اسوقت بہی کریٹ مین موجود ہے کسطرح حملہ کرنیکی جرات کریگا - ترکی فوج نے اوسکو اگر آجتک کان سے پکڑکر جزیرہ سے باہر نہین نکالا تھا اور کریٹی مفسدین کی سرکوبی نکی تہی تو اوسکی وجہ دول یورپ کی ممانعت تھی - جنہون نے جزیرہ مین امن قایم کرنیکا ذمہ لیکر وہان اپنی فوجین بھیجدین - (اوڈیٹر)

لنڈن - ۲۳ - اپریل نصف شب - انگریزی بیڑہ جہازات کا خلیج ڈیلیگوا بے مین روانہ کرنے سے مقصود یہہ تھا کہ جرمنی اور ٹرنسوال کو معلوم رہے کہ انگلستان جنوبی افریقہ مین سابقہ حالت (یعنی اپنی رعب و داب اور اقتدار) کو برقرار رکھنا چاہتا ہے (پچھلے ہفتہ بیڑہ مذکور کی موصولی کی خبر پر ہم یہی رائے ظاہر کرچکی ہین - الغرض ابتحقیق طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ جنوبی افریقہ مین انگلستان کو جرمن اور ٹرنسوال کیطرف سے سخت خطرہ پیدا ہوگیا ہے اور وہ اوس علاقہ مین تمام ضروریات اتفاقیہ

مطبع روزبازار امرتسر مین منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے حکم سے چھپا